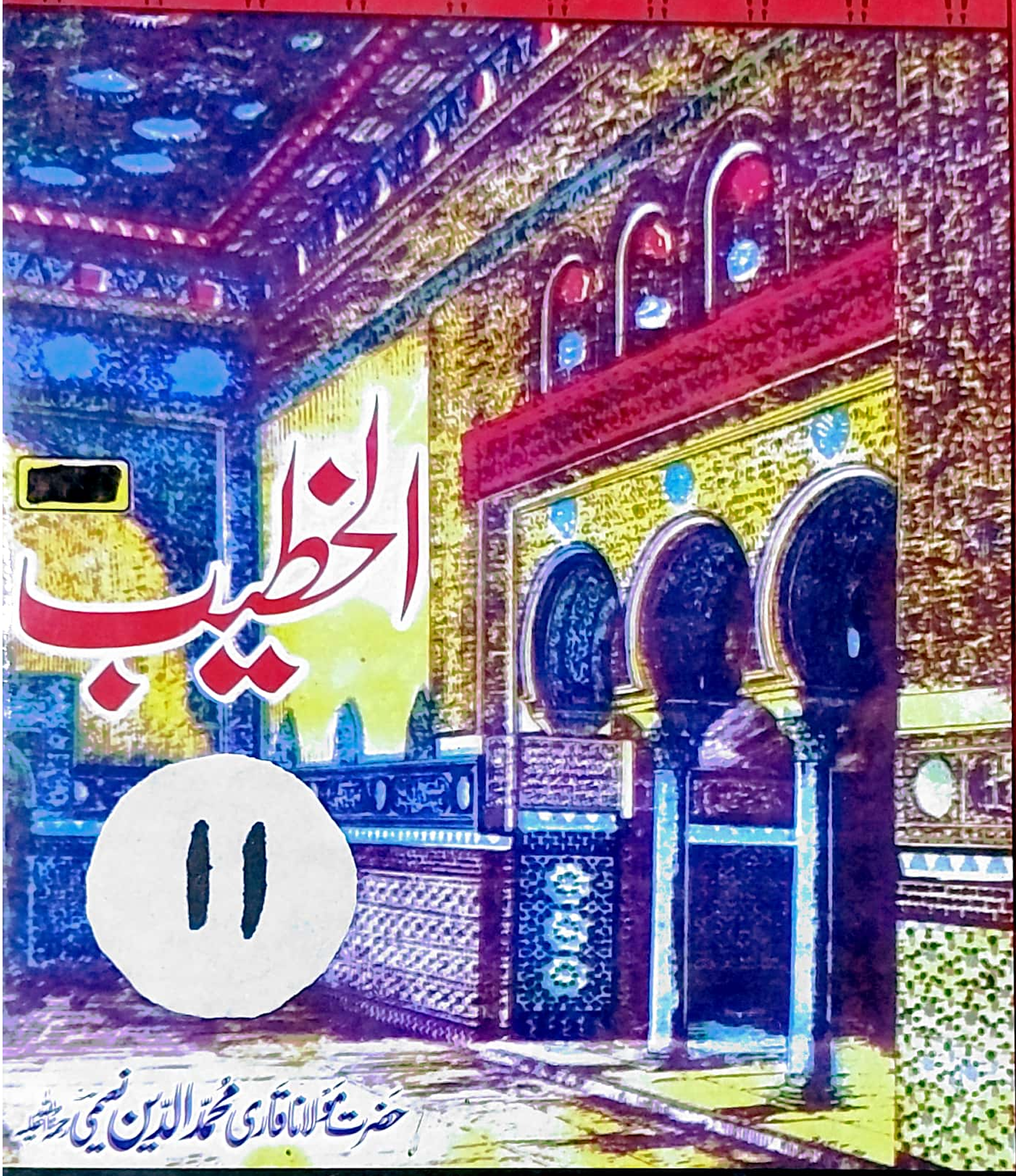

الخطیب

۱۱

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد ○ رضا آباد ○ فیصل آباد فون نمبر ۶۱۲۸۵۳

الخطیب

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد ○ رضا آباد ○ فیصل آباد فون نمبر ۶۱۲۸۵۳

10

Scanned with CamScanner

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ (مشکوٰۃ)

الخطیب

حصّہ گیارہ

المعروف جواہرِ خطابت

مُصنّف

خطیبِ اہلِ سُنّت

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سُنی رضوی جامع مسجد، رضا آباد، فیصل آباد فون نمبر 2001927, 2612853 (041)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ نمبر RJSe/FSD/56/2004/287 کے تحت رجسٹرڈ ہے۔جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

نام کتاب ---- الخطیب (حصہ گیارہ، المعروف جواہر خطابت)

ازافادات ------ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب ----- صاحبزادہ قاری نعیم الدین نعیمی

کمپوزنگ ------ طاہر حسین (جی صاحب کمپیوٹرز)

طباعت ------ یو اینڈ می پرنٹرز' لاہور

پروف ریڈنگ ----- قاری محمد حنیف شریف سیالوی

ہدیہ -------- 120:00

کوڈ نمبر --------25MO11

رابطہ: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

موبائل نمبر 0300-9650136 آفس نمبر 041-2623293

ضیاء القرآن پبلیکیشنز: گنج بخش روڈ لاہور:042-7221953

مکتبہ نوریہ رضویہ: گلبرگ A فیصل آباد:041-2626046

ناشر مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد، رضا آباد گلی نمبر 12 فیصل آباد، فون:041-2612853

انتساب

بحضور سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین

والآخرین حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم واصحابہ

اجمعین وبارک وسلم کے نام!

نذرِ عقیدت

بصد خلوص و نیاز بحضور امیر اہلسنت

پیر طریقت، رہبر شریعت حضور قبلہ (ابوسعید)

حضرت مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ مفتی آباد۔کھرڑیانوالہ، لاہور روڈ، فیصل آباد

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

گدائے کوچۂ لاثانی

قاری محمد نعیم الدین نعیمی نقشبندی

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

عرض مرتب

معزز قارئین کرام جیسا کہ آپ حضرات کو علم ہے کہ پہلے الخطیب کی ۱۰ جلدیں مارکیٹ میں آچکی تھیں۔اب ان میں دو جلدیں مزید جن کا نام ہے۔ الخطیب حصہ یازدہم (۱۱) المعروف جواہر خطابت اور الخطیب حصہ دوازدہم (۱۲) المعروف کنز الخطباء جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے مکمل ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہیں۔۔۔آج ہی اپنے قریبی کتب خانہ سے طلب فرمائیں۔

اہم گزارش معزز علمائے کرام۔گزارش ہے کہ اس کتاب کی کتابت کو بار بار پڑھا گیا حتی الوسع غلطیوں کی اصلاح کی گئی ہے۔پھر بھی غلطیوں کا رہ جانا ممکن ہے۔اگر کہیں کوئی غلطی محسوس فرمائیں تو ضرور مطلع کریں۔تاکہ آئندہ ایڈیشن میں غلطی کو درست کیا جاسکے۔کیونکہ آپ حضرات اس بات کا بخوبی علم رکھتے ہیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے اس سے کوئی نہ کوئی غلطی ضرور رہ جاتی ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کی کوشش کو قبول ومنظور فرمائے۔آمین۔

طالب دُعا:

صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی
خطیب سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد
موبائل0300-9650136 فون آفس:041-2623293

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ
1	عشقِ رسول	6
2	علوم مصطفیٰ	24
3	عظمت مصطفیٰ	53
4	مہینوں کے فضائل	64
5	شرک	129
6	بدعت	141
7	لفظِ غیر اللہ	150
8	پکارو یا رسول اللہ	170
9	شان شفاعت	182
10	الصلوۃ والسلام	201
11	موت کا منظر	211
12	گستاخ رسول کی سزا	223
13	بے مثل زندگی	242

Scanned with CamScanner

عشقِ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo

کوئی تیں جیہا نظریں آوے تے ویکھاں
کوئی دوسرا دل نوں بھاوے تے ویکھاں
کوئی سورج الٹا پھراوے تے ویکھاں
تے سڑیاں کھجوراں اگاوے تے ویکھاں
جویں کول سرکار نوں رب بلایا
کسے ہور نوں وی بلاوے تے ویکھاں
کوئی اوس لج پال سرکار وانگوں

مَیں بدکار نوں سینے لاوے تے ویکھاں
یتیماں دا والی غریباں دا حامی
محمد ﷺ جیہا کوئی آوے تے ویکھاں

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو میری آپ حضرات سے گزارش ہے۔۔۔کہ آپ تمام حاضرین مل کر اپنے آقا و مولا ﷺ کی ذات اقدس پر جھوم جھوم کر محبت وعشق تک ساتھ درودو پاک کا نذرانہ پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ،
وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ،

میرے عظیم ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر بڑا احسان عظیم ہوا۔۔۔کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے لاڈلے اور پیارے محبوب ﷺ کو ہمارے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبی رحمت لے کر آئے اور ہمارے آقا ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے۔۔۔کسی نے اس مقام پر کیا ہی خوب عرض کیا:

رُتبہ کراں بیان کی اُس بے مثال دا
ثانی نہ کوئی آمنہ مائی دے لال دا

سامعین محترم! آج کے دور میں ہر انسان کو کسی نہ کسی دوسرے انسان سے محبت ضرور ہوتی ہے۔۔۔اور ہر ایک انسان اس کائنات میں کسی نہ کسی چیز سے محبت ضرور کرتا ہے۔۔۔اور ہر ایک محبت کرنے والا اور بے شمار طریقوں سے اپنے محبوب کے ساتھ اظہار محبت کرتا ہے۔۔۔تا کہ کسی نہ کسی طرح اُس کے محبوب کو اس کی محبت کا یقین ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

تو بہر حال انسان کسی نہ کسی چیز سے محبت ضرور کرتا ہے۔

کوئی اولاد سے محبت کرتا ہے۔
کوئی ماں سے محبت کرتا ہے۔
کوئی باپ سے محبت کرتا ہے۔
کوئی بھائی سے محبت کرتا ہے۔
کوئی بہن سے محبت کرتا ہے۔
کوئی بیوی سے محبت کرتا ہے۔
کوئی رشتہ دار سے محبت کرتا ہے۔
کوئی دوستوں سے محبت کرتا ہے۔
کوئی مال و دولت سے محبت کرتا ہے۔

پر قسم ہے رب ذوالجلال کی مسلمان کی اصل محبت یہ ہے۔۔۔ کہ جو دنیا کے مال و دولت سے بڑھ کر اپنے رشتہ داروں سے اپنے گھر والوں سے بڑھ کر جو اپنے نبی ﷺ سے محبت کرے گا وہی ایمان والا کہلانے کا اصل حقدار ہوگا۔۔۔

اصل محبت یہ ہے کہ بندہ اپنے آقا ﷺ کو تمام دنیا کے لوگوں سے اور ساری کائنات کی تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ جانے اور سب سے بڑھ کر اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

"(اے محبوب ﷺ) فرمادیجے۔ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا

اور اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔" [آل عمران، پ۳، ع:۱۱]

شانِ نزول

مفسرین کرام فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ایک گروہ ایسا تھا کہ جس نے صرف خدا کی محبت کا دعویٰ کیا۔۔۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔۔۔ کہ اے میرے محبوب ﷺ ان لوگوں کو اعلان فرمادو۔۔۔ کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری متابعت کرو۔۔۔ اور میری اطاعت بجالاؤ۔۔۔ کیونکہ یہی خدا تعالیٰ کی اطاعت ہے۔۔۔ اور یہی اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کی دلیل ہے۔۔۔ اب اگر تم میری متابعت کرو گے تو تم خدا سے محبت کرنے والے ہو جاؤ گے۔۔۔ بلکہ اُس کے محبوب ہو جاؤ گے اور میرے مقام حبیب کے تم بھی وارث بن جاؤ گے۔۔۔ اور جو بھی مسلمان اپنے نبی ﷺ کی اتباع کرے گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت فرمائے گا۔۔۔ اور اُسے بخش دے گا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔۔۔ اور عارف کھڑی شریف میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کا مفہوم اپنی شاعرانہ زبان میں یوں پیش کیا۔

کہ تینوں چھیڑ میرے دروازیوں جیہڑا بخشش منگن لئی آوے
کدے نہ بخشاں کدے نہ بخشاں رب سچا فرماوے

تو میرے دوستو! حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کے بغیر کوئی عمل قابلِ قبول

Scanned with CamScanner

نہ ہوگا۔

ہر عبادت بے کار

بغیر محبت رسول ﷺ کے تمہاری تمام عبادتیں ضائع ہیں۔

وہ نماز، نماز نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو
وہ روزہ، روزہ نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو
وہ حج، حج نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو
وہ زکوٰۃ، زکوٰۃ نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو
وہ تقویٰ، تقویٰ نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو
وہ تبلیغ، تبلیغ نہیں	جب تک محبت مصطفیٰ ﷺ نہ ہو۔
تمہاری تلاوت	بے کار
تمہاری عبادت	بے کار
تمہاری ریاضت	بے کاز
تمہاری سخاوت	بے کار

یہ تمام عبادتیں، ریاضتیں اُس وقت کامیاب ہوں گی جب ان میں محبت رسول اللہ ﷺ شامل ہوگی ۔۔۔ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری ہر عبادت کو قبول فرمائے گا اور تمہاری دعاؤں کو قبول فرمائے گا ۔۔۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

یعنی اے اللہ کے محبوب ﷺ جس کسی نے بھی تیرا در چھوڑ دیا وہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا ۔۔۔ اور جس نے اپنے آقا مولا ﷺ کے در کی غلامی اختیار کی حضور ﷺ کی محبت اختیار کی ۔۔۔ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب وکامران ہوجائے گا۔

قرآن کا فیصلہ

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ۔
[پ۵، النساء، ع:۶۵]

"قسم ہے تمہارے رب کی (اے محبوب ﷺ) وہ لوگ ایمان دار نہیں ہوں گے جب تک آپس کے اختلافات میں تمہیں اپنا حاکم تسلیم نہ کرلیں"

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے محبوب ﷺ کوئی بندہ اُتنی دیر تک ایمان دار نہیں ہوسکتا جب تک تجھے حاکم تسلیم نہ کرلے ۔۔۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء ومرضی اسی میں ہے ۔۔۔ کہ میرے محبوب ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو اگر میرے محبوب ﷺ سے محبت کرو گے میرے محبوب ﷺ کے فیصلوں کو مانو گے تو میں بھی تم سے محبت فرماؤں گا ۔۔۔ اور تمہارے گناہ بخش دوں گا ۔۔۔ خدا کی قسم ہم کو جو بھی ملتا ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے طفیل ہم کو عطا فرماتا ہے ۔۔۔ محمد اعظم چشتی رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر کیا ہی خوب عرض کرتے ہیں۔

ملتا نہیں کیا کیا دوجہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے

Scanned with CamScanner

اور ہر ایک کو میسر کہاں اُس در کی غلامی
اس در کا تو دربان جبرائیل امین ہے

حدیث مصطفیٰ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ [بخاری ج ۱، ص ۷]

"تم میں سے اُس وقت تک کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اُس کے والدین اور ساری کائنات کے انسانوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔"

سامعین محترم! قرآن وحدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔۔۔کہ بغیر محبت رسول ﷺ کے بندے کا ایمان نہ مکمل ہے۔

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی خوف فرماتے ہیں:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو؟

سامعین محترم! حقیقت یہ ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید، فرقان حمید میں یہ حکم فرمایا فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ لوگو اپنی ادائیں میرے محبوب ﷺ کی اداؤں سے ملاؤ۔۔۔جس میرے بندے کی ادائیں میرے محبوب ﷺ سے ملتی ہوں گی۔۔۔میں اللہ اُس کو بخش دوں گا۔۔۔اور اس پر رحم

فرماؤں گا۔۔۔اور اگر

تمہاری رفتار — تمہاری گفتار
تمہارا کردار — تمہارا اُٹھنا
تمہارا بیٹھنا — تمہارا جینا
تمہارا سونا — تمہارا جاگنا
تمہارا کھانا — تمہارا پینا

میرے محبوب ﷺ کے مشابہ ہوگا تو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ تو تم بھی میرے محبوب ہوجاؤ گے۔

تو میرے عظیم بزرگو، دوستو! اللہ اور اُس کے پیارے محبوب ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کروتا کہ اللہ تعالیٰ تم پر راضی ہو جائے۔۔۔اور تمہاری بگڑے کام سنور جائیں۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحٰی کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

تو میرے عظیم دوستو، بھائیو! حضور نبی کریم ﷺ کی اتباع واطاعت محبت کے بغیر ممکن نہیں۔۔۔اور محبت رسول کا نام ایمان ہے۔۔۔لہٰذا پہلے ایمان، پھر اعمال اگر ایمان کامل نہیں تو اعمال بے کار ہوں گے اگر حضور ﷺ کی بے ادبی ہوگی

Scanned with CamScanner

تو اللہ تعالیٰ اس مقام پر قرآن میں اپنا فیصلہ یوں فرماتا ہے۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ. [پ۲۶، رکوع۱۲، الحجرات، ع:۲] "یہ کہ تمہارے اعمال ضبط ہو جائیں گے اور تمہیں خبر تک نہ ہوگی۔"

تو میرے دوستو! بہرحال اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اپنا محبوب بنالے گا جو اُس کے پیارے حبیب ﷺ سے محبت رکھتا ہوگا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کو اتنے بڑے انعام سے نواز رہا ہے۔۔۔ کہ جس کا بندہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ملتا نہیں کیا کیا دوجہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو تیرے لب پر نہیں ہے

انعام خداوندی

میرے عظیم دوستو! جس جس نے اللہ کے محبوب ﷺ سے محبت قائم کی ۔۔۔ اُن کی اتباع کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اُن کو انعام یہ دیا۔۔۔ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے محبت کی ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے محبت فرمائی۔۔۔ خدا کی قسم آقا ﷺ سے محبت کرنے والوں نے کیا کیا نہیں حاصل کیا۔۔۔ جن کی بارگاہ میں

ابوبکر آئے صدیق بن گئے
عمر آئے فاروق بن گئے
عثمان آئے ذوالنورین بن گئے
علی آئے حیدر قرار بن گئے

اعرابی آئے صحابی بن گئے

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیے ہیں دربے بہا دیے ہیں

میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ نکالنا

ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

لَا تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ. [پ۲۶، الحجرات، ع۲] "نہ آواز بلند کرنا نبی کی آواز سے۔"

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے لوگو! نہ آواز بلند کرنا میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اس سے میرے محبوب ﷺ کی بے ادبی ہوگی۔۔۔ اور جس نے میرے حبیب ﷺ کی بے ادبی کی تو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ۔ "تمہارے سب اعماص ضائع ہو جائیں گے۔ اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔" اگر میرے محبوب ﷺ کی غلامی اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔

معزز دوستو! جو شخص بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی غلامی اختیار کرتا ہے۔۔۔ جو اُن سے محبت رکھتا ہے۔۔۔ وہ بڑا اعلیٰ مقام حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا:

غلامی دے ہوا کجھ وی نہ منگیں
بڑی شان اے محمد ﷺ دے گدا دی

کوئی کہتا ہے سونے والا اچھا

Scanned with CamScanner

کوئی کہتا ہے چاندی والا   اچھا
کوئی کہتا ہے مال والا   اچھا
کوئی کہتا ہے جائیداد والا   اچھا
کوئی کہتا ہے امیر   اچھا
کوئی کہتا ہے سفیر   اچھا
کوئی کہتا ہے وزیر   اچھا

پر قسم ہے۔۔۔رب ذوالجلال کی محمد ﷺ کے در کا فقیر اچھا ہے۔

بڑی شان اے محمد دے گدا دی
بڑی شان اے محمد دے گدا دی (ﷺ)

جس جس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھی وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گیا۔

تمنائے دیدارِ رسول ﷺ

میرے عظیم بزرگو، دوستو! غلامی رسول ﷺ اور پھر عشق رسول وہ عظیم دولت ہے۔۔۔جو دنیا و آخرت میں مردِ مومن کا سرمایہ اور گنہگاروں کا سہارا اور دکھیوں کا مداوا ہے۔۔۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔کہ ایک مرتبہ ہمارے آقا و مولا ﷺ نے اپنے غلاموں کی محبت و چاہت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ.

[مسلم، ج، ص۷۹]

"میری اُمت میں مجھے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں، جو میرے بعد پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہو گی کاش وہ اپنے تمام اہل و مال قربان کر کے مجھے دیکھ لیں۔"

میرے دوستو! دیکھا حضور نبی کریم ﷺ نے خود اپنی زبان مبارک سے بھی ارشاد فرما دیا کہ میرے بعد ایسے ایسے مجھ سے محبت کرنے والے عاشق رسول ﷺ پیدا ہوں گے کہ جن کی تمنا ہو گی۔۔۔کہ اگر ہماری اولاد مال و اسباب سب کچھ بھی قربان ہو جائے مگر ایک بار ہمیں اپنے نبی ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ

سامعین کرام! آج بھی عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اپنے نبی سے بہت بلکہ بے حد محبت کرتے ہیں۔۔۔اتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔کہ حضور ﷺ کے نام پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔کسی نے کیا ہی خوب جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اپنی زبان سے یوں بیان کیا:

سانوں یار غار نے دسیا اے دوستو!
سب کچھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

مجھے اللہ اور اُسکے محبوب ﷺ سے محبت ہے

سامعین محترم! ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے ۔۔۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پاک بارگاہ میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا ۔۔۔ یارسول اللہ ﷺ قیامت کب واقع ہوگی؟ ۔۔۔ حضور نبی ﷺ نے فرمایا، تو قیامت کے آنے کا انتظار کر رہا ہے ۔۔۔ کیا تو نے اُس دن کے لیے کوئی تیاری کر لی ہے ۔۔۔ یا نہیں ۔۔۔ یعنی کوئی نماز ۔۔۔ روزے ۔۔۔ حج ۔۔۔ زکوٰۃ و دیگر اعمال صالحہ جمع کیے یا نہیں۔

تو عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے اُس دن کے لیے کوئی تیاری نہیں کی ہے ۔۔۔ ہاں البتہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے بے حد محبت رکھتا ہوں ۔۔۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ ”کہ تم اُسی کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔“ [بخاری شریف]

تو اس پر حضرت انس ؓ فرماتے ہیں ۔ کہ:

فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ. ”اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی بات پر اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ ﷺ کے اس ارشاد پاک سے ہوئے۔“ [بخاری شریف، ج۱، ص۵۲۱]

التجاء غلامانِ رسول ﷺ

یارسول اللہ ﷺ ہم بہت گنہگار ہیں — سیاہ کار ہیں۔
مگر تیرے امتی اور — تیرے غلام ہیں
ہم فقیروں کی لاج رکھ لینا — یارسول اللہ ﷺ
نہ ہمارے پاس نمازوں کا — ذخیرہ ہے
نہ ہمارے پاس روزوں کا — ذخیرہ ہے
نہ ہمارے پاس حجوں کا — ذخیرہ ہے
نہ ہمارے پاس زکوٰتوں کا — ذخیرہ ہے
نہ ہمارے پاس خیراتوں کا — ذخیرہ ہے
نہ ہمارے پاس اعمال کا — ذخیرہ ہے

البتہ اگر موجود ہے ۔۔۔ تو وہ یہ کہ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ کی بے حد محبت ہے۔

حضرت عمر ؓ کا ایمانِ کامل

سامعین محترم! آؤ میں آپ حضرات کو ایک اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کا نظارہ کراؤں ۔۔۔ اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت عبداللہ بن ہشام ؓ ہیں ۔۔۔ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا ۔۔۔ اور سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت عمر فاروق ؓ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ۔۔۔ تو حضرت عمر فاروق ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ میری جان کے سوا ہر شئے سے مجھے

Scanned with CamScanner

زیادہ محبوب ہیں۔۔۔اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔۔۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔۔۔جب تک میں تجھے جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تیرا ایمان کامل نہیں۔۔۔اس پر حضرت عمر ؓ نے عرض کیا۔۔۔یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔۔۔تو حضور آقا و مولا ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر ؓ اب تمہارا ایمان کامل ہوا ہے۔

[بخاری بحوالہ حبیب اعظم ص ۳۲۶]

غلامی دے سوا کجھ وی نہ منگیں
بڑی شان محمد دے گدا دی (ﷺ)

خدا کی قسم۔۔۔کلمہ۔۔۔نماز۔۔۔روزے۔۔۔حج۔۔۔زکوٰۃ۔۔۔خیرات۔۔۔صدقات۔۔۔اعمال صالحہ۔۔۔یہ سب کچھ اُس وقت کام آئیں گے جب دل میں حضور نبی کریم ﷺ کی محبت جلوہ گر ہوگی۔۔۔اور جو حضور ﷺ سے محبت رکھنے والے ہوں گے۔۔۔حدیث مبارکہ کے مطابق وہ قیامت والے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔۔۔کیونکہ قیامت کے دن وہ اُسی کے ساتھ ہوگا۔۔۔جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔

عمل کی میرے اساس کیا ہے بجز ندامت کے پاس کیا ہے
رہے سلامت بس اُن کی نسبت پر میرا تو بس آسرا یہی ہے

اے میرے عظیم دوستو، بزرگو، ساتھیو! آؤ میں اب آپ حضرات کو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام ؓ کے عشق رسول ﷺ کے بارے میں کچھ واقعات سناؤں۔۔۔جن کے سماعت کرنے سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ صحابہ کرام حضور ﷺ سے بے حد عشق و محبت کرتے تھے۔

غلامانِ مصطفیٰ ﷺ غم بھول جاتے ہیں

حضرات محترم! سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے۔۔۔کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا۔۔۔اے رسول ﷺ جب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہوں تو مجھے تمام غم بھول جاتے ہیں۔۔۔اور میرا دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔۔۔اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

[سیدنا محمد رسول اللہ بحوالہ مسند احمد]

الشیخ عبداللہ سراج عبداللہ سراج الدین شامی ان روایت کے تحت لکھتے ہیں۔۔۔کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ اتنا گہرا لگاؤ اور محبت و عشق تھا۔۔۔کہ بن دیکھے اُن کو چین نہیں آتا تھا۔۔۔اور جب ایک مرتبہ دیکھ لیتے تو اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔۔۔اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل باغ باغ ہو جاتے اور اُن کے سینوں کو القیاض کی کیفیت سے نجات حاصل ہو جاتی۔

اُن کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیے ہیں

عشق کی انتہا

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری ؓ کے بارے میں نقل فرماتے ہیں۔۔۔کہ ایک دن انہوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا۔

''اے میرے آقا ﷺ! خدا کی قسم آپ ﷺ مجھے میری جان،

میرے مال، میری اولاد اور میرے اہل سے زیادہ محبوب ہیں ۔۔۔اگر میں آپ ﷺ کی روزانہ زیارت نہ کر پاؤں تو میری موت واقع ہو جائے۔" [بحوالہ المواہب اللدنیہ]

محمد ﷺ کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے اعلیٰ ہے

حضرت عمار بن یاسر کا عشق رسول ﷺ

سامعین محترم! اسی طرح عشق رسول ﷺ کی ایک لازوال داستان سماعت فرمایئے۔۔۔کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کفار نے کوڑوں سے مار مار کر نڈھال کر دیا اور پھر آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر پیٹھ کے بل لٹا دیا۔۔۔ مگر صحابی رسول ﷺ استقامت کا پہاڑ بن کر اسلام پر ثابت قدم رہے۔۔۔اسی حالت میں حضور رحمت عالم ﷺ ان کے قریب سے گزرے تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آپ کو یارسول اللہ ﷺ کہہ کر پکارا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس مصیبت میں دیکھ کر رحمت عالم ﷺ کے سینے میں شیشے سے نازک قلب مبارک صدموں سے چور چور ہو گیا۔۔۔اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ. [مدارج النبوۃ، ج۲، ص۴۲۱]

"اے آگ تو عمار پر اس طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی تھی۔"

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

حضور رحمت عالم ﷺ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے زخموں پر ہاتھ پھیرتے تھے کہ عمار طَیِّبٌ وَ مُطَیَّبٌ یعنی پاکیزہ اور خوشبودار ہے۔

سامعین محترم! ان تمام آیات قرآنی اور حدیث مصطفیٰ ﷺ سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔۔۔کہ کائنات کی ہر چیز حضور نبی اکرم ﷺ سے عشق و محبت کرتی ہے۔۔۔کیونکہ عشق رسول ہی مومن کا سرمایہ حیات ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔کہ اللہ کریم محبوب دو جہاں نبی آخر زمان ﷺ کی محبت اور نسبت ہر ایک کو عطا فرمائے۔۔۔اور اسی پر خاتمہ نصیب فرمائے۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

علوم مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ.

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں!
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
فرش والے تیری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ رب العزت جل شانہ کا ہم پر بڑا ہی فضل و کرم ہوا کہ اُس ہمارے خالق و مالک نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی غلامی میں پیدا فرمایا۔۔۔ اور اللہ رب العزت کی پاک بارگاہ میں ہماری یہ دُعا ہے کہ اے اللہ ہم تیرے محبوب ﷺ سے محبت رکھنے والے ہیں ۔۔۔ اگر ہمیں یہ شرف حاصل ہوا کہ آج ہم حضور ﷺ کے غلام ہیں ۔۔۔ تو اسی طرح جب تک ہم زندہ ہیں ۔۔۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی غلامی اور آپ کی محبت عاشقانِ مصطفیٰ کے دلوں میں اسی طرح موجود ہیں اور جب اِس دنیا سے کوچ کرنے لگیں تو جاتے ہوئے بھی ہماری زبانوں پر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا نام کا ورد جاری ہو ۔۔۔ اور ہم کلمہ پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جائیں ۔۔۔ کیونکہ

محمد ﷺ سے نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

آج ہم غلامانِ مصطفیٰ ﷺ یہی پکارتے ہیں ۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو عزت و مرتبہ اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا ہے ۔۔۔ وہ کائنات میں کسی اور کو نہ ملا اور آج میں نے آپ حضرات کے سامنے جو آیۂ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے ۔۔۔ جو کہ قرآن مجید کے پارہ ۴ آل عمران آیت نمبر ۱۷۹ میں

Scanned with CamScanner

موجود ہے۔۔۔ تو ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. [پ۴، آل عمران، ۱۷۹]

"اور نہیں ہے اللہ کی شان کہ آگاہ کرے تمہیں غیب پر البتہ اللہ غیب کے علم کیلئے چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہتا ہے۔"

معزز سامعین حضرات! غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کا یہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کی ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔

جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔ یہ حدیث مشکوۃ شریف، بخاری شریف اور دیگر احادیث کی کتابوں میں رقم ہے۔۔۔

"کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔"

اور ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔۔۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔ یہ اُس وقت کی بات ہو رہی ہے۔۔۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام سفرِ معراج پر تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا:

"رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ. کہ میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں دیکھا۔۔۔ اور پھر اللہ رب العزت نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا دستِ قدرت رکھا اور پھر میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔۔۔ اور پھر اُس کے بعد میں جان گیا جو کچھ زمین و آسمان پر ہے۔"

اس مقام پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حضور ﷺ کی بارگاہ میں کچھ

یوں عرض کیا:

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

سامعین محترم! میرے آقا ﷺ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. "سرکارِ دوعالم مومنین کی جانوں کے مالک ومختار ہیں۔"

ہمارا تو عقیدہ ہے۔۔۔ حضور نبی اکرم ﷺ ساری کائنات کے مالک و مختار ہیں۔۔۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا بلند مقام عطا فرمایا:

میرے آقا ﷺ رحمت یزداں ہیں
میرے آقا ﷺ حسن بہاراں ہیں
میرے آقا ﷺ ابر بہاراں ہیں
میرے آقا ﷺ صاحب قرآن ہیں
میرے آقا ﷺ شاہد، مبشر، نذیر ہیں

سامعین محترم! میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام اللہ کے محبوب ہیں۔۔۔ اور غیب کی خبریں بتانے والے رسول ہیں۔۔۔ ہمارا عقیدہ ہے۔۔۔ کہ ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا۔۔۔ اور آپ ﷺ ہر اُس آنے والی گھڑی کی بھی خبر رکھتے ہیں۔۔۔۔ جس کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا ہو۔۔۔ یعنی میرے نبی ﷺ کو ہر شئے کے بارے میں علم ہے۔

خواہ وہ ماضی کا علم ہو یا حال و مستقبل کا
خواہ وہ دنیا کا علم ہو یا کہ آخرت کا

Scanned with CamScanner

خواہ وہ عالم شہادت کا علم ہو یا کہ عالم غیب کا
خواہ وہ زندگی کا علم ہو یا کہ موت کا

الغرض۔۔۔ اللہ رب العزت نے آپ کو ما کان و ما یکون کا علم عطا فرمایا۔۔۔ یعنی جو کچھ ہو چکا ہے۔۔۔ یا ہونے والا ہے۔۔۔ یا جو قیامت تک ہوتا رہے گا۔۔۔ یعنی حضور ﷺ کو اس کائنات میں ہر آنے والی گھڑی کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔۔۔ اور کائنات میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔۔۔ جس کے بارے میں حضور ﷺ کو علم نہ ہو۔۔۔ یا کوئی چیز سرکار دو عالم ﷺ کی چشم مبارک سے پوشیدہ ہو۔۔۔ آپ کو سب علم ہے۔۔۔ کہ میرے اُمتی کس حال میں ہیں۔

بندہ مٹ جائے نہ پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

آج کے دور کے مُلاں

سامعین محترم! آج کے دور میں کئی مُلاں حضرات اپنے جلسوں میں تقریروں میں بڑے زور و شور سے یہ کہتے ہیں۔ (معاذ اللہ) حضور ﷺ کو کسی چیز کا علم نہیں۔۔۔ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں (معاذ اللہ) وہ کسی چیز کا علم غیب نہیں رکھتے۔۔۔ صرف اللہ ہی ہے۔۔۔ جو علم غیب جانتا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

اور یہ جو اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔۔۔ کہ ہم بڑے قرآن و حدیث پر عمل کرتے ہیں۔۔۔ میری تو یہ دعا ہے۔۔۔ کہ اللہ اُن کو قرآن و حدیث پر عمل

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ کاش ان کو وہ احادیث مبارکہ بھی نظر آ جائیں جن سے ان کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے نبی ﷺ علم غیب جانتے ہیں۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمایا ہے۔۔۔ اسی طرح آپ ﷺ تمام مخلوقات میں سے سب سے زیادہ عالم ہیں۔۔۔ یعنی آپ کا علم تمام جن و بشر اور ملائکہ کے علوم سے زیادہ ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد کہ میں تمہیں ہر چیز کی خبر دوں گا

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔ مجھ پر میری تمام اُمت اپنی اپنی صورتوں میں پیش کی گئی۔۔۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں۔۔۔ اور مجھے بتا دیا گیا ہے۔۔۔ کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔۔۔ جب یہ خبر منافقین تک پھیل گئی۔۔۔ تو منافقین نے استہزاء کیا اور کہنے لگے۔۔۔ محمد ﷺ کا یہ گمان ہے۔۔۔ کہ وہ اُن لوگوں کے کفر و ایمان کی بھی خبر رکھتا ہے۔۔۔ جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے۔۔۔ اور ہم تو اُن کے ساتھ رہتے ہیں۔۔۔ اور وہ ہمیں پہچانتا بھی نہیں۔

جب اس بات کا حضور نبی اکرم ﷺ کو علم ہوا کہ منافقین میرے بارے میں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ تو حضور نبی کریم ﷺ اپنے مبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

فَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا اِنِّیْ عِلْمِیْ لَا تَسْئَلُوْنِیْ

''سرکار دو عالم ﷺ اپنے منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا کہ ان قوموں کا

Scanned with CamScanner

عَنْ شَیْئٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا نَبَّأْتُکُمْ بِہٖ۔
[تفسیر خازن، ج۱، ص۳۰۵]

کیا حال ہے جو میرے علم میں طعنہ کرتی ہے ۔ اس وقت سے لیکر قیامت تک ہونے والی کسی چیز کے متعلق بھی مجھ سے پوچھو گے میں تمہیں اُس کی خبر دوں گا۔“

سبحان اللہ---کیا شان ہے---ہمارے آقا ﷺ کے علم مبارک کی---کہ حضور ﷺ خود فرما رہے ہیں کہ مجھ سے اس کائنات کے بارے میں قیامت تک جو بھی تم پوچھنا چاہتے ہو میں تمہیں بتا دوں گا۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شۓ نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

معزز سامعین کرام! اُن لوگوں کو اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے---جو یہ کہتے ہیں---کہ ۱---ہم سے بڑا حدیث پر عمل کرنے والا اور کوئی نہیں--- حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کے علم کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنانے والو--- ذرا اپنی آنکھوں سے پٹی اتار کر حدیث کی طرف غور کرو---حضور نبی اکرم ﷺ کے علم کے بارے میں منافقین نے جب طعنہ بازی کی تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اُن قوموں کا کیا حال ہو گا جو میرے علم کے بارے میں طعنہ کرتی ہیں--- آپ نے فرمایا اے منافقو! پوچھ لو جو بھی مجھ سے پوچھنا ہے---میں تمہیں ہر چیز کے بارے میں خبر دوں گا---کسی نے اُن کے بارے میں کیا ہی خوب کہا

---جن کو حدیث کی سمجھ نہیں آتی۔

بن عشق محمد جو پڑھتے ہیں بخاری
آتی ہے بخار اُن کو آتی نہیں بخاری

سرکارِ مدینہ ﷺ نے بار بار فرمایا مجھ سے پوچھو؟

سامعین محترم! آؤ میں آپ کو ایک اور حدیث مبارکہ کی طرف لے کر جاتا ہوں جس میں آپ ﷺ کے علم مبارک سے آپ ﷺ کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے---اور حدیث مبارکہ سے پتہ چل جاتا ہے---کہ آپ تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ عالم ہیں۔

ایک روایت میں ہے---کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں---کہ حضور آقا و مولا ﷺ نے فرمایا:

فَوَاللّٰہِ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْئٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا۔ [بخاری، ج۱، ص۷۷، مسلم، ج۲، ص۲۶۲]

”خدا کی قسم تم ہم سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے۔ مگر ہم یہاں کھڑے ہی اس کی خبر دیں گے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں---کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بار بار یہ فرمایا کہ مجھ سے پوچھو---مجھ سے پوچھو---آیئے اب قرآن کی طرف چلتے ہیں---کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے علم کے بارے میں کیا ارشاد فرما رہا ہے:

Scanned with CamScanner

ارشاد باری تعالیٰ

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا o [پ۵، النساء، ۱۱۳]

"اور سکھا دیا آپ کو جو کچھ بھی آپ نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔"

سامعین محترم! اس آیۂ کریمہ کے تحت تفسیر خازن میں لکھا گیا ہے ۔۔۔کہ یعنی احکام اور امور دین اور کہا گیا ہے کہ آپ کو سکھا دیا اس کا علم غیب جس کو آپ نہیں جانتے تھے ۔۔۔اور کہا گیا ہے ۔۔۔کہ اس کے معنی یہ ہیں ۔۔۔کہ آپ کو امورِ خفیہ، دلوں کے راز منافقین کے احوال اور ان کی مکاریوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ [تفسیر خازن، ج ۱، ص ۳۰۶]

خالقِ کائنات کا فرمان

سامعین محترم! ہمارے نبی اکرم ﷺ کے علم مبارک کی کیا ہی شان ہے ۔۔۔جس کے بارے میں خالق کائنات خود فرماتے ہیں:

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَیَانَ o [پ۲۷، سورۃ رحمٰن، ع ۱ تا ۴]

"رحمٰن نے (اپنے محبوب کو) قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا، مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْن کا بیان انہیں سکھایا۔"

سامعین محترم! اس آیۂ کریمہ کے تحت تفسیر خازن لکھتے ہیں ۔۔۔کہ ان

قرآنی آیات میں کہا گیا ہے ۔۔۔کہ انسان سے مراد محمد ﷺ ہیں ۔۔۔اور بیان سے مراد جو کچھ ہو چکا اور جو ہوگا ۔۔۔سب کچھ اللہ رب العزت جل شانہٗ نے اپنے محبوب کو سکھا دیا ۔۔۔کیونکہ آپ کو اولین و آخرین اور قیامت کے دن کی خبر دے دی گئی۔ [تفسیر خازن، ج ۱، ص ۳۰۵]

علوم مصطفیٰ ﷺ

سامعین کرام! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ. [کنز العمال، ج ۱، ص ۴۲۰]

"بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے سامنے کر دیا، لہٰذا میں دنیا کو جو کچھ دنیا میں تا قیامت ہونے والا ہے سب کچھ یوں دیکھ رہا ہوں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔"

سامعین محترم! اس حدیث مبارکہ میں یہ صاف صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ حضور ﷺ ہمارے آقا و مولا ۔۔۔ساری کائنات کو بیک وقت اللہ تعالیٰ عزوجل کی عطا سے دیکھ رہے ہیں ۔۔۔اسی لیے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں ہے جو تجھ پر عیاں نہیں

شانِ مصطفیٰ ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ۔ ''یعنی میں وہ کچھ دیکھتا ہوں وہ تم نہیں دیکھ سکتے اور میں جو کچھ سن لیتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔'' [ترمذی، مشکوۃ، زرقانی علی المواہب، ج۴، ص۸۹]

ہر طرف نور ہی نور اُجالے ہوں گے
جس طرح چشم محمد ﷺ کے اشارے ہوں گے

سامعین محترم! اب اُن مولویوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے۔۔۔ جو یہ کہتے ہیں (معاذ اللہ) کہ جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے۔۔۔ یہ لوگ اپنے آپ کو اہلحدیث تو کہتے ہیں۔۔۔ لیکن اصل میں یہ حدیث مصطفیٰ ﷺ کو پڑھتے ہوئے ان کے دلوں میں وہ محبت نہیں ہوتی جو ایک سچے مسلمان عاشق رسول ﷺ میں ہونی چاہیے۔۔۔ پتہ نہیں یا تو ان کو حدیث کی سمجھ نہیں آتی یا یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتے ہیں۔

گستاخ پیغمبر کو کب دین سمجھ آئے
شیوا ہو سدا جس کا عیاری و مکاری

اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے اور سیدھی راہ پر چلائے۔

حضور ﷺ سب کچھ دیکھ رہے ہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ مَغَارِبَھَا۔ ''یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے مشرق مغرب سمیت دیکھ لیا۔'' [مسلم شریف، کنز العمال، ج۱۱، ص۴۲۱]

سامعین محترم! اس حدیث مبارکہ سے بھی علوم مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و شان کا پتہ چلا ہے۔۔۔ کہ آپ نے زمین کو اس کے مشرق سے لے کر مغرب تک دیکھ لیا۔ سبحان اللہ۔

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں، دیکھا وہاں تلوا تیرا

سرکار دو عالم ﷺ ساری کائنات کے داتا ہیں
سرکار دو عالم ﷺ ساری کائنات کے مولا ہیں
سرکار دو عالم ﷺ ساری کائنات کے حاکم ہیں

جس طرف جانِ دو عالم کے اشارے ہو گئے
اُس طرف کونین کے سارے نظارے ہو گئے

غلامان مصطفیٰ ﷺ کا عقیدہ ہے۔۔۔ کہ ہمارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کا مالک و مختار بنا کر بھیجا۔۔۔ اور اللہ رب العزت نے آپ کو تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطا فرمایا۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ ''رحمٰن نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن سکھایا۔''

اگر پڑھانے والا سمیع و بصیر ہو اور پڑھنے والا بشیر و نذیر ہو
اگر پڑھانے والا رب العالمین ہو اور پڑھنے والا رحمۃ اللعالمین ہو
اگر پڑھانے والا خالق کائنات ہو اور پڑھنے والا جان کائنات ہو
اگر پڑھانے والا خدا ہو اور پڑھنے والا مصطفیٰ ﷺ ہو

Scanned with CamScanner

تو اے میرے دوستو! جس پیارے نبی ﷺ کو اللہ رب العزت نے پڑھایا ہو۔۔۔ اُن کے علم مبارک کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ (سبحان اللہ)

میرے حضور ﷺ کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

پسندیدہ رسول ﷺ

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

عَلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ. [پ۲۹، آیت ۲۶،۲۷]

"غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔"

معزز دوستو! اللہ رب العزت نے اس آیۂ مقدسہ میں ارشاد فرمایا: یعنی جس رسول کو وہ علم غیب عطا کرنے کے لیے پسند کرلے قرآن پاک کی یہ آیۂ مبارکہ اس بات کی مکمل اور قوی دلیل ہے۔۔۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک علیہ السلام کو علم غیب سے کلی طور پر مطلع فرمادیا تھا۔۔۔ کیونکہ قرآن مجید کی اس آیت میں کسی رسول کو علم غیب عطا کرنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔۔۔ کہ جس پر میں راضی ہوں اور اس میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ پر راضی ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس رضا کو تمام فرقے تسلیم کرتے ہیں۔۔۔ اور قران پاک کی آیات بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید میں واضح طور پر اعلان فرمادیا۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى. [پ۳۰، سورۃ والضحیٰ، ع۵]

"اور عنقریب آپکا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔"

تو میرے دوستو! اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب ﷺ کو راضی کررہا ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ میرا محبوب راضی ہو جائے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

علم غیب

معزز سامعین حضرات! آؤ میں آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کے علم غیب کے متعلق ایک حدیث مبارکہ پیش کرتا ہوں تو غور سے سماعت فرمائیے گا۔

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ طَوُقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا. [بخاری شریف، ج۱]

"کہ بعض ازواج مطہرات نے حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں میں سے سب سے پہلے کس کی وفات ہو گی تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔"

Scanned with CamScanner

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

میں تمہیں دیکھ رہا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور آقا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

هَلْ تَرَوْنَ قِبلَتِیْ هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ. [بخاری، ج۱،ص۳۵۵]

”تم کیا یہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ ادھر ہے خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع و خضوع پوشیدہ ہے۔ اور نہ تمہارے رکوع۔ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔“

تو سامعین محترم! اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔۔۔کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ کی آنکھ مبارک کسی عام آنکھ کی طرح نہیں۔۔۔ بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ آگے، پیچھے، اوپر، نیچے اور اندھیرے، اجالے میں یکساں دیکھ سکتے تھے۔۔۔اور حدیث مبارکہ حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب کے متعلق بھی واضح کر رہی ہے۔۔۔کہ آپ وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔۔۔اور سب جانتے ہیں۔۔۔جو آپ کے سامنے نہ ہو بلکہ آپ کے پیچھے یا کہیں دور ہو رہا ہو۔۔۔یا ہونے والا ہو۔۔۔یا ہو گا۔۔۔حضور ﷺ کی نظروں سے کائنات کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

جنگ ہونے سے پہلے آگاہ کر دیا اس جگہ کافر مرے گا

سامعین محترم! بہت ساری ایسی احادیث مبارکہ موجود ہیں۔۔۔جن سے حضور نبی اکرم ﷺ کے علم غیب ہونے کے متعلق پتہ چلتا ہے۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاں تھے کہ آپ نے جنگ بدر کی باتیں سنانا شروع کر دیں۔۔۔اور فرمایا کہ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ نے جنگ کے ایک دن پہلے ہی بتا دیا تھا۔۔۔کہ کل یہاں فلاں کافر مرے گا۔۔۔اور یہاں فلاں کافر مرے گا۔۔۔اور پھر ہمیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ قسم ہے مجھے اُس ذات پاک کی جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو سچے نبی بنا کر بھیجا ہے۔۔۔ ہمارے آقا و مولا ﷺ نے جہاں جہاں نشان لگائے تھے۔۔۔وہاں وہاں ہی کافر لوگ مارے گئے۔

[مشکوۃ، مسلم شریف، ج۲،ص۱۰۲۔ مقامات نبوت، ص۱۲۴]

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

اب اُن مولویوں کا کیا علاج کیا جائے جو یہ کہتے ہیں (معاذ اللہ) نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت نصیب فرمائے۔ میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرنے والو ہمارا عقیدہ سن لو۔۔۔اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔۔۔کہ اللہ رب العزت نے

اپنے محبوب کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا۔۔۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو دین اور دنیا کا علم عطا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا علم عطا فرما دیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو زمین و آسمان کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو مشرق و مغرب والوں کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو شمال و جنوب والوں کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو موت و حیات کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو عروج و زوال کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو جنتیوں اور جہنمیوں کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو زمانہ ماضی کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو زمانہ حال کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو زمانہ مستقبل کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو نیک و بد کا علم عطا فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو ایمان اور بے ایمان کا علم عطا فرمایا

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کی ہر چیز کا علم عطا فرما دیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور کا غیب تم سے بھلا کیا ہو نہاں
جب خدا بھی نہ چھپا تم پر کروڑوں درود

علم غیب کی خبریں

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔۔۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ۔ [پ۳، آل عمران:۴۴] ”اے محبوب یہ تیری طرف جو وحی کی جا رہی ہے یہ ساری غیب کی خبریں ہیں۔“

سبحان اللہ! اس ارشاد خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا۔۔۔ اور ہمارے نبی ﷺ دنیا والوں کو غیب کی خبریں بتانے والے ہیں۔۔۔ اور عقلمند حضرات اس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ کہ غیب کی خبریں وہی بتا سکتا ہے۔۔۔ جو علم غیب رکھتا ہو۔

وہ خدا نے مرتبہ تجھ کو دیا کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام بقا کی قسم

قرآن میں پھر ارشاد خداوندی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ۔ [سورۃ ہود، پ۱۲، ع۴۹] ”کہ تیری طرف وحی کی جانے والی ساری غیب کی خبریں ہیں۔“

سامعین محترم! میں نے جو بھی آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید کی آیات پڑھیں۔۔۔ اُن سب میں اللہ تعالیٰ بار بار ارشاد فرما رہا ہے۔۔۔ اے محبوب ﷺ تیری طرف جو بھی وحی بھیجی جاتی ہے۔۔۔ یہ ساری غیب کی خبریں

ہیں۔۔۔تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرما رہا ہے۔۔۔اب بھی کوئی یہ کہے کہ نبی غیب نہیں جانتے تو اُس نے اپنے رب کے قرآن کی آیات مبارکہ کا انکار کیا۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن بدبختوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

کچھ لوگ آدھی آیت پڑھ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ. [پ۴، العمران:۱۷۹]

''اور اللہ تعالیٰ کسی عام انسان کو علم غیب عطا نہیں فرماتا۔''

میرے دوستو! کچھ لوگ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔جس میں اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمانے کی نفی فرمائی ہے۔۔۔لیکن جو آیت کا اگلا حصہ ہے۔۔۔اگر اُس کو پڑھا جائے تو پھر پتہ چلتا ہے کہ دراصل اس فرمان خداوندی کا اصل مطلب کیا بنتا ہے۔

اب میرے دوستو میں آپ کو پوری آیۃ مقدسہ پڑھ کر سناتا ہوں اور اس کا پھر پورا ترجمہ آپ حضرات کے سامنے پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ.

''اور اللہ تعالیٰ کسی عام انسان کو علم غیب نہیں عطا فرماتا۔ لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس رسول کو چاہتا ہے۔'' [العمران:پ۴،ع۱۷۹]

تو میرے عظیم دوستو! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے کتنی محبت ہے۔۔۔کیا اُس خالق و مالک نے علم

غیب کے لے اُس رسول کو نہ چنا ہوگا جو اُس کا حبیب ہو۔۔۔اور جس کو تمام انبیاء، رسولوں سے اعلیٰ درجہ عطا فرما رکھا ہو۔۔۔اور جو ساری کائنات کے لے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو۔۔۔اور جو امام الانبیاء ہو اور جو محبوب خدا ہو کیا اللہ اُسے علم غیب کے لیے پسند نہیں فرمائے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ پر راضی ہے۔۔۔اس لیے اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ہر شئے کا علم قرآن میں

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ارشادات فرمائے۔ ان میں سے ایک آیۃ مقدسہ آپ کے سامنے تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ.

''اور جتنے غیب ہیں۔آسمانوں اور زمین کے سب کا علم قرآن میں ہے۔'' [پ۲۰، النمل:۷۵]

عزیزان گرامی! آپ نے سماعت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرما رہا ہے۔۔۔کہ جتنے بھی غیب ہیں۔۔۔زمین و آسمان کے سب کے سب قرآن میں علم موجود ہے۔

اب میرا سوال یہ ہے کہ قرآن میں اگر ہر ہر علم موجود ہے۔۔۔تو پھر قرآن تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا۔۔۔معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے

Scanned with CamScanner

قرآن مجید میں ہر ہر علم رکھ کر اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرما دیا۔۔۔اور پھر ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی شکل میں اپنے محبوب ﷺ کو تمام علوم عطا فرما دیے۔

سر عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو تجھ پر عیاں نہیں

قصیدہ بردہ شریف کے اشعار

سامعین محترم! حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَھَا وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

"یعنی رسول اللہ ﷺ دنیا و آخرت دونوں حضور ﷺ کی بخشش کا ایک حصہ ہیں۔اور لوح و قلم حضور نبی کریم ﷺ کے علم کا ایک ٹکڑا ہیں۔"

[قصیدہ بردہ شریف، امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ]

سامعین محترم! حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔

حضور آقا و مولا ﷺ کے علم کی وسعت یہ ہے کہ لوح و قلم یعنی جس میں شروع سے لے کر آخر تک کائنات کے تمام احوال درج ہیں۔۔۔کہ یہ لوح و قلم حضور اکرم ﷺ کے علم کا ایک ٹکڑا ہے

فارس کے جاسوس

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ حضور آقا و مولا ﷺ نے قیامت کی نشانیوں اور آخری زمانہ میں لڑائیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد

فرمایا۔۔۔اُس وقت زمین پر فارس کے دس (۱۰) جاسوس بہتر ہوں گے اور فرمایا کہ:

اِنِّیْ لَاُعْرِفُ اَسْمَاءَھُمْ وَ اَسْمَاءَ اٰبَاءِ ھِمْ اَلْوَانُ غُیُوْلِھِمْ۔ "تحقیق میں اُن کے نام اور اُن کے باپوں کے اور اُن کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔"

[مسلم، ص۳۹۲۔مقامات نبوۃ، ص۱۲۵]

بندہ مٹ جائے نہ آقا یہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے
امتی ہو کے نبی کا جو علم مانے نہ
ایسے بدبخت کا ایمان سے رشتہ کیا ہے

حضور کا علم غیب رب کی عطا سے

گرامی قدر! قرآن اور احادیث سے صاف ظاہر ہو چکا ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔۔۔ہاں جس جگہ اللہ تعالیٰ نے علم غیب کی نفی فرمائی۔۔۔وہاں سرکار کے ذاتی علم کی نفی ہے۔۔۔نہ کہ غیب کی کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے۔۔۔کہ ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی علم غیب جانتا ہے۔۔۔مگر رب کی عطا سے اُس کا پیارا حبیب ﷺ بھی علم غیب جانتا ہے۔۔۔اسی لیے رب کائنات نے اپنے محبوب کے بارے میں یہاں تک ارشاد فرما دیا:

وَ مَاھُوَا عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ O "اور میرا محبوب غیب بتانے میں بخیلی نہیں کرتا۔"

[پ۳۰، ع۲۴]

نبی بمعنی خبر دینے والا

سامعین محترم! اللہ رب العزت کا نبی گزشتہ حالات کی بھی خبر دیتا ہے ۔۔۔ اور آئندہ حالات کی بھی ۔۔۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا ۔۔۔ کہ ایک بھیڑیا آیا ۔۔۔ اور چرواہے کے (ریوڑ) میں سے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا ۔۔۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا ۔۔۔ اور بکری کو اُس سے چھین لیا ۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کا بیان ہے ۔۔۔ کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھ گیا ۔۔۔ اور وہاں بیٹھ کر کہنے لگا ۔۔۔ میں نے اپنے رزق کا ارادہ کیا تھا ۔۔۔ جو مجھ کو خدا نے دیا ۔۔۔ میں نے اُس پر قبضہ کیا تھا جو تو نے مجھ سے چھین لیا ۔۔۔ اس پر چرواہا بولا:

تَاللّٰهِ اِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ.

[مشکوۃ شریف، ج ۳، ص ۲۰۵]

”خدا کی قسم ایسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے۔ بھیڑیا بولتا ہے۔ بھیڑیے نے کہا ۔ اس سے زیادہ عجیب اُس شخص کا حال ہے جو ان درختوں میں ہے ۔ جو سنگستانوں کے درمیان واقع ہے ۔ وہ شخص گزشتہ حالات کی خبریں دیتا ہے اور جو واقعات تمہاری بعد ہونے والے ہیں اُن کی بھی خبر دیتا ہے۔“

معزز سامعین کرام! بس میں تو یہی کہوں گا ۔۔۔ اُن لوگوں کے بارے

میں کہ:

امتی ہو کے نبی کا جو علم نہ مانے
ایسے بدبخت کا ایمان سے رشتہ کیا ہے

سرکار دو عالم ﷺ نے گزشتہ حالات کی بھی خبر دیدی

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ: میں فاقہ سے ہوں ۔ آپ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ کی طرف پیغام بھیجا ۔۔۔ انہوں نے کہا اس ذات کی قسم ۔۔۔ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ۔۔۔ حضور میرے پاس تو پانی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ۔۔۔ پھر آپ نے دوسری زوجہ کے پاس پیغام بھیجا ۔۔۔ تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا ۔ حتیٰ کہ سب نے یہی کہا ۔۔۔ کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ۔۔۔ میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں ۔۔۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص آج کی رات اس فاقہ مست آدمی کو مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا ۔۔۔ تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا ۔۔۔ یا رسول اللہ ﷺ اس کو میں لے جاؤں گا ۔۔۔

چنانچہ وہ اُس کو اپنے ساتھ گھر لے گیا ۔۔۔ اور بیوی سے جا کر کہنے لگا کہ اس مہمان کو کھانا کھلانا ہے ۔۔۔ لے کر آؤ ۔۔۔ تو بیوی کہنے لگی صرف اتنا کھانا ہے کہ ۔۔۔ بمشکل ہمارے بچے ہی کھا سکتے ہیں ۔۔۔ تو بیوی سے کہنے لگا ۔۔۔ بچوں کو کسی چیز سے بہلا دینا اور جب ہمارا مہمان کھانا کھانے لگے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر ظاہر یہ کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں ۔۔۔ اور پھر جب وہ

Scanned with CamScanner

بیٹھ گئے۔۔۔اور مہمان نے کھانا کھالیا۔۔۔اور جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمْ۔ [مسلم شریف، ج۲، ص۱۸۳]

''تم نے اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اللہ اُس پر بڑا خوش ہوا۔''

چہرہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

سامعین محترم! اس حدیث مبارکہ سے بھی صاف صاف واضح ہو چکا ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر شئے کا علم غیب عطا فرما رکھا ہے۔۔۔اسی لیے اس حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے اُس شخص کو گزشتہ رات کی خبر دے دی کہ تم نے اپنے مہمان کے ساتھ بڑا احسن سلوک کیا۔ (سبحان اللہ) حضور کے علم مبارک کی کیا شان ہے۔

حضور نے ﷺ آئندہ حالات کی خبر بھی دے دی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا وہ شخص ہو گا۔۔۔جو کبھی چلنے لگے گا اور کبھی منہ کے بل گر پڑے گا۔۔۔اور پھر آگ اُس کو جھلس دے گی۔۔۔جب نارِ جہنم سے نجات پا جائے گا۔ تو اُسے مڑ مڑ کر دیکھ کر کہے گا۔۔۔پاک ہے وہ اللہ جس نے مجھے تجھ سے نجات دی اور مجھے وہ چیز عطا کی جو اولین و

آخرین میں سے کسی کو نہ ملی اس کے لیے ایک درخت بلند کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اُس کے سایے اور اُس کے پانی سے لطف اُٹھا سکوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔۔۔ میں تجھے وہ دے دوں جو تو سوال کرتا ہے۔۔۔تو اس کے بعد تو اور کسی چیز کا سوال تو نہ کرے گا۔ عرض کرے گا نہیں۔ اور کوئی اور چیز کے سوال نہ کرنے کا وعدہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کے عذر کو قبول کرے گا۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے۔ کہ یہ صبر نہ کر سکے گا پھر اللہ تعالیٰ اُس کو درخت کے قریب کر دے گا۔ پھر وہ اُس کے سائے اور پانی سے لطف اندوز ہوگا۔ پھر ایک اور درخت بلند کیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ دکھائی دے گا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ مجھے اُس درخت کے قریب کر دے اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا تو نے سوال نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ عرض کرے گا یا اللہ یہ سوال پورا فرما دے اس کے بعد کوئی اور سوال نہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی عرض قبول فرما لے گا۔ اور اُس کو دوسرے درخت کے قریب کر دے گا۔ اور جب وہ دوسرے درخت کے قریب ہوگا تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا۔ پھر عرض کرے گا یا اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے اللہ فرمائے گا کون سی چیز تجھے سوال کرنے سے باز رکھے گی۔ کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا اور دنیا کی مثل عطا کر دوں وہ عرض کرے گا یا اللہ تو رب العالمین ہو کر مجھ سے استہزاء فرماتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تجھ سے استہزاء نہیں فرماتا بلکہ میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔" [مسلم شریف، ج۱، ص۱۰۵]

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ مخفی و جلی ہے

سامعین محترم! ان تین احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو علم مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنَ سے سرفراز فرمایا۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی وجلی ہے

اَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ

سامعین محترم! اسیران بدر میں حضرت عباس ؓ بہت مالدار تھے۔۔۔ بعض انصاریوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے چچا حضرت عباس ؓ کا فدیہ معاف کر دیا جائے۔۔۔ لیکن مساوات کے علمبردار رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایک چونی بھی کم نہیں کی جائے گی۔

قریش نے فدیے کی رقم دے کر اپنے آدمیوں کو بھیجا تھا۔۔۔ ہر ایک نے اپنے اپنے قیدی کی من مانی رقم وصول کی۔۔۔ حضرت عباس ؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں تو مسلمان ہی تھا۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا اگر یہ قول صحیح ہے۔۔۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔۔۔ لیکن چونکہ احکام ظاہر پر ہیں۔۔۔ اس لیے آپ فدیہ ادا کریں۔۔۔ بلکہ اپنے دونوں بھتیجوں نوفل

بن حارث اور عقیل بن ابی طالب کا فدیہ بھی ادا کریں۔۔۔ علاوہ ازیں اپنے حلیف عتبہ بن عمرو کا بھی فدیہ ادا کریں۔

انہوں نے عرض کی میرے پاس تو اتنا مال نہیں۔۔۔ آپ نے فرمایا وہ مال کہاں گیا جو تم نے اور ام فضل نے زمین میں دفنایا تھا۔۔۔ حضرت عباس ؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس بات کی مجھے اور میری بیوی اُم فضل کے علاوہ کسی کو خبر تک نہیں تو آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔۔۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سن لو۔ اس بات کی۔

اَخْبَرَنِیْ رَبِّیْ۔ [زرقانی، ج۷، ص۲۰۸] "میرے رب نے مجھے خبر دی۔"

اس پر بے ساختہ حضرت عباس ؓ کی زبان پر جاری ہوا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

خیال آیا مسلمان نیک و بد پہچان جاتے ہیں
محمد ﷺ آدمی کے دل کی باتیں جان جاتے ہیں

سبحان اللہ! دیکھا سامعین آپ نے کہ ہمارے آقا و مولا ﷺ کو اُس بات کی خبر بھی ہو گئی جو حضرت عباس ؓ اور اُن کی بیوی اُم فضل کے علاوہ کوئی اور نہ جانتا تھا۔۔۔ معلوم ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کی اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے۔

خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

تو سامعین محترم! آخر میں آج جو بھی میں نے آپ کے سامنے قرآن و

Scanned with CamScanner

حدیث بیان کیا اُن سے یہ سب روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔۔۔کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ ہم سب کے حالات و معاملات سے باخبر ہیں۔۔۔اور آپ ﷺ ہر چیز کا علم رکھتے ہیں۔۔۔جس ہستی کو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم عطا فرمایا ہو۔۔۔اس کے متعلق یہ کہنا کہ ان کو تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (معاذ اللہ) یہ گمراہی نہیں تو اور کیا ہے مگر قرآن و حدیث اور عمل صحابہ سے یہ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔۔۔اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ○

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا
یا سرورِ دنیا و دیں تجھ سا نبی کوئی نہیں
بعد از خدا ماہِ مبیں ثانی نہیں واللہ تیرا
تیرا سراپا یا نبی تفسیر ہے قرآن کی
والیل مُوطٰہ جبیں والشمس ہے چہرہ تیرا
رحمت تھی پورے جوش پر میں بھی نہ تھا کچھ بے خبر
تجھ کو تجھی سے مانگ کر اچھا رہا منگتا تیرا

Scanned with CamScanner

خیرات دیتا ہے خدا ہر وقت تیرے نام کی
جس کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو، دوستو! اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اُس نے مجھے اور آپ کو اس نورانی، وجدانی، ایمانی پر کیف محفل میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی۔۔۔ آج جو آیۃ کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔۔۔ اُس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت وشان کا ذکر فرمایا۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ۝ "اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اُس کا رسول بلائے فوراً حاضر ہو جاؤ" [سورہ انفال پ۹، ع۲۴]

سامعین محترم! یہ آیۃ کریمہ آپ نے سماعت فرمائی اور ترجمہ بھی سنا آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ بتانا چاہتا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کی عظمت اُس کا وقار اُس کا ادب واحترام ساری کائنات سے زیادہ ہے۔۔۔ تو معلوم ہو گیا۔۔۔ کہ جو اللہ کے محبوب ﷺ کی تعظیم نہ کرے گا وہ ایمان کی دولت سے خالی ہے۔۔۔ میرے دوستو! ایمان نام ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی تعظیم کا۔۔۔ اور جو ایمان لا کر یعنی کلمہ طیبہ پڑھ کر حضور ﷺ کی تعظیم کرے ایمان اُس کا مکمل ہے۔ ورنہ دوستو!

وہ نماز — نماز نہیں جس میں تعظیم رسول ﷺ نہ ہو۔
وہ روزہ — روزہ نہیں جس میں تعظیم رسول ﷺ نہ ہو۔

وہ حج — حج نہیں جس میں تعظیم رسول ﷺ نہ ہو۔
وہ زکوٰۃ — زکوٰۃ نہیں جس میں تعظیم رسول ﷺ نہ ہو۔

حتیٰ کہ تمام عبادات اللہ کی بارگاہ میں اُس وقت قابل قبول ہوں گی کہ جب اُن میں تعظیم مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو پائی جائے گی۔۔۔ تو پتہ چل گیا کہ ایمان نام ہے۔۔۔ تعظیم مصطفیٰ ﷺ کا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرطِ اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایمان نا مکمل ہے

میرے عظیم بزرگو، دوستو! اسی لیے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ہمیں حکم فرما دیا کہ اے میرے محبوب ﷺ کے اُمتیو جب میرا محبوب ﷺ تم کو بلائے تو تم اُس وقت کسی بھی حالت میں ہو حتیٰ کہ تم نماز بھی پڑھ رہے ہو تو نماز چھوڑ کر میرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔۔۔ پہلے محبوب ﷺ کی بات سنو۔۔۔ کیونکہ وہ ہر فرض سے مقدم ہے۔۔۔ اُس کی آواز پر لبیک کہنا ہر فرض سے اہم ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اُس کے مسلمان ہو نہیں سکتا

اور پھر فرماتے ہیں۔

کہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؔ کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

خدا کی قسم ہم سنیوں کا یہی عقیدہ ہے۔۔۔ کہ جس کے دل میں حضور نبی

Scanned with CamScanner

اکرم ﷺ کی محبت نہ ہوگی اُس کا ایمان مکمل نہ ہوگا۔۔۔ایمان اُس کا۔۔۔جو حضور ﷺ سے محبت رکھے۔

میرے دوستو! جس جس نے سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ نے اُن کو کامیابیوں سے نواز دیا۔۔۔اور اپنے محبوب ﷺ کے صدقے طفیل اُن کی دنیا و آخرت کو بہتر فرما دیا۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

تعظیم جس نے دل سے کی محمد ﷺ کے نام کی
اللہ نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی

حضور کی تعظیم انبیاء نے کی
حضور کی تعظیم رسولوں نے کی
حضور کی تعظیم فرشتوں نے کی
حضور کی تعظیم جبرائیل نے کی
حضور کی تعظیم میکائیل نے کی
حضور کی تعظیم اسرافیل نے کی
حضور کی تعظیم عزرائیل نے کی
حضور کی تعظیم صحابہ نے کی
حضور کی تعظیم ابوبکر صدیق نے کی
حضور کی تعظیم عمر فاروق نے کی
حضور کی تعظیم عثمان غنی نے کی
حضور کی تعظیم مولا علی نے کی۔

تعظیم جس نے دل سے کی محمد کے نام کی
اللہ نے اُس پہ آتشِ دوزخ حرام کی

میرے دوستو! یہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی رسولوں، فرشتوں اور صحابہ کرام ؓ کی بات ہو رہی تھی۔۔۔خدا کی قسم اس کائنات میں سننے والے خواہ وہ انسان ہیں۔۔۔یا جن ہیں۔۔۔یا پہاڑ ہیں۔۔۔یا درخت ہیں۔۔۔یا جانور ہیں۔۔۔پرندے ہیں۔۔۔غرض یہ کہ کس کس کا نام لیا جائے۔۔۔ہر ایک نے سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم کی اور بعض کتابوں میں لکھا ہے۔۔۔کہ چاند نے سورج نے حتیٰ کہ بادلوں نے بھی آپ ﷺ کی تعظیم کی۔

سانپ کا سلام

سامعین محترم! میرے پیارے آقا ﷺ کی عظمت و شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔۔۔کہ جہاں انسان تو کیا حیوان۔۔۔پرندے۔۔۔پتھر۔۔۔درخت بھی حضور نبی اکرم ﷺ کا احترام کرتے ہیں۔۔۔ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔کہ میرے اور آپ کے پیارے نبی حضور ﷺ نے اپنے غلام سہیل بن بیضاء ؓ کو بلند آواز سے بلایا تو آپ کے غلام نے بھی بلند آواز میں جواب دیا پھر حضور ﷺ نے دوبارہ بلایا۔۔۔تو لوگوں نے سمجھا کہ شاید سرکار دو عالم ﷺ ہمیں بلا رہے ہیں تو لوگ وہاں جمع ہونا شروع ہو گئے۔۔۔تو اتنے میں ایک بہت بڑا سانپ رینگتا ہوا حضور نبی کائنات فخر موجودات احمد مختار ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔لوگ سانپ کو دیکھتے ہی ڈر گئے۔۔۔اور تھوڑی دیر کے بعد سانپ بل کھا کر دور جا کر ایک جگہ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔اور سرکار مدینہ ﷺ کی جانب دیکھ رہا

Scanned with CamScanner

ہے۔۔۔اور لوگ حضور ﷺ کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ سانپ کون ہے۔۔۔اور کیوں آیا ہے۔

تو اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بہتر جانتے ہیں۔۔۔ کہ یہ یہاں کس لیے آیا اور یہ کون ہے۔۔۔تو اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ اُن دس جنات میں سے ہے۔۔۔جنہوں نے میرے پاس آ کر قرآن سنا تھا۔۔۔اس کا گھر اس کے نواح میں ہے۔۔۔میری آمد کی خبر سن کر سلام کے لیے حاضر ہوا ہے۔۔۔اور اس نے اپنی مشکلات کا حل مجھ سے پوچھا اور اُن کا جواب سنا وہاں کھڑا تمہیں سلام پہنچاتا ہے۔۔۔صحابہ نے کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا۔۔۔ خدا کے بندوں کو سلام کہو جو کوئی بھی ہو۔ [معارج النبوت، ج۲، ص۴۳۱]

تو سامعین محترم! دیکھا آپ نے کہ ایک سانپ نے جو کہ انسان نہیں بلکہ ایک جانور ہے۔۔۔وہ بھی سرکار مدینہ ﷺ کی تعظیم کرتا ہے۔۔۔میرے دوستو! حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا بلند مرتبہ عطا فرمایا:

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جا کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر آداب محبوب سکھائے۔۔۔جیسا کہ ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۝ [پ۱۸ سورۃ النور، ع۲۳]

"خبردار! میرے محبوب ﷺ کو ایسے نہ پکارنا، جیسے ایک دوسرے کو آپس میں پکارتے ہو۔ (یعنی آداب والقابات

کے ساتھ پکارنا۔"

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ کو ایسے نہ بلانا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔۔۔بلکہ ایسے ایسے پیارے القابات کے ساتھ پکارنا۔۔۔یعنی کبھی۔۔۔یا رسول اللہ ﷺ پکارنا۔۔۔کبھی یا حبیب اللہ ﷺ پکارنا۔۔۔کبھی یہ کہنا کہ اے وَالضُّحیٰ کے چہرے والے آقا، واللیل کی زلفوں والے نبی ﷺ۔۔۔کبھی اے امام الانبیاء حبیب کبریا ﷺ۔۔۔یعنی میرے محبوب ﷺ کو بڑے پیار سے بڑی محبت سے پکارو۔۔۔ایک اور جگہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ۝ [پ۲۶ الحجرات، ع۲]

"خبردار! دیکھنا میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ کر لینا۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے ان آیات مبارکہ میں حکم فرمایا کہ دیکھنا میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ کر لینا۔۔۔ورنہ تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے۔۔۔سن لو اگر میرے محبوب ﷺ کی تعظیم نہ کی تو۔

تمہارے روزے بیکار
تمہارے حج بیکار
تمہارے صدقات بیکار
تمہاری خیرات بیکار
تمہاری زکوٰۃ بیکار
اور تمہارے دیگر اعمال بیکار
تمہاری نمازیں بیکار

بغیر تعظیم رسول اللہ ﷺ کے تمہارے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور یہ جملہ عبادات تب ہی قبول ہوں گی جس وقت اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی تعظیم و اطاعت وفرمانبرداری کرو گے۔۔۔

کسی نے کیا خوب کہا:

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا:

لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ ۝ [پ۲۲، الاحزاب، ع۵۳] ”خبردار! میرے محبوب ﷺ کے گھر بلا اجازت داخل نہ ہونا۔“

ایک اور جگہ قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تُعَزِّرُوْہُ وَ تُوَقِّرُوْہُ۔ ”تاکہ ایمان لائیں اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ اور آپ کی تعظیم و توقیر کریں۔“ [پ۲۶، الفتح، ع۸]

سامعین محترم! ان آیات بنیات سے بھی یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اِن میں بھی اپنے محبوب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم فرمایا:

کہیں ارشاد ہوا   میرے محبوب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرو۔
کہیں ارشاد ہوا   میرے محبوب ﷺ کے گھر بلا اجازت داخل نہ ہونا۔
کہیں حکم فرمایا   میرے محبوب ﷺ کو القابات کے ساتھ پکارا کرو۔
کہیں حکم ہوا   کہ میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ نکالنا۔

سامعین محترم! ان ارشادات خداوندی سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ کا ادب سکھانا چاہتا ہے۔

اور الحمدللہ ہم۔۔۔ اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی جماعت سے تعلق رکھنے والے ہیں۔۔۔ ہمارا تو عقیدہ ہے۔۔۔ کہ سرکار مدینہ ﷺ جیسا کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ جس طرح کائنات میں دوسرا خدا کوئی نہیں اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفیٰ ﷺ کوئی نہیں۔

• میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

میرے عظیم، بزرگو، دوستو! اللہ تعالیٰ اُس پیارے محبوب ﷺ کی تعظیم کرنے کا حکم فرمایا۔۔۔ جو اللہ کے تمام نبیوں سے اعلیٰ ہیں۔

جنہوں نے ابوبکر کو دیکھا   صدیق بنا دیا
عمر کو دیکھا   فاروق بنا دیا
عثمان کو دیکھا   غنی وار ذوالنورین بنا دیا
علی کو دیکھا   مرتضٰی ومشکل کشا بنا دیا
فاطمہ کو دیکھا   سیدۃ النساء بنا دیا
حسن کو دیکھا   مجتبٰی بنا دیا
اور حسین کو دیکھا   سید الشہداء بنا دیا۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

گیسو مبارک

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے بڑی محبت ہے۔۔۔ اسی لیے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم فرمایا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو بڑی عظمت وشان عطا فرمائی۔۔۔ اللہ رب العزت اپنے محبوب کے صدقے طفیل ہمارے گناہوں کو بخش دے گا۔

معارج النبوت میں لکھا ہے۔۔۔ کہ شب معراج کو سرکار دو عالم ﷺ نے بارگاہ خداوندی میں سوال کیا۔۔۔ یا اللہ جبرائیل علیہ السلام کو تو نے چھ لاکھ پروں سے نوازا ہے اور میں تیرا محبوب ہوں مجھے اُس کے برابر کیا چیز عطا ہوئی تو اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے حبیب ﷺ! آپ ﷺ کی زلفوں کا ایک تار مجھے جبرائیل کے ہزاروں پروں سے زیادہ عزیز ہے۔۔۔ اور آپ ﷺ کے ایک تار زلف سے قیامت کے دن ہزاروں عاصیان امت کی نجات ہوگی اے پیارے محبوب ﷺ جبرائیل پَر پھیلاتا ہے۔۔۔ تو قاف سے قاف تک ڈھانپے جاتے ہیں۔۔۔ اور جب آپ کے گیسوئے مشکیں اُمت کی نجات کے لیے پھیلیں گے تو قاف سے قاف تک گنہگاروں کو نجات حاصل ہوجائے گی۔۔۔ اور اے محبوب ﷺ اُن سب کو تیرے طفیل بخش دوں گا۔

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
رحمت دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے

سامعین محترم! اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بے پناہ عزت وعظمت سے نوازا ہے۔۔۔ اور اپنے محبوب ﷺ کو

ایک اعلیٰ اونچا درجہ عطا فرمایا اسی لیے سرکار دو عالم ﷺ کی تعظیم وتوقیر کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔۔۔ پرندے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔

ایک دن سرکار دو عالم ﷺ وضو فرمانے لگے تو آپ نے اپنے موزے مبارک پاؤں سے اتار کر زمین پر رکھے تو جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک موزہ پہن لیا اور جب دوسرا موزہ پکڑنے کا ارادہ فرمایا تو ایک پرندہ آیا اور آپ ﷺ کا موزہ اُڑا لے گیا۔۔۔ اور اوپر جا کر موزے کو ہوا میں گرا کر چلا گیا۔۔۔ تو اُس موزے سے سانپ گرا اور اُس دن سے حضور ﷺ نے فرما دیا کہ موزے پہننے سے پہلے جھاڑ لیا کرو۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو بڑی عظمت وشان عطا فرما رکھی ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے نبی ﷺ سے زیادہ سے زیادہ محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

اسلامی مہینوں کے فضائل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

یا محمد (ﷺ) محمد (ﷺ) میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی (ﷺ) بن گئی
جب چھڑا تذکرہ حسنِ سرکار (ﷺ) کا والضحیٰ پڑھ لیا والقمر پڑھ لیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی بن گئی بات بھی بن گئی
زمانے میں صائم میں مجبور تھا کتنا بے کس تھا بے بس تھا مجبور تھا
میری حالت پہ ان کو رحم آ گیا میری عظمت میری بے بسی ہو گئی

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! آج میں آپ حضرات کے سامنے تمام اسلامی مہینے اور اُن کی عبادات کے بارے میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو تمام مہینوں کی جملہ عبادات کرنے کی اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے سارے سال کے تمام دنوں میں اپنی برکتیں، رحمتیں شامل فرما رکھی ہیں۔۔۔ جو بھی اللہ کا بندہ ان تمام دنوں کی برکتیں، رحمتیں حاصل کرنا چاہتا ہو۔۔۔ وہ آج میرے اس بیان کو غور سے سماعت فرمائے۔۔۔ مجھے یقین ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ان تمام اسلامی مہینوں کے بارے میں اور ان کی تمام عبادات کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے۔۔۔ اور یہ معلومات آپ کو صرف ایک ہی خطاب میں نہیں بتائی جا سکتیں۔

بہر حال علیحدہ علیحدہ درسوں میں آپ کو پورے سال کی عبادات اور ان کے فیوض و برکات کے بارے میں بیان کروں گا۔

اسلامی مہینے اور عبادات

اہل اسلام کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ

"بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں۔ اللہ کی کتاب میں جب

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۝
[پ۱۵، توبہ، ع:۳۶]

سے آسمان و زمین اس نے بنائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے۔ تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔"

اسلامی مہینوں کے نام

(۱) محرم الحرام (۲) صفر (۳) ربیع الاول (۴) ربیع الثانی (۵) جمادی الاول (۶) جمادی الاخریٰ (۷) رجب المرجب (۸) شعبان المعظم (۹) رمضان المبارک (۱۰) شوال (۱۱) ذوالقعدہ (۱۲) ذوالحجہ۔

عزّت والے مہینے

اَشْھُرُ الْحُرُمْ یعنی عزت وحرمت والے چار ہیں۔ (۱) ذوالعقدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب مبارک ان کی عزت اور حرمت یہ ہے کہ ان میں عبادت کرنے کا بہت ثواب ملتا ہے۔۔۔ اور اسی طرح ان میں گناہ کا عذاب بھی زیادہ ہوتا ہے۔۔۔ اس لیے ان مہینوں میں کثرت سے عبادت کرنی چاہیے اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنا چاہیے زمانۂ جاہلیت میں بھی لوگ ان مہینوں کی حرمت کے قائل تھے۔

اسلام نے اُس حرمت کو باقی رکھا۔۔۔ اہل عرب ان مہینوں میں تلواریں اپنے نیام میں ڈال دیتے تھے اور لوٹ مار سے رک جاتے تھے۔۔۔ لوگ اپنے دشمنوں سے بے خوف ہو جاتے تھے۔۔۔ یہاں تک کہ آدمی اپنے

باپ یا بھائی کے قاتل سے ملتا تھا تو وہ اس سے کچھ تعرض نہ کرتا تھا۔
[عجائب المخلوقات]

معزز سامعین! اب میں آپ حضرات کے سامنے ان بارہ مہینوں کی فضیلت اور ان کی عبادت کا بیان کروں گا۔

محرم کا بیان

محرم پاک کے واقعات

محرم کو اس لیے محرم کہتے ہیں کہ اس مہینے میں جنگ وقتال کرنا حرام ہے۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔۔۔ اس میں عاشورہ کا دن بہت معظم ہے۔۔۔ دسویں محرم یعنی عاشورہ کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو عاشورہ کے روز پیدا فرمایا۔
(۲) پہاڑوں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔
(۳) سمندروں کو بھی عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔
(۴) قلم کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔
(۵) لوح کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔
(۶) سیدنا ابوالبشر جناب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔
(۷) حضرت آدم علیہ السلام کو عاشورہ کے دن جنت میں داخل فرمایا۔
(۸) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو عاشورہ کے روز پیدا کیا۔

(۹) حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن نارِ نمرودی سے بچایا۔

(۱۰) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ جنت کا دنبہ عاشورہ کے دن دیا۔

(۱۱) فرعون کو عاشورہ کے دن ہی غرق کیا۔

(۱۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا۔

(۱۳) حضرت ادریس علیہ السلام کو عاشورہ کے دن جنت کی طرف بلند کیا۔

(۱۴) حضرت ایوب علیہ السلام کو عاشورہ کے روز بیماری سے شفا عنایت فرمائی۔

(۱۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان کی طرف اُٹھایا۔

(۱۶) حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول کی۔

(۱۷) حضرت سلیمان علیہ السلام کو عاشورہ کے روز سلطنت مرحمت فرمائی۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ نے پہلی بارش عاشورہ کے روز برسائی۔

(۱۹) پہلی رحمت عاشورہ کے دن نازل فرمائی۔

(۲۰) قیامت بھی عاشورہ کے دن آئے گی۔

(۲۱) سانحہ کربلا عاشورہ کے روز رونما ہوا، یعنی امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے عاشورہ کے دن جامِ شہادت نوش فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

عاشورہ کے روز کے کام

عاشورہ کے دن اپنے اہل و عیال کے واسطے کھلا کھانا پکانا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمام سال وسعت فرمائے۔۔۔سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عَیَالِہٖ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ السَّنَۃَ کُلَّھَا [رواہ الطبرانی والبیہقی، فی شعب الایمان]

"جو شخص عاشورہ کے دن اپنے عیال پر (کھانے میں) وسعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ تمام سال اس پر وسعت فرمائے گا۔"

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پچاس برس اس کا تجربہ کیا تو ہم نے وسعت ہی دیکھی۔ [غنیۃ الطالبین]

عاشورہ کے روز یتیم کے ساتھ محبت اور پیار کرنا چاہیے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنا چاہیے۔۔۔حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی رَأْسِ یَتِیْمٍ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ عَلٰی رَاسِہٖ دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ۔ [غنیۃ الطالبین]

"جو شخص عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اللہ تعالیٰ یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ جنت میں اسکے لیے بلند کرے گا۔"

عاشورہ کے دن آنکھوں میں سرمہ ڈالنا آنکھوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔۔۔سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اکْتَحَلَ بِالْاِثْمِدِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ تَرْمُدْ عَیْنُہٗ اَبَدًا۔ [رواہ البیہقی عن ابن عباس]

"جو شخص عاشورہ کے روز اثمد کا سرمہ (آنکھوں میں) ڈالے تو اُس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دکھیں گی۔"

ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اپنی کتاب موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں کہ عاشورہ کے روز آنکھوں میں سرمہ ڈالنا خوشی کے اظہار کے لیے نہیں ہونا چاہیے جیسا کہ خارجیوں کا طریقہ ہے۔۔۔بلکہ حدیث پاک پر عمل کرنے کے لیے آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہیے۔ [الموضوعات الکبیر]

عاشورہ کے دن سیاہ کپڑے پہننا، سینہ کوبی کرنا، کپڑے پھاڑنا، بال نوچنا

Scanned with CamScanner

نوحہ کرنا، پیٹنا، چھری اور چاقو سے بدن زخمی کرنا جیسا کہ رافضیوں کا طریقہ ہے حرام اور گناہ ہے۔۔۔ایسے افعال شنیعہ سے بچنا چاہیے۔ [موضوعات کبیر]

اس دن تو سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین ؓ اور اہل بیت کرام پر کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہیے اور ایصال ثواب کے لیے قرآن مجید پڑھ کر اور فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

عاشورہ کا روزہ

دسویں محرم شریف یعنی عاشورہ کے دن روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔۔۔ حضور اقدس ﷺ نے اس دن خود روزہ رکھا اور غلاموں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔۔۔اس کے متعلق چند احادیث مبارکہ سماعت فرمائیے۔

حدیث نمبر ۱:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ۔ [مسلم]

”حضرت ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم (عاشورہ) کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃ اللیل ہے۔ یعنی رات کی نماز۔“

حدیث نمبر ۲:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

”روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ جستجو

یَتَحَرّٰی صِیَامَ یَوْمٍ فَضْلُهٗ عَلٰی غَیْرِهٖ اِلَّا هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ هٰذَا الشَّهْرَ. یَعْنِیْ شَهْرَ رَمَضَانَ. [رواہ البخاری ومسلم]

فرماتے ہوں کسی دن کے روزے کا کہ بزرگی دیتے ہوں اس کو اس کے غیر پر مگر اس دن کو یعنی عاشورہ کے روزے کو اور اس مہینے کو یعنی رمضان کو۔“

حدیث نمبر ۳:۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاشُوْرَاءَ وَ اَمَرَ بِصِیَامِهٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ. [رواہ مسلم]

”روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہا اس وقت کہ روزہ رکھا رسول خدا ﷺ نے عاشورہ کے دن اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تحقیق یہ دن ہے کہ اس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو البتہ میں نویں کو بھی روزہ رکھوں گا۔“

فائدہ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسلمان محرم الحرام کی نویں تاریخ اور دسویں دونوں دنوں میں روزہ رکھیں۔

حدیث نمبر ۴:۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

”حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Scanned with CamScanner

عَنْهَا قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. [رواہ النسائی]

فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے عاشورہ کا روزہ اور ذوالحجہ کا عشرہ یعنی پہلے نو دن کا روزہ اور ہر مہینہ کے تین دن کا روزہ اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی فجر کی دو سنتیں۔"

۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَ قَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ.

"صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ شریف میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیا دن ہے کہ اس میں تم روزہ رکھتے ہو۔ عرض کی یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار اور زیادہ

[رواہ البخاری ومسلم]

قریب ہیں تو حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی دیا۔"

فائدہ

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے تو اس کی یادگار قائم کرنا درست اور محبوب ہے کہ وہ نعمت خاصہ یاد آئے گی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا۔۔۔ خود قرآن مجید میں ارشاد باری ہے۔۔۔ وَاذْكُرُوْا اَيَّامَ اللّٰهِ خدا کے انعام کے دنوں کو یاد کرو اور ہم لوگ مسلمانوں کے لیے ولادت سید عالم ﷺ سے بہتر کون سا دن ہوگا کہ جس کی یاد قائم کریں کہ تمام نعمتیں انہیں کی طفیل ہیں اور یوم ولادت پاک عید سے بھی بہتر ہے کہ انہیں کے صدقہ پاک میں تو عید عید بنی اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ فِيْهِ وُلِدْتُ یعنی اس دن میری ولادت ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

۶. عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءِ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ. [رواہ مسلم]

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے۔ کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔"

محرم کی پہلی رات کے نفل

جس رات محرم مبارک کا چاند نظر آئے تو دو رکعت نماز پڑھے۔۔۔ کہ

Scanned with CamScanner

ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ گیارہ بار پڑھے۔۔۔ سلام کے بعد پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اس نماز کا بڑا ثواب ہے۔۔۔ ایک اور نماز جو حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے اوراد میں لکھی ہوئی ہے وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔۔۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین ایک ایک مرتبہ پڑھے اور دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔۔۔ ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔۔۔ ہر محل میں ہزار دروازے یاقوت کے ہوں گے اور ہر دروازے پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہوگا۔۔۔ اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس نمازی کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ [راحۃ القلوب، جواہر غیبی]

محرم کے پہلے دن کے نفل

پہلی محرم شریف کے دن دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے سلام کے بعد ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَ مِنَ الْبَلَا وَ الْاٰفَاتِ وَ اَسْئَلُكَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ

وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

جو کوئی اس نماز کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مؤکل کر دے گا تاکہ وہ اس کے کاروبار میں اس کی مدد کریں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں اس شخص سے تمام سال تک ناامید ہوا۔ [راحۃ القلوب، جواہر غیبی]

عاشورہ کی رات کے نفل

عاشورہ کی رات کے متعلق بہت نمازیں آئی ہیں۔

(۱) جو شخص اس رات میں چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچاس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے تو مولا کریم اس کے پچاس سال گزشتہ اور پچاس سال آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے۔۔۔ اور اس کے لیے ملاء الاعلیٰ میں ہزار نوری محل تیار کرتا ہے۔ [غنیۃ الطالبین، ماثبت من السنۃ]

(۲) اسی رات دو رکعت قبر کی روشنی کے واسطے پڑھے جاتے ہیں۔۔۔ جن کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین تین دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔۔۔ جو آدمی اس رات میں یہ نماز پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اُس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ [جواہر غیبی]

عاشورہ کے دن خیرات کرنا

عاشورہ کے دن کھانا پکا کر یا نقدی یا جنس خیرات کرنا بڑا ثواب ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنے خزانہ غیب سے دنیا میں بہت کچھ دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حکایت

ایک آدمی نے عاشورہ کے دن سات درہم خیرات کیے۔۔۔ اور سال بھر اس کے عوض کا انتظار کرتا رہا۔۔۔ جب پھر عاشورہ کا دن آیا تو اس نے ایک عالم دین سے سنا جو کہہ رہا تھا کہ جو شخص عاشورہ کے دن ایک درہم صدقہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عوض ایک ہزار درہم عطا فرمائے گا۔۔۔ تو اس نے کہا کہ میں یہ بات تسلیم نہیں کرتا کیونکہ میں پچھلے عاشورہ کے دن سات درہم خیرات کیے اور پورا سال گزر گیا اس کے بدلے میں مجھے کچھ نہیں ملا۔۔۔ جب رات آئی تو ایک آدمی سات ہزار درہم لے کو اس شخص کے پاس آیا اور کہا اے جھوٹے یہ سات ہزار درہم پکڑ لے۔۔۔ قیامت تک صبر کرتا تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ [نزہۃ المجالس]

حکایت

ایک فقیر عاشورہ کے دن قاضی کے پاس آیا اور کہا کہ اس دن کے حق کی وجہ سے مجھے اللہ تعالیٰ کے نام پر کچھ دو تو قاضی صاحب نے اس سے منہ پھیر لیا اور اسے کچھ نہ دیا۔۔۔ ایک نصرانی یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے اس فقیر کو اتنا دیا کہ وہ خوش ہو گیا۔۔۔ جب رات آئی تو قاضی صاحب نے خواب میں ایک محل بڑا خوبصور سونے کا اور دوسرا یاقوت احمر کا دیکھا۔۔۔ تو دریافت کیا کہ یہ محل دونوں کس کے ہیں تو کسی نے جواب دیا کہ یہ تیرے تھے۔۔۔ اگر تو فقیر سائل کی حاجت پوری کرتا۔۔۔ مگر تو نے اس کی حاجت پوری نہیں کی۔۔۔ اور

ایک نصرانی نے اس کی حاجت پوری کر دی اس لیے اب یہ دو محل اس نصرانی کو مل چکے ہیں۔۔۔ قاضی صاحب اسی پریشانی کے عالم میں بیدار ہوئے اور اس نصرانی کے پاس گئے اور اس کو کہا کہ کل کے جو تو نے فقیر کو خیرات دی ہے اور اس کا ثواب مجھے بخش دو اور ایک لاکھ درہم لے لو۔۔۔ تو نصرانی نے کہا کہ اگر ان محلوں کی ایک چوکھٹ کے لاکھ درہم بھی دے تو میں وہ چوکھٹ کبھی تجھے نہ دوں گا اور یہ کہا اور کلمہ شہادت پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ [نزہۃ المجالس]

حکایت

مصر کے شہر میں ایک غریب شخص رہتا تھا جس کے پاس صرف ایک ہی کرتہ تھا۔۔۔ اس نے عاشورہ کے دن صبح کی نماز جامع مسجد میں پڑھی تو وہاں ایک فقیر عورت نے اس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا تو وہ شخص گھر آیا۔۔۔ اور اپنا کرتہ اتار کر سائلہ کو دے دیا اور خود چادر لپیٹ لی۔۔۔ تو عورت نے اسے یہ دعا دی کہ اللہ تجھے جنت کا جوڑا پہنائے۔۔۔ جب رات پڑی تو سو گیا خواب میں اس نے دیکھا کہ ایک خوبصورت حور ہے۔۔۔ جس کے پاس ایک خوشبودار سیب ہے۔۔۔ جب اس نے اس کو توڑا تو اس میں ایک جوڑا نکلا تو آدمی نے کہا اے عورت تو کون ہے اس نے کہا میں عاشورہ ہوں اور جنت میں تیری بیوی ہوں گی۔۔۔ جب وہ بیدار ہوا تو دیکھا کہ سارا مکان خوشبو سے معطر ہے۔۔۔ اس نے اسی وقت وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی کہ خدایا اگر واقعی یہ عورت میری زوجہ ہوگی تو ابھی میری روح قبض فرما لے اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول

Scanned with CamScanner

فرمائی اور اسی وقت اس کی روح قبض کر لی گئی اور وہ دنیا سے چل بسا۔ [نزہۃ المجالس]

صفر کا بیان

دوسرے مہینے کا نام صفر ہے۔۔۔ یہ صفر بالکسر سے ماخوذ ہے جس کا معنی خالی ہے۔۔۔ کیونکہ یہ مہینہ ماہ محرم کے بعد آتا ہے۔۔۔ رسول خدا ﷺ کی بعثت سے قبل ماہ محرم میں جنگ حرام تھا۔۔۔ مگر جب صفر کا مہینہ آتا تو عرب جنگ کے لیے چلے جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے اس لیے اس کو صفر کہتے ہیں۔

ماہ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں۔۔۔ اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے اور لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔۔۔ خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں۔۔۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔۔۔ ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ کو لوگ بہت مناتے ہیں اور اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں۔۔۔ سیر و تفریح کو جاتے ہیں۔۔۔ پوریاں پکاتے ہیں۔۔۔ نہاتے دھوتے ہیں۔۔۔ خوشیاں مناتے ہیں۔۔۔ اور کہتے یہ ہیں کہ سرور کائنات حضور پُر نور ﷺ نے اس روز صحت کا غسل فرمایا تھا۔۔۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں۔۔۔ بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم ﷺ کا مرض شدت کے ساتھ تھا اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسی روز بلائیں آتی ہیں یہ سب بے ثبوت ہیں بلکہ سرکار مدینہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

لَاعَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَاھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَاتَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ۔ [رواہ البخاری]

"نہیں لگنا بیماری کا اور نہ شگون بد اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسا کہ بھاگتا ہے تو شیر سے۔"

حدیث پاک کی تشریح

لَاعَدْوٰی کا مطلب یہ ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی۔۔۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ جو شخص بیمار کے ساتھ بیٹھتا ہے۔۔۔ یا اس کے ہمراہ کھاتا پیتا ہے۔۔۔ تو اس کی بیماری اس کو بھی لگ جاتی ہے۔۔۔ ایسا ہی اس زمانہ کے حکیم اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بعض متعدی بیماریاں ہیں۔۔۔ مثلاً جذام، خارش، چیچک، آبلہ، گندہ دہنی اور امراض وبائیہ تو حکیموں کے حکیم حضرت حبیب خدا ﷺ نے اس جاہلانہ عقیدہ کو باطل قرار دیا اور واضح فرما دیا کہ بیماری کوئی بھی ہو ایک سے دوسرے کو نہیں لگتی بلکہ قادر مطلق نے جیسے اس کو بیمار کیا۔۔۔ اس طرح اس کو بھی پیدا کیا وَلَا طِیَرَۃَ۔ عرب کی عادت تھی کہ شگون لیتے تھے۔۔۔ بایں طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتے یا کسی جگہ جاتے تو پرندہ یا ہرن کو چھچکارتے اگر یہ دائیں طرف بھاگتا تو اس کو مبارک جانتے اور فال نیک لیتے اور اس کام کے لیے نکلتے اور اگر بائیں طرف بھاگتا تو اسے نجس اور نامبارک جانتے اور کام سے باز رہتے۔

شارع نے فرمایا لَا طِیَرَۃَ یعنی شگون بدلینے کو حصول منفعت اور دفع ضرر میں کوئی تاثیر نہیں اس لیے اس کی نفی کی۔

وَلَا ھَامَۃَ۔ ہامہ کا معنیٰ سر کے ہیں اور یہاں مراد ایک جانور کا نام ہے عرب لوگوں کا زعم تھا کہ یہ جانور میت کے ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے جو اڑتا ہے۔۔۔ ہمراہ یہ بھی کہتے تھے کہ مقتول کے سر سے ایک جانور باہر نکلتا ہے اس کا نام

Scanned with CamScanner

ہامہ ہے اور وہ ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھ کو پانی دو یہاں تک کہ اس کا مارنے والا مارا جاتا ہے۔۔۔ اور بعض کہتے تھے کہ مقتول کی روح جانور ہو جاتی ہے۔۔۔ اور فریاد کرتی ہے تاکہ کینہ اپنے مارنے والے سے اپنے ہاتھ سے لیوے۔۔۔ جب کینہ لے لیتا ہے تو اڑ جاتا ہے۔۔۔ اور بعض نے کہا کہ ہامہ اُلو ہے۔۔۔ جس وقت کہ کسی گھر میں آ بیٹھتا ہے۔۔۔ اور بولتا ہے تو گھر ویران ہو جاتا ہے۔۔۔ یا کوئی مرجاتا ہے۔۔۔ شارع علیہ السلام نے اس کو باطل قرار دیا۔

وَ لَا صَفَرَ۔ صفر نہیں۔۔۔ اس میں بہت اقوال ہیں بعضوں کے نزدیک صفر سے مراد یہی مہینہ ہے۔۔۔ جو محرم شریف کے بعد آتا ہے۔۔۔ عوام اس کو محل نزول بلا اور حوادثات و آفات کا جانتے ہیں یہ اعتقاد بھی باطل اور بے اصل ہے۔۔۔ اور بعضوں کے نزدیک ایک سانپ ہے۔۔۔ جو پیٹ میں ہوتا ہے۔۔۔ اور عرب کا زعم ہے۔۔۔ کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور ایذیت دیتا ہے۔۔۔ اور بھوک کے وقت جو ایذا ہوتی ہے اسی سے ہوتی ہے اور ایک آدمی سے دوسرے میں سرایت کرتا ہے۔

امام نووی نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ صفر وہ کیڑے ہیں جو بھوک کے وقت کاٹتے ہیں کبھی اس سے آدمی کا بدن زرد ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔۔۔ پس شارع علیہ السلام نے حکم کیا کہ یہ سب باطل ہے۔

ماہ صفر کی پہلی رات کے نفل

ماہ صفر کی پہلی رات میں نماز عشاء کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ قُلْ یٰٓاَیُّھَا

الْکٰفِرُوْنَ پندرہ دفعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں پندرہ دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور تیسری رکعت میں پندرہ دفعہ سورۃ فلق پڑھے اور چوتھی رکعت میں پندرہ مرتبہ سورۃ ناس پڑھے۔

سلام کے بعد چند بار اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھے پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا ثواب عطا کرے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ [راحۃ القلوب]

ماہ صفر کی آخری چہار شنبہ کی نماز

صفر کے مہینے کے آخری بدھ کے دن بعد صبح کے غسل کرے اور چاشت کے وقت دو رکعت نفل اس طرح پڑھے۔۔۔ کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد گیارہ دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔۔۔ سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْٓءَ هٰذَا الْیَوْمِ وَاعْصِمْنِیْ مِنْ سُوْٓءِهٖ وَ نَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْهِ مِنْ نُحُوْسَاتِهٖ وَ کُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِکَ یَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَیَا مَالِکَ النُّشُوْرِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔ [روحۃ القلوب، جواہر غیبی]

اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں۔۔۔ جن کی ہر رکعت میں الحمد

Scanned with CamScanner

شریف کے بعد تین تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے سلام کے بعد اَلَمْ نَشْرَح اور والتِّیْنِ اور اِذَا جَآءَ اور سورۃ اخلاص ان سب کو اسّی مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ [جواہر غیبی]

ربیع الاول کا بیان

اسلامی تیسرا مہینہ ربیع الاول ہے۔۔۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا۔۔۔تو اس وقت موسم ربیع کی ابتداء تھی۔۔۔یہ مہینہ خیرات و برکات اور سعادتوں کا منبع ہے۔۔۔کیونکہ اسی مہینہ کی بارہویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرما کر اپنی نعمتوں کی بارش برسائی۔۔۔اسی ماہ کی آٹھویں تاریخ کو سید دو عالم ﷺ نے ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔

[عجائب المخلوقات]

علمائے کرام اور مشائخ عظام فرماتے ہیں۔۔۔کہ حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔۔۔کیونکہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ولادت کے وقت خود رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف لائے۔۔۔نیز اللہ کریم نے لیلۃ القدر میں صرف امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر فضل و کرم فرماتا ہے۔۔۔اور شب ولادت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرماتا ہے۔۔۔اور شب ولادت میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل و کرم فرمایا جیسا کہ ارشاد باری ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ بارہویں ربیع

الاول کو یعنی ولادت پاک کے دن خوشی منانا اور مساکین کو کھانا کھلانا اور میلاد پاک کا جلوس نکالنا اور جلسہ منعقد کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ تمام سال اس کو امان مرحمت فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پورے فرمائے گا۔ [ماثبت بالسنۃ]

اسی ماہ کو باہویں تاریخ کو بروز پیر سید المرسلین ﷺ نے اس دار فانی سے رحلت فرما کر دار جاودانی کو تشریف لے گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ الغرض بارہ ربیع الاول بروز پیر سید دو عالم ﷺ کا یوم ولادت باسعادت بھی ہے اور یوم وصال بھی ہے۔۔۔مگر اس دن بہر حال خوشی اور فرحت و سرور کا اظہار ضروری ہے۔

ربیع الاول شریف کے نوافل

یہ مہینہ چونکہ حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت اور عرس مبارک کا بھی ہے۔۔۔اس لیے پہلی تاریخ سے بیس رکعت نفل پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں اکیس اکیس دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے پھر اس کا ثواب حضور اقدس ﷺ کی روح پر فتوح کو ہدیہ کرے۔۔۔کیونکہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب روح اقدس نبوی ﷺ کو ہدیۃً بھیجا کرتے تھے۔۔۔اگر روزہ مرّہ بارہ دن تک اس نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کم از دوسری تاریخ اور بارہویں کو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکورہ پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ پہنچائے۔

حضور اقدس ﷺ نے خواب میں اس نماز کے پڑھنے والوں کو جنت کی

Scanned with CamScanner

بشارت دی اور حضور ﷺ کا دیکھنا اور بشارت وفات کے بعد زندگی کے مثل ہے۔

[جواہر غیبی]

کثرت درود پاک

ربیع الاول شریف کے مبارک ماہ میں درود پاک کثرت سے پڑھنا چاہیے ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ نماز عشاء کے بعد پڑھے گا تو اس کو خواب میں سید المرسلین ﷺ کی زیارت ہوگی اور دوسرا درود شریف یہ ہے۔اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اگر کوئی یہ درود شریف سوا لاکھ مرتبہ پڑھے اس مہینہ میں تو جمال جہاں آرا سے یعنی حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔۔۔کتاب الاوراد میں لکھا ہے۔۔۔کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آئے تو اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے دو رکعت کی نیت سے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین تین دفعہ پڑھے۔۔۔جب سولہ رکعت پڑھ لے تو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اور بارہ دن تک پڑھتا رہے تو امام الانبیاء حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کی زیارت خواب میں ہوگی۔۔۔مگر عشاء کی نماز کے بعد اس کو پڑھا کرے اور پھر باوضو سویا کرے۔ [فضائل الشہور]

ربیع الثانی کا بیان

اسلامی چوتھا مہینہ ربیع الثانی ہے۔۔۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس مہینہ کے نام رکھنے کے وقت موسم ربیع کا آخر تھا اس لیے اس کا نام ربیع الآخر ہے اور یہی صحیح ہے۔۔۔اگرچہ ربیع الثانی کے نام سے بھی مشہور ہے۔۔۔اس ماہ کے مشہور واقعات یہ ہیں۔۔۔کہ اس مہینہ کی تیسری تاریخ کو حجاج نے کعبہ شریف پر آگ پھینکی تھی۔۔۔جب کہ حضرت ابن زبیر ؓ وہاں محصور تھے۔۔۔جس سے خانہ کعبہ جل گیا تھا۔۔۔اور اس مہینہ کی چودھویں تاریخ میں نماز فرض ہوئی۔ [عجائب المخلوقات]

اور اسی ماہ میں سیدنا و مولینا القطب الفرد الغوث شیخ الاسلام والمسلمین غوث الثقلین الشیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر الحسنی والحسینی الجیلانی الحنبلی المعروف پیران پیر دستگیر ؒ کا وصال مبارک ہوا۔اِنَّ لِلّٰہِ وَ اِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مگر وصال پاک کے دن کے تعین میں اختلاف ہے۔۔۔ایک روایت میں ہے کہ آپ رمضان المبارک میں چند روز بیمار رہے۔۔۔ایک دن جب کہ آپ کے پاس مشائخ عظام میں سے شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ ابوالحسن جوسقی وغیرہ مشائخ موجود تھے تو آپ کے پاس ایک شخص جس پر عزت و وقار کے آثار نمایاں تھے حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ میں رمضان کا مہینہ ہوں اور آپ کو الوداع کہنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔۔۔اور یہ میری آخری حاضری ہے اس نے یہ کہا اور چلا گیا تو دوسرے سال ربیع الآخر کی گیارہویں کی رات کو حضرت غوث الثقلین کا عرس مبارک کرتے ہیں اور

اس کو بڑی گیارہویں بھی کہتے ہیں۔ [سنت بالسنۃ]

ربیع الآخر کے نفل

اس مہینہ کی پہلی اور پندرہویں اور انتیسویں تاریخوں میں جو کوئی چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پانچ پانچ مرتبہ پڑھے تو اس کے لیے ہزار نیکی لکھی جاتی ہے اور ہزار بدیاں معاف کی جاتی ہیں۔۔۔اور اس کے لیے چار حوریں پیدا ہوتی ہیں۔ [جواہر غیبی]

جمادی الاول کا بیان

اسلامی پانچویں مہینہ کا نام جمادی الاول ہے۔۔۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس کے نام رکھنے کے وقت ایسا موسم تھا جس میں پانی جم جاتا تھا۔۔۔اس مہینہ کی آٹھویں تاریخ میں حضرت مولا نا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے۔۔۔اور اسی ماہ کی پندرہویں تاریخ کو واقع جمل پیش آیا۔

[عجائب المخلوقات]

جمادی الاول کے نفل

اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے تو اللہ تعالیٰ نوے ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج کرنے کا حکم دیتا ہے اور نوے ہزار سال کی برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے دور کرتا ہے۔ [بحوالہ جواہر غیبی]

جمادی الاخریٰ کا بیان

چھٹے مہینے کا نام جمادی الاخریٰ ہے۔۔۔کیونکہ جب اس کا نام رکھا گیا تھا اس وقت موسم کا آخر تھا جس میں پانی جمتا ہے۔۔۔اس میں مندرجہ واقعات رونما ہوئے۔۔۔اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو رسول خدا ﷺ پر پہلی دفعہ فرشتہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوا تھا۔۔۔اور اسی ماہ کی چھٹی تاریخ کو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین مقرر ہوئے تھے۔

اور اسی ماہ کی نوریں تاریخ کو حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی ولادت پاک ہوئی اور اسی ماہ کی چودہ تاریخ کو موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور اس کی پندرہویں تاریخ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ کو گرا دیا تھا۔۔۔اس حدیث پاک کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی تھی۔۔۔اور پھر اسے اسی ہیئت پر لوٹا دیا تھا جو حضرت سیدنا خلیل علیہ السلام کے زمانہ پاک میں تھی۔۔۔اور اسی ماہ کی بیسویں تاریخ کو حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت مبارک ہوئی تھی۔ [عجائب المخلوقات]

جمادی الاخریٰ کے نفل

اس مہینہ کی پہلی تاریخ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد تیرہ مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور دوسری نماز حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔۔۔رسالہ فضائل الشہور میں ہے کہ حضرت سیدنا

Scanned with CamScanner

صدیق اکبر ؓ اس مہینہ کی پہلی رات میں بارہ رکعت ادا کرتے تھے۔۔۔ اس نماز کے لیے کوئی سورۃ خاص نہیں ہے۔

رجب المرجب کا بیان

ساتویں مہینے کا نام رجب المرجب ہے۔۔۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ترجیب سے ماخوذ ہے اور ترجیب کے معنی تعظیم ہیں اس لیے اس کو رجب کے نام سے موسوم کیا گیا۔۔۔ رجب کو اصم (بہرہ) بھی کہا جاتا ہے۔۔۔ کیونکہ اس میں کسی فریادی کا آوازہ نہیں سنا جاتا تھا اور نیز اس میں ہتھیاروں کی کھٹکھٹاہٹ نہیں سنی جاتی ہے۔۔۔ اس ماہ کی یکم تاریخ کو نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے اور اس کی چوتھی تاریخ میں جنگ صفین کا واقعہ پیش آیا اور اس کی ستائیسویں کی رات حضور اقدس ﷺ نے معراج پاک کا سفر فرمایا۔۔۔ اور اہل عرب اس ماہ پاک کو اللہ کا مہینہ کہتے تھے۔۔۔ اور اس کی تعظیم کرتے تھے۔

[عجائب المخلوقات]

رجب کی فضیلت

رجب المرجب ان چار مہینوں میں سے ہے جن کو قرآن مجید میں ذکر فرمایا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ یعنی چار معظم مہینوں میں سے ایک معظم مہینہ رجب ہے۔۔۔ اور حدیث پاک میں بھی اس کی بڑی فضیلت وارد ہے چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔۔۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

۱. رَجَبُ شَهْرُ اللّٰهِ وَ شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اُمَّتِیْ.

"رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔"

[رواہ ابو الفتح فی امالیہ و ماثبت بالسنۃ]

۲. اِنَّ رَجَبَ شَهْرٌ عَظِيْمٌ تُضَاعَفُ فِيْهِ الْحَسَنَاتُ مَنْ صَامَ يَوْمًا مِّنْهُ كَانَ كَصِيَامِ سَنَةٍ

"بے شک رجب عظمت والا مہینہ ہے اس میں نیکیوں کا ثواب دگنا ہوتا ہے جو شخص رجب کا ایک دن روزہ رکھے تو اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔"

[رواہ الرافعی و ماثبت بالسنۃ]

۳. فِيْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

"رجب کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔"

[رواہ البیہقی فی شعب الایمان و ماثبت بالسنۃ]

۴. فَضْلُ رَجَبَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰى سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ عِبَادِهٖ. [ماثبت بالسنۃ]

"رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت باقی انبیاء علیہم السلام پر ہے اور رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام بندوں پر ہے۔"

رجب کے روزے

رجب المرجب کے مہینے میں روزہ رکھنا بہت بڑا ثواب ہے۔۔۔ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

رَجَبُ شَهْرٌ عَظِيْمٌ يُضَاعِفُ اللّٰهُ فِيْهِ الْحَسَنَاتُ فَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَجَبَ فَكَاَنَّمَا صَامَ سَنَةً وَ صَامَ فِيْهِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ غُلِقَتْ عَلَيْهِ سَبْعَةُ اَبْوَابُ الْجَهَنَّمِ وَ مَنْ صَامَ مِنْهُ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ. وَ مَنْ صَامَ مِنْهُ عَشْرَةَ اَيَّامٍ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ وَ مَنْ صَامَ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ قَدْ غُفِرَلَكَ حَاهَنٰى فَاسْتَانِفِ الْعَمَلَ وَ مَنْ زَادَ زَادَهٗ. [ماثبت بالسنۃ]

"رجب شریف ایک عظیم الشان مہینہ ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دگنا کرتا ہے جو آدمی رجب کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور جو شخص رجب کے سات دن روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے ساتھ دروازے بند کیے جائیں گے جو اسکے آٹھ دن کے روزے رکھے تو اس کیلئے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائیں گے اور جو آدمی رجب کے دس دن روزے رکھے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا سوال کرے گا وہ اسے دیگا اور جو رجب کے پندرہ دن رکھے تو آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہوگئے پس نئے سرے سے عمل کر اور جو آدمی زیادہ روزے رکھے گا اسے اللہ کریم زیادہ دے گا۔"

حکایت

روایت میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے دنوں میں جب رجب کے مہینے میں کشتی پر سوار ہوئے تو آپ نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنے

ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا تو اسکی برکت سے کشتی چھ ماہ چلتی رہی اور عاشورہ کے دن جودی پہاڑ پر رکی۔۔۔اور اس سے اترے۔۔۔تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے روزہ رکھا۔۔۔اور اللہ کریم کا شکر ادا کیا۔ [ماثبت بالسنۃ]

حکایت

سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ایک دفعہ پہاڑ کے قریب سے گزرے تو دیکھا کہ پہاڑ سے نور کی شعائیں نکل رہی ہیں تو آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی کہ رب العالمین پہاڑ کو اجازت دے وہ میرے ساتھ کلام کرے اتنا کہنا تھا کہ پہاڑ نے عرض کی یا روح اللہ آپ کیا چاہتے ہیں تو آپ نے پوچھا کہ تیری چمک دمک کیسی ہے۔۔۔تو پہاڑ نے عرض کی کہ میرے اندر ایک مردِ خدا ہے جس کی برکت سے یہ ساری چمک دمک ہے۔۔۔تو آپ نے پھر بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا کہ مولا اس مردِ خدا کو میرے سامنے حاضر کر پس پہاڑ پھٹا اور ایک حسین وجمیل بزرگ ظاہر ہوئے۔۔۔اس بزرگ نے کہا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ہوں میں نے خدائے بزرگ سے یہ دعا مانگی تھی کہ میری عمر اتنی لمبی فرما کہ حضرت محمد ﷺ کے زمانہ پاک تک زندہ رہوں تا کہ میں بھی ان کی امت میں داخل ہوں تو اس وقت چھ سو سال سے میں اس پہاڑ میں عبادت میں مشغول ہوں۔۔۔تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مولا! کیا روئے زمین پر تیرے نزدیک اس آدمی سے بھی بڑھ کر کوئی بزرگ ہے۔۔۔تو اللہ کریم نے فرمایا اے عیسیٰ علیہ السلام امت مسلمہ کا جو فرد رجب کے مہینہ میں ایک دن کا بھی روزہ رکھے گا تو میرے نزدیک اس شخص سے بھی زیادہ بزرگ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ [نزہۃ المجالس، حصہ اول]

حکایت

بصرہ میں ایک عورت بڑی عبادت گزار رہتی تھی جب اس کی موت کا وقت قریب ہوا تو اس نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی کہ مجھے ان کپڑوں کا کفن پہنانا جن میں ماہ رجب میں عبادت کرتی تھی۔۔۔ مگر اولاد نے اس کی وصیت پر عمل نہ کیا اور کپڑوں کے علاوہ دوسرے کپڑوں کا کفن دے دیا۔۔۔ جب وہ اس کے کفن سے فارغ ہو کر گھر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جن کپڑوں میں عورت کو کفن دیا تھا تو وہ گھر میں موجود ہیں۔۔۔ اور اس کے اپنے کپڑے گھر سے غائب ہیں۔۔۔ انہیں اس سے بڑا تعجب ہوا۔۔۔ اتنے میں ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تم اپنے کپڑے پکڑ لو۔۔۔ ہم نے خود اس عورت کو ان کپڑوں کا لباس پہنا دیا ہے۔۔۔ جس کی اس نے وصیت کی تھی۔۔۔ کیونکہ اس عورت کو اپنی قبر میں غمزدہ نہیں دیکھنا چاہتے اس لیے کہ وہ ماہ رجب میں روزہ رکھتی تھی۔ [نزہۃ المجالس حصہ اول]

لیلۃ الرغائب کی فضیلت

ماہ رجب کی پہلی جمعرات کو لیلۃ الرغائب کہتے ہیں۔۔۔ اس کی فضیلت میں جو حدیثیں مروی ہیں۔۔۔ اگرچہ محدثین اپنے قاعدے کے مطابق انہیں موضوع بتلاتے ہیں۔۔۔ مگر اجلہ اکابر اولیاء کے نزدیک وہ صحیح ہیں۔۔۔ اس رات میں مغرب کے بعد بارہ رکعت نفل چھ سلاموں سے ادا کی جاتی ہیں۔۔۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد یہ درود شریف ستر مرتبہ پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ پھر سجدے میں جا کر ستر دفعہ یہ پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور سر اٹھا کر ستر بار یہ پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْاَعْظَمُ۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اس میں وہی دعا پڑھے اور پھر سجدے میں دعا مانگے۔۔۔ جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔

[ماثبت بالسنۃ، غنیۃ الطالبین]

رجب المرجب کی ستائیسویں رات

رجب ستائیسویں رات بڑی بابرکت رات ہے۔۔۔ کیونکہ اسی رات حضور اقدس ﷺ معراج شریف پر تشریف لے گئے۔۔۔ اور دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے۔۔۔ ستائیسویں کے دن میں روزہ رکھنا چاہیے۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔۔۔ کہ جو شخص ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے گا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ [غنیۃ الطالبین]

اور ستائیسویں کی رات دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اکیس دفعہ پڑھے۔۔۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاھِدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَ بِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَ تُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مردہ ہو جائیں گے اس کا دل زندہ رکھے گا۔ [نزہۃ المجالس]

Scanned with CamScanner

شعبان المعظم کا بیان

آٹھواں مہینہ شعبان معظم ہے۔۔۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شعبان تشعب یعنی تفرق سے ماخوذ ہے۔۔۔ اس مہینہ میں بھی خیر کثیر متفرق ہوتی ہے۔۔۔ نیز بندوں کے رزق بھی اس مہینہ میں متفرق اور تقسیم ہوتے ہیں۔۔۔ حدیث پاک میں ہے کہ شعبان اس لیے شعبان ہے کہ اس میں روزہ دار کے لیے خیر کثیر تقسیم ہوتی ہے۔۔۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ [ماثبت بالسنۃ]

اس مہینہ میں مندرجہ ذیل مشہور واقعات ہوئے اسی ماہ کی تیسری تاریخ کو سیدنا امام حسین ؓ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اسی چوتھی تاریخ میں حضرت امام حسن ؓ پیدا ہوئے اور پندرھویں تاریخ کو شب برات یعنی لیلۃ مبارکہ ہے جس میں امت مسلمہ کے بہت سے افراد کی مغفرت ہوتی ہے اور اسی مہینہ کی سولھویں کو بیت المقدس سے خانہ کعبہ شریف کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔

[عجائب المخلوقات]

شعبان معظم کی فضیلت

شعبان کا مہینہ ایک معظم مہینہ ہے۔۔۔ جس کی فضیلت میں کتب احادیث لبریز ہیں۔۔۔ چند مبارک احادیث لکھی جاتی ہیں۔ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

۱۔ شَعْبَانُ بَیْنَ رَجَبَ وَ شَهْرِ رَمَضَانَ یَغْفِلُ النَّاسُ عَنْهُ یَرْفَعُ فِیْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ فَاُحِبُّ اَنْ لَّا

"شعبان رجب اور ماہ رمضان کے درمیان ایک مہینہ ہے لوگ اسکی شان سے غافل ہیں اس میں بندوں کے

یَرْفَعُ عَمَلِیْ اِلَّا وَ اَنَا صَائِمٌ۔ [رواہ البیہقی فی شعب الایمان]

اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھیں کہ میں روزہ دار ہوں۔"

۲۔ شُعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ۔ [رواہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ]

"شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔"

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ شَعْبَانَ۔ [نزہۃ المجالس]

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ پیارا مہینہ شعبان تھا۔"

۴۔ فَضْلُ رَجَبَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ الْقُرْاٰنِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ وَ فَضْلُ شَعْبَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ وَ فَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّهُوْرِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ۔ [نزہۃ المجالس، غنیۃ الطالبین]

"ارشاد فرمایا کہ جب رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی قرآن مجید کی فضیلت باقی کلام پر اور باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت باقی انبیاء پر اور رمضان کی فضیلت باقی مہینوں پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کی مخلوقات پر۔"

فائدہ

حضرت سیدی وسندی جناب عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی ؓ فرماتے ہیں کہ شعبان میں پانچ حرف ہیں (۱) شین (۲) عین (۳) باء (۴) الف

Scanned with CamScanner

(۵) نون۔ پس شین عبارت ہے شرف سے اور عین علو سے اور باء بر (بھلائی) سے اور الف الفت (محبت) سے اور نون عبارت نور سے ہے۔۔۔لہٰذا اللہ تعالیٰ ماہ شعبان میں اپنے بندوں کو یہ پانچوں چیزیں عطا فرماتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ اس مہینہ میں حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ مہینہ حضور ﷺ پر درود پڑھنے کا ہے۔۔۔چونکہ یہ مہینہ حضور اقدس ﷺ کا ہے اس لیے اس ماہ کے وسیلہ سے بارگاہ الٰہی کا قرب حاصل کرنا چاہیے۔ [غنیۃ الطالبین]

پہلی شعبان کے نفل اور روزے

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو یکم شعبان کی رات بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بارہ ہزار شہید کا ثواب رحمت فرمائے گا اور بارہ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھے گا اور گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا کہ گویا وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور (۸۰) اسّی دن تک اس کے گناہ نہ لکھے جائیں گے۔

نیز آپ نے فرمایا کہ جو کوئی شعبان کی پہلی جمعرات اور آخری جمعرات کو روزہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ [نزہۃ المجالس]

شب برات کی فضیلت

ماہ شعبان کا تمام مہینہ برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے۔۔۔خصوصاً

اس کی پندرہویں رات جس کو شب برات اور لیلہ مبارکہ کہتے ہیں باقی شعبان کی راتوں بلکہ سال کی اکثر راتوں سے افضل ہے۔۔۔خود باری تعالیٰ اس رات کی تعریف قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے:

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ [پ۲۵، سورۃ دخان، ع۱ تا ۶]

"قسم ہے اس روشن کتاب کی ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ہمارے پاس کے حکم سے بیشک ہم بھیجنے والے ہیں تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہ سنتا ہے جانتا ہے۔"

خلاصہ مطلب یہ ہے لیلہ مبارکہ سے مراد شب برات ہے اور یہی اکثر مفسرین کا مذہب ہے اور اس مبارک رات میں ہر شخص کا رزق لکھ دیا جاتا ہے کہ اس قدر اس کو ملے گا اور اتنا استعمال کرے گا۔۔۔اسی طرح اجل بھی لکھ دی جاتی ہے۔۔۔کہ فلاں شخص اتنی مدت تک زندہ رہے گا اور فلاں وقت مرے گا۔۔۔ اسی طرح جو کام اگلے سال ہونے والا ہوتا ہے۔۔۔سب کچھ لکھ دیا جاتا ہے ۔۔۔غرضیکہ اس رات میں نئی فہرستیں تیار ہوتی ہیں اور بارگاہ الٰہی میں پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات میں خدائے ذوالجلال اس سماء دنیا پر نزول، جلال فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت نازل ہوتی ہے اور کارکنان غیبی اللہ تعالیٰ کے سامنے سال بھر کے اعمال نامے پیش کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

۔۔۔اس کے بعد احکم الحاکمین اپنی شفقت و کرم سے اپنے بندوں کو ان الفاظ سے خطاب فرماتا ہے:

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرُ لَهٗ اَلَا مِنْ مُّسْتَرُوْقٍ فَاَرْزُقُ لَهٗ اَلَا مِنْ مُبْتَلًى فَاُعَافِيْهِ اَلَا كَذَا وَ كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. [رواہ ابن ماجہ والبیہقی]

"خبردار ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ میں اسکے گناہوں کو بخش دوں خبردار ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسکو رزق دوں ۔ خبردار ہے کوئی مصیبت میں گرفتار کہ میں اسکو معافی عطا کروں خبردار ہے کوئی ایسا یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔"

وہ لوگ کتنے سعادت مند ہیں جو اس رات عبادت کرتے ہیں اور توبہ کر کے اپنے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں اور رزق حلال مانگ کر خزانہ غیب سے مالا مال ہو جاتے ہیں بیماریوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگ کر ان سے خلاصی حاصل کرتے ہیں۔۔۔اس رات اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عام معافی کا اعلان ہوتا ہے۔۔۔اور سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔۔۔سوا چند لوگوں کے

۔۔۔حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطْلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ. [رواہ ابن ماجہ]

"بیشک اللہ تعالیٰ پندرہویں رات شعبان میں رحمت کی تجلی فرماتا ہے. پس تمام مخلوق کی سوائے مشرک اور کینہ ور کے بخشش فرماتا ہے۔"

بعض روایات میں آتا ہے کہ مشرک اور جادوگر اور کاہن اور زنا پر

اصرار کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا ان کی بخشش نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے غیر شرعی طور پر کینہ اور عداوت رکھتا ہو اس کی بخشش نہیں ہوتی۔۔۔اس لیے پہلے زمانہ کے مسلمان شب برات سے پہلے ہی ایک دوسرے سے معافی مانگتے اور ان کو راضی کرتے تھے تا کہ اس رات کی رحمت و مغفرت سے بہرہ ور ہو سکیں۔۔۔جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے پاس سے اچانک چلے گئے جب مجھے معلوم ہوا تو میں آپ کی تلاش میں نکلی۔۔۔اچانک میں نے آپ کو بقیع میں موجود پایا۔۔۔اس وقت آپ کا سر مبارک آسمان کی جانب تھا اور جب آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا عائشہ! کیا تجھے یہ خوف ہو گیا تھا کہ خدا اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے گا تو میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ خیال کیا تھا کہ شائد آپ ﷺ اپنی کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔۔۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کو لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس رات میں اتنے لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے کہ ان کی تعداد بنی کلب کے قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ [غنیۃ الطالبین]

شب برات عبادت کی رات

یہ رات صرف عبادت کی رات ہے۔۔۔اس میں ہمہ تن قرآن خوانی اور نوافل میں مشغول رہنا چاہیے۔۔۔جتنی ہمت ہو سکے بڑھ چڑھ کر عبادت کرنی چاہیے۔۔۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم راوی ہیں کہ جناب سید دو عالم ﷺ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

اِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شُعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَ صُوْمُهَا. [الحدیث، مشکوۃ]

"جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو۔ اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔"

شب برات کے نفل

اس رات میں مختلف روایتیں ہیں۔۔۔ ایک روایت میں ہے کہ سو (۱۰۰) رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔۔۔ اس نماز کو صلوٰۃ الخیر کہتے ہیں جو شخص یہ نماز پڑھے گا تو اللہ کریم اس کی طرف ستر دفعہ نگاہ کرم کرے گا اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرے گا ادنیٰ حاجت اس کی بخشش ہے۔ [غنیۃ الطالبین]

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا اُمتی شب برات میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اس کی عمر میں برکت ہوگی۔ [نزہۃ المجالس]

حکایت

روض الافکار میں ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے وہاں ایک سفید رنگ کا پتھر ملاحظہ فرمایا۔۔۔ آپ کو وہ پتھر بڑا پسند لگا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ عیسیٰ علیہ السلام! کیا میں تجھ کو اس سے زیادہ عجیب چیز نہ دکھاؤں آپ نے عرض کیا بیشک۔۔۔ اتنے میں وہ پتھر پھٹ گیا۔۔۔ اور اس

کے اندر ایک بزرگ نظر آئے جس کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کا عصا تھا۔۔۔ اور وہاں ایک انگور کا درخت بھی موجود تھا جس کا میوہ وہ بزرگ کھاتا تھا۔۔۔ آپ نے اس بزرگ سے پوچھا کہ تم کو یہاں عبادت کرتے ہوئے کتنی مدت گزری ہے۔ بزرگ نے کہا کہ میں یہاں چار سو (۴۰۰) سال سے عبادت کر رہا ہوں۔۔۔ تب عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا۔۔۔ اے خدا میرے خیال میں تُو نے اس شخص سے افضل مخلوق پیدا نہیں کی ہے۔۔۔ تو بارگاہ الٰہی سے جواب آیا۔۔۔ اے عیسیٰ علیہ السلام! میرے محبوب محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت کا جو فرد شعبان معظم کی پندرہویں رات کو صرف دو رکعت نفل پڑھے گا اس نماز کا ثواب اس شخص کے چار سو (۴۰۰) سالہ عبادت سے زیادہ ہوگا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد سن کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ کاش میں بھی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت میں ہوتا۔ [نزہۃ المجالس، ج۱]

رمضان مبارک کا بیان

نواں مہینہ رمضان مبارک ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ رمض سے ماخذ ہے۔۔۔ اور رمض کا معنی جلانا ہوتے ہیں چونکہ یہ مہینہ بھی مسلمانوں کے گناہوں کو جلا دیتا ہے۔۔۔ اس لیے اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔۔۔ یا اس لیے یہ نام رکھا گیا ہے۔ کہ یہ رمض سے مشتق ہے جس کا معنی گرم زمین سے پاؤں جلنا۔۔۔ چونکہ ماہ صیام بھی نفس کے جلنے اور تکلیف کا موجب ہوتا ہے۔۔۔ لہٰذا اس کا نام رمضان رکھا گیا ہے۔۔۔ یا رمضان گرم پتھر کو کہتے ہیں جس

Scanned with CamScanner

سے چلنے والوں کے پاؤں جلتے ہیں جب کہ اس مہینہ کا نام رکھا گیا تھا اس وقت بھی موسم سخت گرم تھا۔

حضرت پیرانِ پیر دستگیر روشن ضمیر سیدنا عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں پانچ حروف ہیں (۱) راء عبارت ہے رضوانِ خدا سے (۲) میم عبارت ہے محاباۃ خدا سے (۳) ضاد عبارت ہے ضمان الٰہی سے (۴) الف عبارت ہے الفت خدا سے (۵) نون عبارت ہے نور خدا سے۔۔۔ پس رمضان مبارک مسلمانوں کے لیے رضائے خدا اور محاباۃ خدا اور ضمان خدا اور الفتِ خدا اور نورِ خدا کا موجب ہوتا ہے۔ [غنیۃ الطالبین]

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ رمضان مبارک تمام مہینوں سے افضل ہے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بستان الواعظین میں فرماتے ہیں کہ جس طرح سیدنا یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹوں میں سے سید یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کو زیادہ محبوب تھے۔۔۔ اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں سے رمضان شریف خدائے لایزال کو زیادہ محبوب ہے۔۔۔ اور جس طرح اللہ کریم نے یوسف علیہ السلام کے واسطے سے باقی گیارہ بھائیوں کی مغفرت فرمائی ہے اسی طرح رمضان پاک کی برکت سے گیارہ مہینوں کی خطائیں معاف فرمائے گا۔ [نزہۃ المجالس]

رمضان مبارک کی فضیلت

رمضان پاک کی فضیلت کا کیا پوچھنا یہ شاندار مبارک وہ مہینہ ہے جس کی آمد پر جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو

جاتے ہیں۔۔۔ شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

رمضان پاک کے روزے فرض ہیں

رمضان شریف کے روزے ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں مسلمان روزے رکھنے سے ایک تو اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہے دوسرے بڑے ثواب کا مستحق بنتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

۱. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. [رواہ البخاری ومسلم]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایمان سے اور ثواب سمجھ کر رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔"

۲. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ (کہ اس کا ثواب بیشمار ہے) بیشک وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا روزہ دار اپنی خواہش اور طعام میرے لیے چھوڑتا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں

Scanned with CamScanner

وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ. [الحدیث، رواہ البخاری و مسلم]

ہیں ایک خوشی چھوڑتے وقت اور ایک خوشی دیدار خدا کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اور روزے ڈھال ہیں۔"

روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے

ارکان اسلام کا ایک رکن روزہ ہے۔۔۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔۔۔سب سے اول توحید اور رسالت کا اقرار۔ اس کے بعد اسلام کے چار رکن ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ حج، کتنے مسلمان ہیں جو مردم شماری میں مسلمان شمار ہوتے ہیں۔۔۔لیکن ان چاروں رکنوں میں سے ایک بھی کرنے والے نہیں۔۔۔البتہ وہ سرکاری کاغذات میں تو وہ مسلمان لکھے جاتے ہیں۔۔۔مگر اللہ تعالیٰ کے دفتر میں وہ کامل مسلمان شمار نہیں ہوسکتے۔۔۔اس لیے روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے۔۔۔یہ اس وقت ہے جب کہ وہ تارک روزہ کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہو۔۔۔جو ان کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

سحری کے کھانے میں برکت ہے

مسلمانوں کو چاہیے کہ رمضان المبارک میں سحری کے وقت اٹھیں اور کھانا کھائیں اگرچہ ایک دو لقمے ہی ہوں یا کھجور کے چند دانے کیونکہ سحری کھانا

باعث برکت ہے حضور پرنور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ السُّحُوْرَ بَرَكَةٌ. [رواہ البخاری و مسلم]

"سحری کیا کرو کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے۔"

نیز سحری کے وقت اٹھنا اور کھانا کھانا اسلام کا شعار ہے اہل کتاب اس سعادت سے محروم ہیں سید دو عالم ﷺ نے فرمایا:

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحَرِ. [بخاری و مسلم]

"ہم اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔"

خود سید عالم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ؓ سحری کے وقت جاگا کرتے تھے اور کھانا تناول فرماتے تھے۔۔۔لہٰذا سحری کا کھانا کھانا سنت ہے۔۔۔روزہ بند کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ وَ بِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

افطاری

جب پوری طرح سورج غروب ہوجائے تو حلال اور طیب چیز سے روزہ افطار کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ افطاری میں جلدی کرنی چاہیے اتنی تاخیر نہ ہو کہ ستارے نکل آئیں۔۔۔کیونکہ ایسا کرنا کراہت سے خالی نہیں حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَلَمْ يَنْتَظِرُوْا بِفِطْرِهِمُ النُّجُوْمَ. [کشف الغمہ ج ۱]

"ہمیشہ لوگ یعنی امت مسلمہ خیریت پر رہیں گی جب تک کہ روزہ جلدی افطار کریں اور افطار میں تاروں کا انتظار نہ کریں۔"

Scanned with CamScanner

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ ؓ راوی ہیں کہ مالک دوسرا سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا:

لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ۔ [رواہ ابوداؤد، ابن ماجہ]

"دین سلام ہمیشہ غالب رہے گا حتیٰ کہ لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہودی اور نصرانی افطاری میں دیر کرتے ہیں۔"

مگر اس جلدی کا یہ مطلب نہیں کہ ابھی سورج اندر باہر ہو اور پوری طرح غروب نہ ہوا ہو تو روزہ چھوڑ دیا جائے۔۔۔ ایسا کرنے سے سارے دن کی محنت اکارت جائے گی اور کوئی ثواب نہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مزید ہوگی۔

ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنے صحیحین میں یہ روایت کی ہے کہ سرکار مدینہ سرور سینہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس حاضر ہوئے اور میرے دونوں بازو پکڑ کر ایک بلند پہاڑ کی طرف لے گئے اور مجھے کہا کہ اس پہاڑ پر چڑھیئے میں نے کہا میں اس پر نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا ہم اس کو آپ کے لیے آسان کر دیتے ہیں۔۔۔ پس میں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا جب پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو مجھے کچھ سخت آوازیں سنائی دیں۔۔۔ میں نے دریافت کیا یہ آوازیں کیسی ہیں۔۔۔ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔۔۔ پھر وہ مجھے آگے لے گئے وہاں میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ گردن کے بل لٹکے ہوئے تھے اور ان کی باچھیں چیری جا رہی تھیں۔۔۔ جن سے خون جاری ہو رہا تھا۔۔۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ

وہ لوگ ہیں کہ وقت سے پہلے روزہ چھوڑتے تھے۔ [زواجر، جلد اول]

روزہ کس سے افطار کرنا چاہیے

روزہ کھولنا تو ہر حلال چیز سے جائز ہے۔۔۔ مگر طاق کھجوروں سے روزہ کھولنا بہت ثواب ہے۔۔۔ اگر کھجوریں وقت پر نہ ہوں تو پانی سے کھولنا چاہیے۔۔۔ سردار دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اسی طرح حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی تَمْرٍ فَاِنَّہٗ بَرَکَۃٌ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُفْطِرْ عَلٰی مَآءٍ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ [رواہ احمد، والترمذی، وابوداؤد وابن ماجہ]

"جب کوئی تمہارا روزہ افطار کرائے تو چاہیے کہ کھجوروں سے افطار کرائے کیونکہ اس میں برکت ہے۔ اگر کھجوریں نہ پائے تو پانی سے افطار کرائے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔"

نماز تراویح

رمضان پاک کے مہینہ میں نماز عشاء کے بعد بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح پڑھنی صحیح مذہب میں سنت مؤکدہ ہے اور تمام ائمہ دین اس کے سنت ہونے پر متفق ہیں رافضیوں کے علاوہ کوئی جماعت تراویح کی منکر نہیں۔

محقق علی الاطلاق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ میں بعض کتب فقہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ تراویح پڑھنا چھوڑ دیں تو وقت کے امام کے لیے ضروری ہے کہ ان لوگوں

Scanned with CamScanner

سے جنگ کرے۔

مسلمان مرد کے لیے مسجد میں جماعت سے نماز تراویح پڑھنی افضل ہے اور مسلمان عورت کو اپنے گھر میں تراویح پڑھنی چاہیے۔۔۔ بہتر ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے۔۔۔ اکیلا پڑھ رہا ہو تو پہلی رکعت میں سورۃ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ پڑھے اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور تیسری میں لایلف پڑھے اور چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اسی طرح اگلی سورتوں کو بمعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا جائے جب پندرہویں اور سولہویں رکعت پڑھے تو دونوں رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔۔۔ اور سترھویں میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اٹھارویں میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے یا پہلی دس رکعتوں میں الم ترکیف سے لے کر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک پڑھے اور پھر دوسری دس میں دوبارہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ سے شروع کرے۔

تراویح پڑھتے وقت ہر چار رکعت کے بعد آدمی کو اختیار ہے کہ تسبیح پڑھے یا قرآن پڑھے یا نفلیں خواہ خاموش رہے اگر تسبیح پڑھے تو یہ پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ وَلَايَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ. درود بر سید عالم الصلوٰۃ بر محمد۔

رمضان شریف میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے

جس مسجد میں اذان اور جماعت ہوتی ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔۔۔ اعتکاف تین قسم کا ہے۔ (۱) واجب کہ منت مانی کہ میرا مرض اچھا ہو گیا یا فلاں کام ہو گیا تو اتنے دن اعتکاف بیٹھوں گا۔۔۔ جب کام بن جائے تو اتنے دن اعتکاف بیٹھنا واجب ہے۔ (۲) سنت مؤکدہ کہ رمضان مبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں موجود ہو اور عیدالفطر کے چاند دیکھنے پر اعتکاف ختم کردے۔ (۳) نفل ہے اس کے لیے نہ روزہ شرط ہے اور نہ کوئی خاص وقت بلکہ جب مسجد میں داخل ہو اور اعتکاف کی نیت کر لے جب تک مسجد میں رہے تو نماز اور تلاوت اور ذکر و فکر میں مشغول رہے گا۔۔۔ اعتکاف کا مفت ثواب ملتا رہے گا۔۔۔ جب مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف خود بخود ختم ہو جائے گا۔

مسئلہ:

اعتکاف جو آخری عشرہ میں سنت مؤکدہ ہے یہ سنت علی کفایہ ہے۔۔۔ اگر شہر یا گاؤں میں ایک شخص بھی معتکف ہو گیا تو سب بری الذمہ ہوں گے اگر کوئی ایک بھی اعتکاف نہ بیٹھا تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ (درمختار)

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ شہر یا گاؤں میں کم از کم ایک شخص اعتکاف ضرور بیٹھے ورنہ سب پر وبال ہوگا۔۔۔ مرد کو چاہیے کہ وہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے

Scanned with CamScanner

جس میں جماعت اذان ہو اور عورت اپنے گھر میں ایک مخصوص جگہ پر اعتکاف بیٹھے۔۔۔عورت کا مسجد میں اعتکاف بیٹھنا جائز نہیں۔

اعتکاف کی فضیلت

معتکف اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ اس نے حالت حیات ہی میں اپنا بال بچہ اور گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا ہے۔۔۔اور مولا! تیرے گھر میں آ گیا ہوں۔۔۔اور قاعدہ ہے کہ اگر والا کریم اور عزت والا ہو تو وہ ضرور ہر اس شخص کی عزت و اکرام کرتا ہے جو اس کے گھر میں آئے خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ بھلا الرحیم الرحمٰن جو سب داتوں کا داتا ہے اس کے گھر میں جو مسلمان پناہ لیتا ہے وہ کریم ذات اس کا کس قدر اکرام فرمائے گا۔۔۔اس سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی بہت بڑی فضیلت ہے کیونکہ رب کریم اس کی عزت افزائی فرماتا ہے۔۔۔ حبیب خدا ﷺ نے معتکف کے متعلق ارشاد فرمایا:

هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَ يَجْرِىْ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. [ابن ماجہ، مشکوۃ]

"وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں۔"

اس حدیث پاک میں اعتکاف کے دو بڑے فائدے ارشاد فرمائے گئے ہیں۔۔۔ایک یہ کہ انسان اعتکاف کی برکت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔۔۔یہ فائدہ تمام فائدوں کا سردار ہے۔۔۔دوسرا یہ کہ بہت سے نیک اعمال مثلاً نماز جنازہ۔۔۔عیادت مریض۔۔۔اعانت مظلوم وغیرہ جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کرسکتا مگر معتکف کو ان سب اعمال صالحہ کا ثواب مسجد میں بیٹھے

ہوئے ملتا رہتا ہے۔۔۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

شب قدر کی فضیلت

شب قدر کو باقی راتوں پر چند وجوہ سے بزرگی حاصل ہے۔۔۔اول یہ کہ اس رات میں شام سے صبح تک تجلی الٰہی بندگان خدا کی طرف متوجہ ہوتی رہتی ہے۔۔۔دوسرے یہ کہ اس رات میں ملائکہ اور ارواح آسمان سے عبادت کرنے والوں کی ملاقات کے لیے زمین پر اترتے ہیں۔۔۔اور ان کے آنے اور حاضر ہونے کی وجہ سے عبادت میں لذت اور کیفیت پیدا ہوتی ہے۔۔۔جو دوسری راتوں کی عبادت میں پیدا نہیں ہوتی۔۔۔تیسرے یہ کہ قرآن مجید اسی رات نازل ہوا ہے اور یہ ایسی شرافت ہے کہ جس کی نہایت نہیں۔۔۔چوتھے یہ کہ فرشتوں کی پیدائش اسی رات میں ہوئی۔۔۔پانچویں یہ کہ اسی رات میں بہشت کے اندر باغات لگائے گئے۔۔۔چھٹے یہ کہ اسی رات میں آدم علیہ السلام کا مادہ جمع کیا گیا ہے۔ [تفسیر عزیزی]

شب قدر کون سی رات ہے

شب قدر کے متعلق بڑا اختلاف ہے کہ وہ کون سی رات ہے۔۔۔مگر مشہور ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں کی رات ہے۔۔۔امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے شب قدر کی کچھ علامتیں بیان فرمائیں کہ یہ رات چمکدار اور صاف شفاف ہوگی نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی معتدل ہوگی اس رات میں بادل بارش نہ ہوگی اور نہ ہی ستارے ٹوٹیں گے جو شیطانوں کو مارے جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

اوراس رات کی صبح آفتاب وسورج بغیر شعاع کے نکلے گا۔۔۔اوراس رات میں کتے نہیں بھونکتے۔ [کشف الغمہ ج ا، غنیۃ الطالبین]

بعض نے کہا کہ شب قدر میں سمندروں اور دریاؤں کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔۔۔اور انسانوں اور جنوں کے سوا تمام چیزیں سجدہ میں گر جاتی ہیں۔۔۔مگر ان باتوں کا علم صاحب کشف کو ہوتا ہے۔۔۔ہر ایک کو پتہ نہیں چلتا۔۔۔اوراس رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے ۔۔۔لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ شب قدر میں ایسی جامع دعا مانگے جو دونوں جہانوں میں فائدہ بخش ہو مثلاً اپنے گناہوں کی بخشش اور رضائے الٰہی کے حصول کی دعا مانگی جائے۔

حدیث پاک میں ہے کہ اس رات میں یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ [ترمذی، ابن ماجہ شریف]

شب قدر کی عبادت اور نوافل

شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام بمعہ دیگر فرشتوں کے زمین پر اترتے ہیں ۔۔۔اور وہ چار جھنڈے گاڑتے ہیں۔۔۔ایک روضۂ اطہر پر ایک کعبہ معظمہ کی چھت پر اور ایک بیت المقدس پر اور ایک آسمان و زمین کے درمیان پھر وہ فرشتے تمام طرفوں میں پھیل جاتے ہیں۔۔۔کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہتا جہاں وہ داخل نہ ہوں۔۔۔جو شخص عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔۔۔فرشتے اس کو سلام دیتے ہیں اور یہ نقشہ طلوع فجر تک رہتا ہے۔۔۔اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔۔۔اللہ کریم کا ارشاد ہے: لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ

شَھْرٍ۔ اس میں نفل پڑھنا، تلاوت قرآن مجید کرنا یا تسبیح و تہلیل اور استغفار پڑھنا چاہیے۔۔۔شب قدر میں جتنے نفل پڑھے جائیں بڑی سعادت ہے۔۔۔مگر جو کتابوں میں لکھے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱) چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ تکاثر یعنی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک دفعہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین دفعہ پڑھے تو موت کی سختیوں سے آسانی ہو اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ [نزہۃ المجالس، جلد اول]

(۲) یا دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سات بار پڑھے۔۔۔سلام کے بعد سات دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ پڑھے تو اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے گا کہ اس پر اور اس کے والدین پر رحمت خدا برسنی شروع ہو جائے گی۔ [تفسیر یعقوب چرخی]

(۳) یا چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ستائیس مرتبہ پڑھے۔۔۔تو یہ شخص گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور اس کو اللہ کریم جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا۔

(۴) یا دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا کرے گا اور اس کے روزے قبول فرمائے گا۔۔۔اور اس کو حضرت ادریس اور حضرت شعیب اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہم السلام کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔۔۔اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

Scanned with CamScanner

(۵) یا چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ تین مرتبہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پچاس مرتبہ پڑھے۔۔۔ پھر اس کے بعد سجدہ میں جا کر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔۔۔ پھر اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی اور اسے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔ [فضائل الشہور]

شوال مکرم کا بیان

دسواں مہینہ ماہ شوال کا ہے۔۔۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ شول بالفتح سے مشتق ہے جس کا معنی اونٹنی کا دم اٹھانا ہے اس مہینہ میں بھی عرب لوگ سیر و سیاحت اور شکار کھیلنے کے لیے اپنے گھروں سے باہر چلے جاتے تھے۔۔۔ اس لیے اس کا نام شوال رکھا گیا۔۔۔ اس مہینہ کی پہلی تاریخ میں عید الفطر ہوتی ہے۔۔۔ جس کو یوم الرحمۃ کہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحمت فرماتا ہے۔۔۔ اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو شہد بنانے کا الہام کیا تھا۔۔۔ اور اسی دن اللہ کریم نے جنت پیدا فرمائی اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے درخت طوبیٰ پیدا کیا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو وحی کے لیے منتخب فرمایا۔ [غنیۃ الطالبین]

اور اسی ماہ کی چوتھی تاریخ کو سید عالم ﷺ نجران کے نصرانیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے نکلے تھے۔۔۔ اور اسی ماہ کی سترھویں تاریخ کو احد کی لڑائی ہوئی تھی جس میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور اسی مہینہ کی پچیس تاریخ سے آخر ماہ تک جتنے دن ہیں وہ قوم عاد کے لیے منحوس دن ہیں۔۔۔ جن میں اللہ

تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک فرمایا تھا۔ [عجائب المخلوقات]

شوال کی فضیلت

یہ مبارک مہینہ وہ ہے جو حج کے مہینوں کا پہلا مہینہ ہے۔۔۔ اسے شہر الفطر بھی کہتے ہیں۔۔۔ عید کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے حدیث پاک میں ہے:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْعِیْدِ بَاھَی اللّٰہُ تَعَالٰی بِعِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ مَلَائِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلَائِکَتِیْ مَاجَزَآءُ اَجِیْرٍ اَدّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ یَا مَلٰئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَ اَمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ کَرَمِیْ وَ عُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَا جِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ

"جب عید کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے اپنے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے پس فرماتا ہے اور اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا تو فرشتے عرض کرتے اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے کہ اسے اس کا پورا اجر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور باندیوں نے میرے اس فریضہ کو جوان کے ذمے لازم تھا اور کر دیا ہے پھر وہ (عیدگاہ کی طرف) دعا کیلئے پکارتے ہوئے نکلے ہیں اور مجھے اپنی عزت اور جلال اکرام اور بلندی اور بلند مرتبہ کی قسم ہے کہ میں انکی دعا قبول

غَفَرْتُ لَكُمْ وَ بَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرً الَهُمْ.

کروں گا پس فرماتا ہے اے بندو! لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ اس حال میں واپس لوٹتے ہیں کہ انکی بخشش ہو چکی ہوتی ہے۔"

[رواہ البیہقی فی شعب الایمان]

عید کے روز سنت ہے کہ غسل کرے اچھے کپڑے پہنے اگر خوشبو میسر ہو سکے تو لگائے اور طاق عدد کھجوریں کھائے اور پھر عید پڑھنے کے لیے عیدگاہ کی طرف جائے اور واپسی کے وقت راستہ بدل دے اور آتے وقت جاتے وقت دل میں تکبیر پڑھتا رہے اور عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے۔ [ماثبت بالسنۃ]

شوال کے چھ روزے

شوال کے چھ روزے رکھنا بڑا ثواب ہے۔۔۔ جس نے رمضان اور چھ دن شوال کے روزے رکھے اس نے گویا سارے سال کے روزے رکھے یعنی پورے سال کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔۔۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

"جس آدمی نے رمضان شریف کے روزے رکھے اور پھر ان کے ساتھ چھ روزے شوال کے ملائے تو اسنے گویا تمام عمر روزے رکھے۔"

[رواہ مسلم]

یہ اس وقت ہے جب کہ وہ تمام عمر یہ روزے رکھے۔۔۔ اگر اس نے

صرف ایک سال ہی یہ روزے رکھے تو سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔۔۔ پھر یہ چھ روزے اکٹھے رکھے یا الگ الگ ہر طرح جائز ہیں۔۔۔ مگر بہتر ہے کہ ان کو متفرق طور پر رکھا جائے۔۔۔ یہی حنفی مذہب ہے۔

شوال کے نفل

حدیث پاک میں ہے کہ جو آدمی شوال کی پہلی رات یا دن میں نماز عید کے بعد چار رکعت نفل اپنے گھر میں پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اکیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بند کر دے گا۔۔۔ اور اتنے تک نہ مرے گا کہ جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔۔۔ دوسری روایت میں ہے کہ ماہ شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچیس دفعہ پڑھے پھر سلام پھیر کر ستر دفعہ سبحان اللہ اور ستر دفعہ یہ درود پاک پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے رحمت اور حکمت کے دروازے کھول دے گا۔۔۔ اور مولا کریم اس کے لیے جنت میں ایک بڑا مکان بنائے گا کہ اس سے بڑا مکان کسی اور کا نہ ہو گا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں پوری فرمائے گا۔ [رسالہ فضائل الشہور]

Scanned with CamScanner

ذوالقعدہ کا بیان

سال کا گیارہواں مہینہ ذوالقعدہ ہے۔۔۔یہ پہلا مہینہ ہے جس میں جنگ وقتال حرام ہے۔۔۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قعود سے ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔۔۔اور اس مہینہ میں بھی عرب لوگ جنگ وقتال سے بیٹھ جاتے تھے۔۔۔یعنی جنگ سے باز رہتے تھے اس لیے اس کا نام ذوالقعدہ رکھا گیا۔۔۔

اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دینے کے لیے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا تھا۔

اور اس کی پانچویں تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد رکھی تھی۔۔۔اور اس کی ساتویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا پھاڑا تھا۔۔۔اور اس کی چودھویں تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تھا۔۔۔اور اس کی سترھویں تاریخ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام پر کدو کا درخت جمایا تھا اور اسی تاریخ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام سید عالم ﷺ پر وحی لے کر اترے تھے۔ [عجائب المخلوقات]

ذوالقعدہ کے روزے

حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص ذی قعدہ کے مہینہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے۔۔۔تو اللہ کریم اس کے واسطے ہر ساعت میں ایک حج مقبول اور ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھنے کا حکم دیتا ہے۔۔۔ایک حدیث پاک میں ہے کہ

ذی قعدہ کے مہینہ کو بزرگ جانو کیونکہ مہینوں حرام کا اول مہینہ ہے۔۔۔اور ایک حدیث پاک میں وارد ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت ہزار برس کی عبادت سے بہتر ہے اور فرمایا کہ اس مہینہ میں پیر کے دن روزہ رکھنا ہزار برس کی عبادت سے افضل ہے۔ [رسالہ فضائل الشہور]

ذوالقعدہ کے نفل

حدیث پاک میں وارد ہے کہ جو کوئی ذی قعدہ کی پہلی رات میں چار رکعت نماز نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ۳۳ بار سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ہزار مکان یاقوت سرخ کے بنا دے گا اور ہر مکان میں جواہر کے تخت ہوں گے اور ہر تخت کے اوپر ایک حور بیٹھی ہوگی کہ اس کی پیشانی سورج سے زیادہ روشن ہوگی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی آدمی اس مہینہ کی ہر رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا ہر رات میں ایک شہید اور ایک حج کا ثواب اور جو کوئی اس مہینہ کے ہر جمعہ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۲۱ بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے حج اور عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔

اور فرمایا کہ جو کوئی پنج شنبہ (جمعرات) کے دن اس مہینہ میں سو (۱۰۰) رکعت پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد دس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے تو اس نے بے انتہا ثواب پایا۔ [رسالہ فضائل الشہور]

Scanned with CamScanner

ذوالحجہ کا بیان

سال کا بارھواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔۔۔اس کی وجہ تسمیہ یہ کہ اس میں لوگ حج کرتے ہیں۔ اس کا پہلا عشرہ کا نام قرآن پاک میں الایام المعلومات رکھا ہے۔۔۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں۔۔۔ اس کی پہلی تاریخ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح خاتون جنت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تھا۔

اس کی آٹھویں تاریخ کو یوم ترویحہ کہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ حجاج اس دن اپنے اونٹوں کو پانی سے خوب سیراب کرتے تھے تاکہ عرفہ کے روزہ تک ان کو پیاس نہ لگے۔۔۔ یا اس لیے اس کو یوم ترویحہ کہتے ہیں کہ سیدا ابراہیم علیہ السلام نے آٹھویں ذوالحجہ کی رات کو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر تو آپ نے صبح کے وقت سوچا اور غور کیا کہ آیا یہ اللہ کریم کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے اس لیے اس کو یوم ترویحہ کہتے ہیں۔

اور اس کی نویں تاریخ کو عرفہ کہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب نویں کی رات کو دوبارہ وہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔۔۔ اسی دن حج کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔۔۔ دس تاریخ کو یوم نحر ہوتا ہے جس میں مسلمان قربانیاں ادا کرتے ہیں۔۔۔ اور اسی روز اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ کا فدیہ دنبہ دیا گیا تھا۔۔۔ اس کے بعد کے دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں اور اس کی بارہویں تاریخ میں حضور اقدس ﷺ

نے حضرت علی ؓ سے بھائی چارہ قائم کیا تھا اور اس کی چودھویں کو حضرت علی ؓ نے نماز میں اپنی انگوٹھی صدقہ کی تھی۔۔۔ اور اس کی ۲۶ کو حضرت داؤد علیہ السلام پر استغفار نازل ہوئی تھی اور اس کی ستائیسویں کو حادثہ حرہ رونما ہوا تھا کہ یزیدیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور اٹھائیسویں تاریخ کو حضرت علی ؓ خلیفہ بنے تھے۔ [عجائب المخلوقات]

ماہ ذوالحجہ کی فضیلت

ماہ ذوالحجہ ان چار برکت اور حرمت والے چار مہینوں میں ایک ہے، اس مبارک مہینہ میں کثرت نوافل، روزے، تلاوت قرآن، تسبیح وتہلیل۔۔۔ تکبیر و تقدیس، صدقات وخیرات وغیرہ اعمال کا بہت ثواب ہے۔۔۔ اور خصوصاً اس کے پہلے دس دنوں کی اتنی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عشرہ کی دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ [فجر]

"قسم ہے مجھے فجر کی یعنی عید قربانی کی اور دس راتوں کی جو ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں اور قسم ہے جفت اور طاق کی جو رمضان کی آخری راتیں ہیں اور قسم ہے اپنے حبیب کی معراج کی رات کی۔"

اس قسم سے پتہ چلتا ہے۔۔۔ کہ عشرہ ذوالحجہ کی بڑی فضیلت ہے۔۔۔ اسی طرح ان کی فضیلت سے کتب احادیث لبریز ہیں۔۔۔ چند مبارک حدیثیں سنیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ "رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن

Scanned with CamScanner

وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ لَاالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ وَ لَاالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذَالِکَ بِشَیْءٍ۔ [رواہ البخاری]

ایسے نہیں جن میں نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جہاد فی سبیل بھی آپ نے فرمایا نہ جہاد فی سبیل اللہ مگر وہ شخص جو اپنے مال و جان سے نکلا ہو۔ ان میں سے کسی چیز کے ساتھ واپس نہ لوٹے۔ (سب کچھ قربان کردے)''

پہلے نو دن کے روزے

ذوالحجہ کے پہلے نو دن میں روزہ رکھنا بڑا ثواب ہے۔۔۔بعض ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے۔

اَنَّہٗ یَصُوْمُ تِسْعَۃَ فِیْ اَیَّامِ ذِی الْحَجَّۃِ وَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ. [رواہ ابوداؤد و نسائی]

''بیشک حضور پرنور ﷺ ہمیشہ نو دن پہلے ذی الحجہ کے اور دسویں محرم کو اور ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔''

حکایت

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں عشرہ ذی الحجہ کی راتوں میں ایک رات بصرہ کے قبرستان میں تھا۔۔۔تو میں نے ایک قبر سے نور نکلتے دیکھا۔۔۔اس کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔اتنے میں آواز آیا کہ اے سفیان

ثوری تو نو دن ذی الحجہ کے روزے رکھ تیری قبر سے بھی اسی طرح نور نکلے گا۔

[نزہۃ المجالس]

حدیث پاک میں عرفہ یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کو روزہ رکھنے کے متعلق وارد ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال سے پہلے اور سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے مگر یہ غیر محرم کے حق میں ہے۔۔۔اور محرم عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے۔

قربانی کے دن کی فضیلت

یوں تو ذوالحجہ کا سارا عشرہ نور علیٰ نور ہے۔۔۔اور ہر نیک عمل کا ثواب بہت ملتا ہے۔۔۔مگر دسویں تاریخ ذی الحجہ کی بڑی متبرک ہے۔۔۔خدائے برتر نے اس دن کی فجر کی قسم کھائی ہے۔۔۔کہ والفجر۔۔۔یعنی مجھے عید قربانی کی فجر کی قسم ہے۔۔۔اس دن میں ہر نیک عمل بڑی فضیلت رکھتا ہے۔۔۔مگر اس روزہ سب سے زیادہ محبوب عمل قربانی کرنا ہے۔۔۔محبوب خدا ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

ا۔ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَ اِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِ ھَا وَ اَظْلَافِھَا وَ اِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا۔

''آدم کا بیٹا قربانی کے روز عمل نہیں کرتا جو اللہ تعالیٰ کو خون گرانے سے زیادہ پیارا ہو بیشک قربانی کا جانور قیامت کے دن سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت آئے گا یعنی ان سب چیزوں کا وزن کیا جائے گا اور بیشک جانور کا خون کے حضور زمین پر گرنے سے پہلے

Scanned with CamScanner

[رواہ الترمذی] مقبول ہو جاتا ہے۔ پس خوشی سے قربانی کرو۔"

۲. قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَالَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ.

۲۔ "صحابہ پاک نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیسی ہیں فرمایا تمہارے باپ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت پاک ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں اس میں کیا ثواب ملے گا فرمایا ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صوف میں کیا ثواب ہے فرمایا صوف کے بھی ہر بال میں ایک نیکی ملے گی۔" [رواہ احمد]

اس سے معلوم ہوا۔۔۔قربانی کے دن قربانی کرنا بڑی فضیلت ہے ۔۔۔ہر مسلمان اور عورت صاحب استطاعت پر واجب ہے کہ وہ قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کے دربار میں بہت بڑا ثواب حاصل کرے۔

ماہ ذوالحجہ کے نفل

حدیث پاک میں ہے کہ جو کوئی اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بے شمار ثواب لکھتا ہے۔۔۔اور رسول خدا صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دسویں ذی الحجہ تک ہر رات میں وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ کوثر (الھاکم التکاثر) اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد تین تین دفعہ پڑھے۔۔۔تو اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے گا اور اس کے ہر بال کے بدلہ میں ہزار نیکیاں لکھے گا۔۔۔اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیۃ الکرسی تین بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد تین بار اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور نماز کے فارغ ہونے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِیْ وَ يَمُوْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَ الْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَ قُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ.

پھر جو چاہے دعا مانگے تو اس کے لیے اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اطہر کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جو مانگے گا اس کو عطا کیا جائے گا۔۔۔اور اگر دسوں راتوں

میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس کی ہر برائی مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا۔۔۔اور جو کوئی ذی الحجہ کے مہینہ کے جمعہ کے دن چھ رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پندرہ دفعہ پڑھے پھر سلام پھیر کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ۔

دس بار پڑھے اور درود شریف دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔۔۔اور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی عرفہ کی رات یعنی نویں کی رات کو سو رکعت نفل ادا کری کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یا تین بار پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخشے گا۔۔۔اور اس کے لیے جنت میں یاقوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔

دوسری روایت اس طرح ہے کہ عرفہ کی رات میں دو رکعت نفل پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے اس کو بمعہ اس کے ستر (۷۰) آدمی بخشے گا۔

اور جو کوئی نحر کی رات یعنی دسویں ذوالحجہ کو جس کی صبح عید ہوتی ہے۔۔۔ بارہ رکعت نفل پڑھے۔۔۔اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پندرہ دفعہ پڑھے تو اس نے ستر سال کی عبادت کا ثواب حاصل کیا اور تمام

گناہوں سے پاک ہو گیا۔

ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے۔۔۔اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد ایک دفعہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور ایک دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور ایک دفعہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے اور سلام کے بعد ستر (۷۰) دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور ستر دفعہ درود شریف پڑھے تو اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے۔

اور دسویں تاریخ کو نماز قربانی کے بعد گھر میں آ کر چار رکعت نفل جو مسلمان ادا کرے کہ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ایک بار۔ اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ ایک بار۔۔۔اور تیسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالَّيْلِ ایک بار پڑھے۔۔۔ اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالضُّحٰى ایک دفعہ پڑھے۔۔۔پس پایا اس نے ثواب آسمانی کتابوں کے پڑھنے کا۔

اور جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔۔۔اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد وَالشَّمْسِ پانچ بار پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا۔۔۔اور اس کی قربانی قبول ہوئی۔

بارگاہ رسالت میں صحابہ عظام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی فقیر ہو اور قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟

تو حبیب خدا اشرف انبیاء ﷺ نے فرمایا کہ وہ نماز عید کے بعد گھر میں دو رکعت نفل پڑھے۔۔۔ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ کوثر تین مرتبہ

Scanned with CamScanner

پڑھے تو اللہ جل شانہ، اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

[راحۃ القلوب]

میرے عظیم بزرگو، دوستو، اور ساتھیو! اب آخر میں اللہ رب العزت کی پاک بارگاہ عالیہ میں دعا کرتے ہیں ۔۔۔ کہ اے اللہ رب العزت ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ان تمام اسلامی مہینوں کے فیوض و برکات حاصل کرسکیں اور اپنی تمام زندگی اللہ کا ذکر اور اُس کے پیارے محبوب کا ذکر کرتے کرتے گزار دیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

شرک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ ٥ وَ لَمْ يُوْلَدْ ٥ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥

شانِ حضور فکرِ بشر میں نہ آ سکے
کوئی بھی مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت نہ پا سکے
تفصیل کیا بیان ہو ان کے عروج کی
عرشِ علیٰ پہ اُن کے سوا کون جا سکے
والفجر ان کے چہرے کو قرآن نے کہا
مہتاب اُن کے حسن کی کیا تاب لا سکے
دیکھے جو ایک بار مدینے کی رونقیں
پھر وہ حرم کی یاد نہ دل سے بھلا سکے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں آپ حضرات کے سامنے شرک کے بارے میں کچھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے حق سچ کہنے، سننے کی توفیق عطا فرمائے۔

سامعین محترم! قرآن و حدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ایک مانتے ہیں۔۔۔ اور صرف اُسی کی ہی عبادت کرتے ہیں۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور عبادات میں کسی کو شریک کرنے کا نام شرک ہے۔۔۔ جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

[پ ۳۰، رکوع ۲۷، سورۃ اخلاص]

''تم فرماؤ۔ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔''

حدیث نبوی ﷺ

سامعین محترم! یہ تو تھی قرآن مجید کی آیات مقدسہ جو آپ نے سماعت فرمائیں۔۔۔ ایک حدیث مبارکہ کی طرف چلتے ہیں۔۔۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔ کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟

لوگ عرض گزار ہوئے۔۔۔ یارسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔

(۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔

(۳) حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔ کہ آپ یہ بیان فرما کر بیٹھ گئے۔۔۔ حالانکہ آپ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ۔۔۔ کہ جھوٹ بولنا بھی۔ [بخاری کتاب الشہادات]

شرک کا مفہوم

سامعین محترم! شرک کا مفہوم یہ ہے۔۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور عبادات میں اُس کا کوئی کسی قسم کا شریک نہیں۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذاتِ و صفات و عبادات میں کسی زندہ یا مردہ کو اُس کا شریک جانے وہ مشرک ہے۔

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ

سامعین محترم! ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے۔

اللہ صرف ایک ہے	اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے
اللہ تعالیٰ تمام اختیارات	قدرت تصرف کا ذاتی طور پر مالک ہے
اللہ تعالیٰ کی ذات ہی	دافع البلاء ہے
اللہ تعالیٰ کی ذات ہی	مشکل کشاء ہے
اللہ تعالیٰ کی ذات ہی	عالم الغیب ہے
اللہ تعالیٰ کی ذات ہی	شہنشاہ کل ہے
اللہ تعالیٰ ہی ہر	چیز کا خالق و مالک ہے

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ ہر نقص وعیب سے پاک ہے

اللہ تعالیٰ ہی سب کا مالک حقیقی ہے

تمام بڑائیاں ۔۔۔ عظمتیں ۔۔۔ عبادتیں ۔۔۔ اسی کی ذات کو زیبا ہیں ۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔

عطائے الٰہی کے محتاج

سامعین محترم! یہ تھا ہمارا عقیدہ کہ جو ہم اپنے رب کے متعلق رکھتے ہیں ۔۔۔ اور آپ بخوبی جانتے ہیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک و مختار ہے ۔۔۔ اور کوئی نبی ۔۔۔ کوئی ولی ۔۔۔ پیغمبر ۔۔۔ ذاتی طور پر کسی چیز کے مالک و مختار نہیں ہیں ۔۔۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے ۔۔۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کے محتاج ہیں ۔۔۔ اور جس جس کو جو جو شانیں ملیں وہ سب اللہ کی عطا کردہ شان ہے ۔۔۔ اور کسی نبی ۔۔۔ ولی ۔۔۔ پیغمبر ۔۔۔ کو جو مراتب عطا ہوئے وہ سب عطائے الٰہی سے ہوئے۔

بعض لوگوں کے فتوے

سامعین محترم! آپ نے اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی کا عقیدہ سنا ۔۔۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ ہم سنی لوگ کون سا شرک کرتے ہیں ۔۔۔ اور ہم کس کو خدا تعالیٰ کا شریک بناتے ہیں ۔۔۔ بعض لوگ ہم اہلسنت و جماعت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں ۔۔۔ اور جو بات نہ کہنے والی ہے ۔۔۔ (معاذ اللہ) ایسے گستاخانہ الفاظ اپنے منہ سے نکالتے ہیں۔

یارسول اللہ ﷺ کہنا — شرک ہے

حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر کرنا — شرک ہے

حضور ﷺ کا میلاد منانا — شرک ہے

اولیاء اللہ کو پکارنا — شرک ہے

اولیاء اللہ سے مدد مانگنا — شرک ہے

یہاں تک کہ تقریباً سب معمولات کو شرک و بدعت کہتے ہیں۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرما رہے ہیں ۔۔۔ کہ ایسے بُرے مذہب پر لعنت کرو ۔۔۔ جو مذہب یہ سبق دے کہ تعظیم رسول ﷺ کرنا شرک ہے۔ (معاذ اللہ) اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے ۔۔۔ خدا کی قسم ۔۔۔ جس جس نے بھی اپنے نبی ﷺ کی تعظیم و توقیر کی ۔۔۔ وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہو جاتا ہے ۔۔۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا۔

تعظیم جس نے کی دل سے محمد ﷺ کے نام کی
اللہ نے اُس پر آتش دوزخ حرام کی

اللہ تعالیٰ کے احکامات

سامعین محترم! میرے اللہ رب العزت کی شان دیکھئے ۔۔۔ کہ رب تعالیٰ اپنے نبی سے کس طرح محبت فرماتا ہے ۔۔۔ کبھی یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔۔۔

Scanned with CamScanner

کبھی ۔۔۔ یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۔۔۔ کہہ کر پکارا ۔۔۔ کبھی ۔۔۔ وَضُحٰی ۔۔۔ وَلَیْلِ اِذا سَجٰی ۔۔۔ کبھی رحمۃ العالمین ۔۔۔ کبھی شاہد ۔۔۔ کبھی مبشر ۔۔۔ کبھی سراج المنیر ہ ۔۔۔ کبھی محمد الرسول اللہ ۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر جگہ محبت و عزت سے پکارا ۔۔۔ کبھی اللہ نے حکم دیا میرے محبوب ﷺ کی آواز سے اونچی آواز نہ نکالنا ۔۔۔ ورنہ تمہارے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں اس کی خبر تک نہ ہوگی ۔۔۔ تو میرے دوستو ساتھیو! معلوم ہوا کہ

یارسول اللہ ﷺ کہنا	شرک نہیں
یا حبیب اللہ ﷺ کہنا	شرک نہیں
یا نبی اللہ ﷺ کہنا	شرک نہیں

کیونکہ ہمارے خالق و مالک اللہ رب العالمین نے ہمیں قرآن مجید میں اپنے محبوب ﷺ کو پکارنے کا طریقہ و سلیقہ ارشاد فرما دیا ۔۔۔ ارے ملاں تُو تو (یا ۔۔۔ یا) کہنے کو شرک بتا رہا ہے ۔۔۔ مگر رب تعالیٰ (یا) اور (ایُّ) دونوں سے اپنے محبوب کو پکار کر ہمیں طریقہ و سلیقہ بتا رہا ہے ۔۔۔ معلوم ہوا کہ (یا نبی) کہنا شرک نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کو ایسے ہی پکارتا ہے ۔۔۔ اس لیے ایسا کہنا ہرگز شرک نہیں ہو سکتا ۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا:

اسم احمد کی تعظیم کے منکرو اُن کی عظمت کو قرآن میں دیکھ لو
بے لقب اُنکا نام مبارک کہیں اُنکے معبود نے بھی پکارا نہیں

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ ''یا نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔''

شرک کا حقدار کون ہوگا؟

سامعین محترم! ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے ۔۔۔ کہ حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے ۔۔۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ۔۔۔ کہ مجھے ڈر ہے ۔۔۔ تم پر اُس شخص کا جو قرآن پڑھے گا ۔۔۔ جب اُس پر قرآن کی رونق آ جائے گی اور اسلام کی چادر اُس نے اوڑھ لی ہوگی ۔۔۔ یعنی بظاہر وہ بڑا قرآن پڑھ کر سنائے گا ۔۔۔ اور قرآن پر عمل کرنے کا بہت درس دیتا ہوگا ۔۔۔ تو اُسے اللہ تعالیٰ جدھر چاہے گا بہکا دے گا ۔۔۔ اور وہ اسلام کی چادر سے نکل جائے گا ۔۔۔ اور اللہ اُسے پس پشت ڈال دے گا ۔۔۔ اور وہ اپنے پڑوسی پر تلوار چلانا شروع کر دے گا ۔۔۔ اور اُس پر شرک کے طعنے (فتوے) لگائے گا ۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ شرک کا زیادہ حقدار کون ہوگا؟ جسے مشرک کہا جائے گا؟ یا شرک کی تہمت لگانے والا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شرک کے (فتوے) طعنے مارنے والا سب سے زیادہ شرک کا حقدار ہوگا۔ یعنی وہ خود ہی بے دین مشرک ہوگا۔''

[تفسیر ابن کثیر، ج ۲، ص ۲۷۱۔ سورۃ اعراف، ع: ۱۷۵ کے تحت محدث ابن کثیر فرماتے ہیں۔ ھذا اسناد جید لقه الامام احمد حنبل و یحیٰ بن حصین وغیرھما]

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب ﷺ
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجیے

سامعین محترم! معلوم ہوا جو لوگ بے دین گمراہ مشرک ہوں گے۔۔۔ جو قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر غلط تراجم و معانی کر کر کے مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے لگائیں گے۔۔۔ حالانکہ حضور نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہونے کا ڈر نہیں بلکہ مقابلے (خونریزی) کا ڈر ہے۔ [بخاری شریف]

سامعین محترم! ایک جگہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

میرے بھائیو! یہ ساری باتیں اور شرک کے فتوے صرف اور صرف قرآن سے ناآشنائی اور سرکار دو عالم ﷺ سے عداوت کی نشانی ہے۔۔۔ اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی عزت کر کے بتا دیا۔۔۔ کہ عزتیں ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہیں۔۔۔ مگر یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عزت کرنا ہرگز شرک نہیں۔۔۔ بلکہ اُن کی عزت کرنا تو درحقیقت اپنے رب کی ہی عزت کرنا ہے۔

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کانفرنس

سامعین محترم! جو ملاں حضرات عظمت صحابہ کرام کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں۔۔۔ کیا اُن کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگی مبارکہ کے حالات و واقعات نظر نہیں آتے سن لو۔۔۔ جب تم صحابہ

کی سنت پر عمل کرو گے۔۔۔ یہ کانفرنس کرنے کا فائدہ بھی تب حاصل ہو گا۔۔۔ جب صحابہ کے نقش قدم پر چلو گے۔۔۔ صحابہ کی کیا شان بیان کروں۔

صحابہ وہ صحابہ ہر روز جن کی عید ہوتی تھی
نبی کا ذکر کرتے تھے نبی کی دید ہوتی تھی

عظمت صحابہ کانفرنس کرنے والو! تم کیا جانو کہ صحابہ کرام کو یہ عظمت کہاں سے ملی صحابہ کو یہ عظمت و عزت مرتبہ و شان سب کچھ تعظیم رسول ﷺ کی برکت سے خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا۔۔۔ اے لوگو! تم کیا جانو کہ صحابہ حضور ﷺ کی تعظیم کس انداز سے کس محبت سے کیا کرتے تھے۔۔۔ کتاب الشفاء شریف میں لکھا ہے۔۔۔ کہ صحابہ کرام اپنے ناخنوں سے سرکار دو عالم کے دروازہ پہ دستک دیا کرتے تھے۔۔۔ وہ اس لیے کہ کہیں بے ادبی نہ ہو جائے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پر مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

اللہ تعالیٰ کی صفات

سامعین محترم! کچھ لوگ یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ جو صفت اللہ میں پائی جائے۔۔۔ اگر وہ صفت کسی نبی۔۔۔ پیغمبر۔۔۔ ولی۔۔۔ میں مانی جائے تو شرک ہو جاتا ہے۔۔۔ تو میرا اُن لوگوں سے یہ سوال ہے؟

ہم بھی زندہ ہیں — اللہ بھی زندہ ہے

Scanned with CamScanner

ہم بھی دیکھتے ہیں — اللہ بھی دیکھتا ہے

ہم بھی سنتے ہیں — اللہ بھی سنتا ہے

میرے سوال کا جواب دو؟ بتاؤ یہ شرک ہوا یا نہیں؟ اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی جو صفات ہیں ۔۔۔ وہ اُس کے پیارے محبوب ﷺ میں بھی ہیں ۔۔۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات — حضور پاک ﷺ کی عطائی صفات

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o
[پارہ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، آیت ۱،۲]

یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
[پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۲۹]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں معلم ہیں۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ
[پارہ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۲۱]

وَ یُزَكِّیْهِمْ
[پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۲۹]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں پاک کرتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ.
[پارہ ۳۰، سورہ الانفطار، آیت ۶]

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ
[پارہ ۳۰، سورہ التکویر، آیت ۱۹]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں کریم ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
[پارہ ۲، سورہ البقرۃ، آیت: ۱۴۳]

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ
[پارہ ۱۱، سورہ التوبہ، آیت ۱۲۸]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں رؤف ورحیم ہیں۔

یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
[پارہ ۲، سورہ البقرۃ، آیت ۱۴۲]

اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
[پارہ ۲۵، سورہ الشوریٰ، آیت ۵۲]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں ہادی ہیں۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
[پارہ ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۵۷]

اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
[پارہ ۶، سورہ المائدہ، آیت ۵۵]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں ولی (مددگار) ہیں۔

لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
[پارہ ۲۲، سورہ الاحزاب، آیت ۴۳]

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
[پارہ ۱۳، سورہ ابراہیم، آیت ۱]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں اندھیروں سے نکالتے ہیں۔

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ
[پارہ ۳، سورہ البقرۃ، آیت ۲۷۵]

یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ
[پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
[پارہ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۹۰]

یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
[پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں امر معروف کے مالک ہیں

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ
[پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۲۹]

وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ
[پارہ ۹، سورہ الاعراف، آیت ۱۵۷]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں کسی چیز کو حرام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

وَ مَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ. [پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، آیت ۷۴]

اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ دونوں غنی کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

ذکر خدا جو اُن سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور حضرت محمد ﷺ کے فرمان

ذیشان سے صاف صاف واضح ہو چکا ہے۔۔۔کہ

یارسول اللہ ﷺ کہنا	شرک نہیں
رسول خدا ﷺ سے مدد	مانگنا شرک نہیں
حضور ﷺ حاجت روا ہیں	مشکل کشا ہیں
حضور ﷺ عالمین کے	لیے رحمت ہیں۔

اب یہ کہنا کہ رسول خدا سے مانگنا شرک ہے۔۔۔کوئی حاجت روا نہیں۔۔۔کوئی کسی کو کچھ نہیں دیتا۔۔۔کسی کو مشکل کشاء کہنا شرک ہے۔۔۔تو میرے دوستو! یہ ان لوگوں کی ناعقلی بیوقوفی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔کہ حدیث ان کو یا تو سمجھ نہیں آتی یا نظر نہیں آتی۔۔۔تو ہم سب کو سمجھ جانا ضروری ہے۔۔۔کہ ان سب باتوں کو شرک کہنے والا، قرآن وحدیث کی تعلیم سے نا آشنا ہے۔۔۔اسے اتنی سمجھ نہیں کہ شرک ہوتا کیا ہے۔ اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

بدعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ○ [پارہ ۲۸، ع ۷ الحشر]

تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دوجہاں کا انتظام
تو زمیں کا نور ہے تو آسماں کا نور ہے
جس سمت کو اُٹھ گئی عالم منور ہو گئے
اے آنکھوں کے صدقے ان میں سارا نور ہے
جس نے جو کچھ نور پایا سب تری سرکار سے
نور کی سرکار کا تو سب سے پہلا نور ہے
تیرا روضہ جالیاں روضہ کی ہر دیوار درود

نور کے دربار کا ہر گوشہ گوشہ نور ہے
اس طرف بھی اک نگاہ نور اے نور اللہ
میں سراپا معصیت ہوں تو سراپا نور ہے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۸ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۷ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۝ [پارہ ۲۸، ع ۷ الحشر]

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو۔ اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز رہو۔ اور اللہ سے ڈرو۔''

سب سے پہلے بدعت کا بیان

عزیزان گرامی قدر! آج میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسی گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔جو آج کے دور حاضرہ میں ہر مسلمان کے لیے بہت ہی ضروری ہے۔۔۔کہ آج کل کچھ لوگ بدعت۔۔۔بدعت۔۔۔کی رٹ لگاتے پھرتے ہیں۔۔۔اور اُن کے نزدیک بدعت کے معنی یہ ہیں۔۔۔جو چیز حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں نہیں تھی۔۔۔یعنی جو حضور ﷺ کے زمانہ بعد میں پیدا ہوئیں۔۔۔وہ سب بدعت ہیں۔۔۔اور ہر بدعت گمراہی ہے۔۔۔اور گمراہی دوزخ میں لے جائے گی۔۔۔اور کہتے ہیں۔۔۔کہ ہرنئی بات بدعت ہے۔۔۔اور اُسے

حرام قرار دے دیتے ہیں۔

جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں بُری بدعت کو حرام کہا گیا ہے۔۔۔

یہ بدعقیدہ لوگ اُس حدیث مبارکہ کو پڑھ کر ہر بدعت کو حرام قرار دیتے ہیں۔۔۔اور کہتے ہیں۔۔۔کہ یہ نا جائز ہے۔۔۔گمراہی ہے۔۔۔اور کہتے ہیں۔۔۔کہ ان بدعتوں پر عمل کرنے والے گنہگار ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

سامعین محترم! آج کے اس خطاب میں میں آپ کو پہلے بدعت کی حقیقت سے آگاہ کروں گا۔۔۔اور پھر شرک کے متعلق بھی بات کی جائے گی۔۔۔اور یہ بتایا جائے گا۔۔۔کہ شرک اور بدعت کیا ہے۔۔۔سب سے پہلے بدعت کی بات کرتے ہیں۔

حضرت علامہ ابن اثیر جذری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔۔۔کہ بدعت کی دو اقسام ہیں۔

(۱) بدعت حسنہ

(۲) بدعت سیئہ

فرماتے ہیں کہ جو نیا کام اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام کے خلاف ہو اُسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔۔۔تو یہ حرام ہے۔۔۔مگر وہ کام جو حضور نبی کریم ﷺ نے تو نہ کیا ہو یعنی دین میں اُس کی مثال نہ ہو۔۔۔جیسے سخاوت کی اقسام۔۔۔بندہ کئی طرح کی سخاوت کرتا ہے۔۔۔جو حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں نہ تھیں۔۔۔اور دوسرے کئی اور نیک کام جو خلاف شرح نہ ہوں۔۔۔یعنی

Scanned with CamScanner

ایسے اچھے نیک عمل جن کے کرنے سے اسلام کو نقصان نہ پہنچے۔۔۔اُسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔۔۔یعنی ایک بُری بدعت ہے۔۔۔اور ایک اچھی بدعت ہے۔۔۔بُری بدعت حرام ہے۔۔۔اور اچھی بدعت جائز ہے۔

حدیث مصطفیٰ ﷺ

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اُس کو اُس کا ثواب ملے گا۔۔۔اور جو شخص اسلام میں بُرا طریقہ جاری کرے۔۔۔اُس پر اُس کا گناہ بھی ہے۔۔۔اور اُن کو بھی جو اس پر عمل کریں گے اور اُن کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

[مسلم شریف بحوالہ مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام، بالکتاب والسنۃ، پہلی فصل]

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرنا ہر حال ہر زمانہ میں واجب ہے۔۔۔آپ ﷺ کے کسی حکم کی مخالفت کسی حال کسی زمانے میں بھی جائز نہیں ہے۔۔۔ہر وہ کام بدعت ہے۔۔۔جس کے کرنے سے دین مصطفیٰ ﷺ کا طریقہ بدل جائے۔۔۔سنت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف کوئی عمل ہو۔۔۔غیر دین کو دین میں داخل کرنا (وغیرہ) یہ سب بدعت ہیں۔۔۔جس کی شریعت میں ممانعت ہے۔۔۔اور یہی بدعت گمراہی ہے۔

بدعت کی رٹ لگانے والو جواب دو؟

ارے لوگو، ذرا یہ تو بتاؤ

(۱) جو قرآن آج ہم پڑھتے ہیں (کتابی شکل میں) کیا حضور نبی کریم ﷺ

کے ظاہری زمانے میں تھا؟

(۲) آج کل جو خوبصورت پکی مساجد بنائی جاتی ہیں۔۔۔کیا ایسی مساجد اُس زمانہ میں موجود تھیں؟

(۳) کیا آج جو ہم نماز تراویح با جماعت ادا کرتے ہیں کیا حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نماز تراویح با جماعت ادا ہوئی؟

(۴) کیا حضور نبی اکرم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں کبھی اذان یا جماعت لاؤڈ سپیکر پر پڑھی گئی؟

(۵) کیا آپ ﷺ کے دور میں ختم بخاری شریف ہوتا تھا؟

(۶) کیا حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں آج جو مدارس میں کتابیں پڑھائی جاتی ہیں کیا وہ اُس دور میں پڑھائی جاتی تھیں؟

تو یقیناً تم کو ماننا پڑے گا کہ آج جو کچھ تم کر رہے ہو یہ سب کچھ ہمارے آقا و مولا ﷺ کے زمانہ اقدس میں نہ تھا۔۔۔اب ان سوالات کے بارے میں تمہارا کون سا فتویٰ ہے؟ کیا (معاذ اللہ) یہ سب کچھ بدعت گمراہی ہے؟ ہرگز نہیں۔۔۔اللہ ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

تو سامعین محترم! میں عرض کر رہا تھا کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔۔۔بدعت سیئہ۔۔۔بدعت حسنہ۔۔۔حضرت علامہ ابن منظور فرماتے ہیں کہ:

اِنَّمَا یُرِیْدُ مَا خَالِفَ اُصُوْلُ الشَّرِیْعَۃَ وَ لَمْ مَوَافِقَ السُّنَّۃَ۔

"بدعت سے مراد ہر وہ نیا کام ہے، جو بُرا اور سنت کے خلاف ہے۔"

[لسان العرب، ص ۸۰]

سامعین محترم! معلوم ہو گیا کہ ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت حرام وہ

Scanned with CamScanner

ہے۔۔۔یعنی وہ نیا کام ہے۔۔۔جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات کے خلاف ہو۔

احادیث مبارکہ بُری بدعت کے بارے میں

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور آقا و مولا ﷺ نے فرمایا۔۔۔کہ ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو (رد) ہے ایک اور جگہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی ایسا کام کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہ ہوا ہو تو وہ (مردود) ہے۔۔۔اور روایت میں ہے۔۔۔کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

بدعتی کا روزہ	بدعتی کی نماز
بدعتی کا حج	بدعتی کا جہاد
بدعتی کا فرض و نفل	بدعتی کی عبادات

ہرگز قبول نہیں فرماتا اور وہ اسلام سے یوں خارج ہو جاتا ہے۔۔۔جیسے آٹے میں سے بال۔ [صحیح بخاری، ج۲،ص۹۰۹۔بخاری ج۲،ص۳۰۷۔ابن ماجہ ج۱،ص۱۹]

سامعین محترم! آپ حضرات کے سامنے جو احادیث مبارکہ بیان کی گئیں۔۔۔اُن میں بدعت سیئہ کے بارے میں احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

احادیث مبارکہ اچھی بدعت کے بارے میں

مجاہد سے روایت ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے

۔۔۔وہاں عبداللہ ابن عمر ؓ، حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ مبارک کے پاس بیٹھے تھے۔۔۔اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔۔۔ہم نے اُن سے کی نماز کے متعلق پوچھا فرمانے لگے کہ:

فَقَالَ بِدْعَةٌ. [بخاری ج۲،ص۳۳۰] ''کہا کہ یہ اچھی بدعت ہے۔''

سامعین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مزید دریافت کیجیے کہ بدعت صرف ایک ہی نہیں بلکہ صحابہ کا جو عقیدہ تھا آج اہل سنت کا بھی وہی عقیدہ ہے۔

نماز تراویح

سامعین محترم! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔۔۔کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری دور میں کبھی بھی نماز تراویح باجماعت نہ پڑھی گئی۔۔۔بلکہ متفرق پڑھی گئی۔۔۔تو حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں۔۔۔کہ میں حضرت عمر ؓ کے ساتھ رمضان شریف کی ایک رات کو مسجد کی طرف گیا تو لوگ الگ۔۔۔الگ۔۔۔نماز پڑھ رہے تھے۔۔۔اور کوئی۔۔۔اکیلا۔۔۔کوئی گروہ کے ساتھ۔۔۔تو اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو بہتر ہے۔

پس آپ نے حضرت ابی بن کعب ؓ کے پیچھے سب کو جمع فرما دیا۔ پھر میں دوسری رات حضرت عمر ؓ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا۔۔۔تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔۔۔تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

نَعَمْ الْبِدْعَةِ هٰذِهٖ. [بخاری ج۲،ص۸۰۷] ''ہاں یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔''

نماز چاشت

حضرت اعرج ؓ روایت کرتے ہیں۔۔۔ میں نے ابن عمر ؓ سے نماز چاشت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

بِدْعَةٌ وَ نِعْمَةُ الْبِدْعَةَ. ''یہ بدعت ہے اور بہت اچھی بدعت ہے۔'' [بخاری ج۲،ص۱۷۳]

تو سامعین محترم! ان احادیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہوا کہ ہر بدعت بُری نہیں ہوتی بلکہ بُری بدعت اور ہے۔۔۔ اور اچھی بدعت اور ہے۔۔۔ بلکہ اگر بُری بدعت کا گناہ ہے۔۔۔ تو اچھی بدعت پر ثواب بھی ہے۔

دوسری اذان جمعہ

احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔۔۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ سے لے کر حضرت عمر فاروق ؓ کے عہد مبارک تک اذان جمعہ صرف ایک ہی ہوا کرتی تھی۔۔۔ لیکن حضرت عثمان غنی ؓ نے اپنے دور میں ایک اذان کا اضافہ کر دیا۔

[اذان جمعہ کی چار احادیث لکھی ہیں۔ بحوالہ بخاری ج۱،ص۱۲۴،۵]

سامعین محترم! آپ نے یہ حدث مبارکہ سماعت فرمائی کہ حضرت عثمان غنی ؓ نے ایک اذان کا اضافہ کر دیا جو کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانہ میں نہ ہوئی۔۔۔ دیکھو اذان کا اضافہ ہو گیا۔۔۔ مگر کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ یہ کیوں ہوا۔۔۔ بلکہ سب نے اُسے قبول کیا۔۔۔ یعنی پوری امت نے قبول کیا۔

اچھی بدعت باعث ثواب

حضرت جریر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں۔۔۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اُس کے لیے اُس کے اپنے اعمال کا بھی ثواب ہے۔۔۔ اور جو اُس پر عمل کریں اُن کا بھی ثواب ہے۔ [صحیح مسلم، ج۲،ص۷۰۳]

بہر حال میرے دوستو! جو کام قرآن و حدیث کے خلاف نہیں وہ حرام نہیں۔۔۔ بلکہ باعث ثواب ہے۔۔۔ تو اچھی بدعت بھی باعث ثواب ہے۔۔۔ اللہ راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

لفظِ غیر اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ وَ مَآ اُھِلَّ بِہٖ بِغَیْرِ اللّٰہِ۝

ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے
ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
اک لفظ نہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے
تو چاہے تو ہر شب ہو مثال شب اسریٰ
تیرے لیے دو چار قدم عرش بریں ہے
رکتے ہیں وہیں جا کے قدم اہل نظر کے
اس کوچے سے آگے نہ زماں ہے نہ زمیں ہے

ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
اس در کا تو دربان بھی جبریل امین ہے

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو، اور عزیز ساتھیو! آج کی اس ایمانی، روحانی، وجدانی محفل پاک میں آپ حضرات کے سامنے ایک ایسا بے حد ضروری موضوع اپنی اس تقریر میں بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا جو میرے اُن بھائیوں کی اصلاح کے لیے ہے جو اپنا عقیدہ کسی بدعقیدہ کے پیچھے لگ کر چھوڑ دیتے ہیں---

اور اُس کی من گھڑت باتوں میں آ کر (اپنا مسلک) یعنی مسلک حق اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی سے کنارہ کشی اختیار کر جاتے ہیں--- اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ ہم اپنے مسلک اہل سنت کے کسی عالم دین کے پاس جا کر اُن سوالات کا جواب حاصل کریں تا کہ بندہ اپنے مسلک حق پر قائم ودائم رہے۔

لفظ غیر اللہ

آج کے دور میں کچھ ایسے لوگوں کا گروہ بھی موجود ہے--- جو ہمارے سنی بریلوی لوگوں کو پھنسانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں--- کبھی کہتے ہیں جس چیز پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ چیز حرام ہے--- کبھی کہتے ہیں یہ غوث اعظم کے نام کی نیاز دلانا حرام ہے--- کبھی کہتے ہیں ---اللہ کے سوا کسی کو مشکل کشاء کہنا شرک ہے--- کبھی کہتے ہیں--- جب وہ غیر اللہ کی طرف منسوب ہو گیا کہ فلاں پیر یا بزرگ کا بکرا ہے--- تو ایسا

Scanned with CamScanner

جانور بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے سے بھی حرام رہے گا۔۔۔ جانوروں کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً دودھ۔۔۔ مٹھائی بھی اگر غیر اللہ کی نیاز ہے تو وہ بھی حرام ہے ۔۔۔ اولیاء کی قبروں کی حاضری شرک ہے۔۔۔ اللہ والوں سے مدد مانگنا شرک ہے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور بھی کئی طرح کے ایسے ہی سوالات اٹھتے ہیں۔۔۔ فلاں شرک ہے۔۔۔ فلاں حرام ہے۔۔۔ فلاں بدعت ہے۔۔۔ تو آج کی اس محفل پاک میں تھوڑے سے وقت میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا۔۔۔ کہ یہ غیر اللہ، غیر اللہ کی رٹ لگانے والے ملاں حضرات یہ خود کیا کرتے اور یہ قیامت کے دن اللہ رب العزت کے دربار میں کون سا منہ لے کر پیش ہوں گے۔۔۔ اگر اللہ پوچھے گا کہ ارے ملاں تم دنیا میں کیا کرتے رہے تو یہ حضرات کیا ہی جواب دیں گے کہ ہم تیرے بندوں کو اولیاء کرام کو پاس جانے سے روکتے رہے۔۔۔ یا ہم نے وہ کھانا تیرے بندوں کو نہیں کھانے دیا جس پر تیرا نام لیا گیا ہو۔

اور جس پر قرآن پڑھا گیا ہو۔۔۔ یا یہ کہیں گے یا اللہ جس کھانے پر تیرے بندوں نے قرآن کی آیات مقدسہ پڑھ کر کھانا شروع کیا۔۔۔ ہم نے اُن کو روکا کہ یہ حرام ہے۔۔۔ نہ کھاؤ۔

سامعین محترم! آگے آپ حضرات بہتر جانتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک فرمائے گا۔۔۔ اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے ۔۔۔ اور ان کو مسلک حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث مبارکہ

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میری امت دنیا داری میں تو مشغول ہو گی لیکن کچھ نا سمجھ، بے علم، لوگ شور ڈال رہے ہیں کہ مسلمانوں میں شرک بہت ہو رہا ہے۔

تو سامعین محترم! جس امت کے پیارے نبی ﷺ یہ فرما رہے ہوں۔۔۔ کہ میری امت شرک نہیں کرے گی۔۔۔ مگر اُن لوگوں کی عقلمندی کا حال دیکھو کہ یہ لوگ اُسی امت پر شرک۔۔۔ شرک کے فتوے لگا کر اُن کو مشرک کہہ رہے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان بے عقل لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

حرام ہوگئی

میرے عظیم بزرگو، دوستو! آؤ میں ایسے لوگوں کا آپ کو حال سناؤں جو یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔۔۔ ایسے ہی ایک مولوی صاحب تقریر میں بڑے زور و شور سے فرما رہے تھے۔۔۔ کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آجائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔۔۔ کسی چیز پر اللہ کے سوا کسی غیر کا نام پکارنے سے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔۔۔ تو جب اس مسئلہ پر تقریر فرما کر مولوی صاحب اپنے گھر پہنچے تو مولوی صاحب کی بیوی اپنا سامان باندھ کر تیار بیٹھی تھی۔۔۔ اور مولوی صاحب نے کہا بیوی جی آپ کا اس وقت کہاں جانے کا ارادہ ہے۔۔۔

Scanned with CamScanner

کہنے لگی آپ نے ہی تو آج مسئلہ بتایا کہ جس چیز پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے ۔۔۔تو مجھے بھی لوگ یہ کہتے ہیں ۔ (کہ تم مولوی صاحب کی بیوی ہو) یعنی مجھ پر تیرا نام آ گیا اسی لیے میں تجھ پر حرام ہوگئی ۔۔۔بس اب میں جا رہی ہوں ۔۔۔تو ملاں صاحب تڑپ تڑپ کر آوازیں دینے لگے ۔۔۔تم آ جاؤ۔۔۔تم آ جاؤ ۔۔۔ مسجد کے معاملات گھر میں شامل نہیں کیا کرتے ۔۔۔مسجد کی باتیں مسجد میں رہنے دو۔

دیکھا میرے دوستو! ان لوگوں کا حال ملاں گھر میں اور باہر اور ۔۔۔ اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

تو سامعین محترم! اسی طرح ان کے مطابق غیر اللہ کا نام جس چیز پر آ جائے ۔۔۔وہ حرام ہے ۔۔۔تو ملاں کے مسئلے سے پتہ چلا کہ اُس کی اپنی منکوحہ بیوی اُس پر حرام ہوگئی ۔۔۔کیونکہ ملاں بھی غیر اللہ ہے ۔۔۔اور جو ملاں کی اولاد ہوگی وہ کیسی ہوگی ۔۔۔اب آپ حضرات ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

میرے دوستو! عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے ۔۔۔اسی طرح یعنی ۔۔۔اگر میں یہ کہوں

کہ یہ بکرا زید کا ہے — یہ گھر فلاں کا ہے
یہ گائے عمر کی ہے — یہ فلاں ہاؤس ہے

یہ دیو بندیوں کا — مدرسہ ہے

اور امام بخاری وغیرہ یہ سب نسبتیں ملاں کے حساب سے ناجائز ہو گئیں ۔۔۔اور ان کا استعمال حرام ہو جائے گا۔

میرے دوستو! حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات غیر اللہ کی نسبت سے چیز کی قدر و منزلت اور قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔۔۔مثلاً حضور نبی کریم ﷺ کا چوب نضار کا پیالا آٹھ ہزار درہم میں فروخت ہوا ۔۔۔حضرت غوث اعظم ؓ کے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن پاک حیدر آباد دکن میں موجود ہے ۔۔۔انگریزوں نے دو لاکھ روپے میں لینا چاہا لیکن مسلمانوں نے نہ دیا ۔۔۔ اور اس کے علاوہ دنیا میں کئی ایسی چیزیں موجود ہیں ۔۔۔جن کی نسبت بڑے لوگوں کی طرف ہوتی ہے ۔۔۔وہ چیزیں زیادہ قدر سے رکھی جایا کرتی ہیں۔

نذر و نیاز کی اقسام

سامعین محترم! کسی حلال جانور کو کسی بزرگ کی نذر و نیاز دے دیا جائے تو حرام نہیں ہے ۔۔۔اور میرے بھائیو! نذر کی دو قسمیں ہیں (ایک نذر شرعی) اور دوسری (نذر عرضی) اور اولیا اللہ کی جو نذر مانی جاتی ہے ۔۔۔وہ نذر شرعی نہیں بلکہ نذر عرضی ہے ۔۔۔جس کے معنی ہیں (نذرانہ) جیسے کوئی شخص اپنے اُستاد صاحب کو کہے کہ اُستاد جی یہ میری طرف سے آپ کی نذر اتنے روپے ہیں ۔۔۔میں آپ کی خدمت میں نذرانہ ۲۰۰ روپے پیش کرتا ہوں تو یہ بالکل جائز ہے ۔۔۔اور اولیاء اللہ کی نذر شرعی ماننا حرام ہے ۔۔۔اور جو بطور

نذر نیاز بزرگوں کی خدمت میں پیش کیا جائے یا اُن کے نام پر دیا جائے وہ نذر عرفی ہے وہ جائز ہے۔

مشکوۃ شریف پڑھو؟

سامعین محترم! نذر شرعی کی مثال آپ کو مشکوۃ شریف سے اس حدیث مبارکہ سے مل سکتی ہے۔۔۔ جیسا کہ کتاب میں موجود ہے۔۔۔ کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے پیارے آقا ﷺ میں نے خدا کے لیے نذر مانی تھی۔۔۔ کہ اللہ رب العزت آپ ﷺ کو فتح مکہ سے سرفراز فرمائے گا تو میں مسجد اقصیٰ میں دو رکعتیں پڑھوں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام میں پڑھ لو۔

اور سامعین محترم! یہ تو تھی نذر شرعی کی مثال تو اب نذر عرفی کی مثال دوسری روایت میں ہے۔۔۔ کہ کسی غزوہ سے واپسی پر ایک سیاہ فام کنیز حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگی۔۔۔ کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو فتح دے تو میں آپ ﷺ کے سامنے دف بجاؤں گی۔

[مشکوۃ شریف]

سامعین محترم! یہ نذر عرفی تھی نہ کہ شرعی یعنی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خوشی کا نذرانہ۔۔۔ معلوم ہوا کہ نذر کے دو معانی ہیں۔۔۔ عرفی۔۔۔ شرعی اور نذر عرفی بزرگان دین کے لیے جائز ہے۔۔۔ بمعنی نذرانہ کے۔

نذر شرعی کیا ہے

سامعین محترم! اب یہ سوال آپ کے ذہنوں میں یہ سوال گردش کر رہا

ہوگا۔۔۔ کہ نذر شرعی کسے کہتے ہیں۔۔۔ تو میرے دوستو! نذر شرعی عبادت ہے۔۔۔ اور عبادت کسی غیر اللہ کے لیے جائز نہیں ہے۔۔۔ اس لیے شرعی معنی میں نذر اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔۔۔ اور اس کے علاوہ اور کسی کی نذر ماننا شرک ہے۔۔۔ لیکن عرف عام میں نذر عبادت کے معنی میں استعمال نہیں ہوتی۔۔۔ بلکہ نیاز کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔۔۔ اور یہ شرک نہیں۔

نذر کی حقیقت

سامعین محترم! فتاویٰ عزیزی جلدا صفحہ نمبر ۱۲۱ پر درج ہے کہ نذر کی اصل حقیقت یہ ہے۔۔۔ کہ اُس طعام وغیرہ کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جاتا ہے۔۔۔ اور یہ امر مسنون ہے۔۔۔ اور احادیث سے ثابت ہے۔۔۔ جیسے حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ کے نام پر کنواں لگایا گیا۔۔۔ بخاری و مسلم میں موجود ہے۔۔۔ اس نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔ پس اس نذر کا حاصل یہ ہے۔۔۔ کہ اس طعام وغیرہ کا ثواب فلاں ولی کو پہنچے نذر میں ولی کے نام کا ذکر اس لیے نہیں کیا جاتا کہ وہ اس نذر کا مصرف ہے۔۔۔ اس کا مصرف کو اُس ولی کے قریبی رشتہ دار و خدام درگاہ اور ہم مشرب لوگ ہوتے ہیں۔۔۔ ولی کا نام صرف اس عمل کو متعین کرنے کے لیے لیا جاتا ہے۔۔۔ کہ نذر کرنے والوں کا بلاشبہ یہی مقصد ہوتا ہے۔۔۔ اور اس کا حکم یہ ہے۔۔۔ کہ ایسی نذر صحیح ہے۔۔۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔۔۔ کیونکہ یہ ایسی اطاعت ہے۔۔۔ جو شرعاً معتبر ہے۔

[فتاویٰ عزیزی، ج ۱، ص ۱۲۱]

Scanned with CamScanner

پڑھا ہوا کھانا تبرک ہو جاتا ہے

سامعین محترم! شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ایک اور جگہ فرماتے ہیں ۔۔۔کہ وہ کھانا جس کا ثواب حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہنچایا جائے اور اُس پر فاتحہ۔۔۔قل شریف اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا تبرک بن جاتا ہے۔۔۔اور اُس کا کھانا بڑا فائدہ مند ہے یعنی اچھا ہے۔ [فتاویٰ عزیزی، ج ۱، ص ۷۸]

وَ قَالَ هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ

سامعین محترم! اب اُن لوگوں کی طرف چلتے ہیں۔۔۔جو یہ کہتے ہیں ۔۔۔وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔۔۔جس پر غیر اللہ کا نام آ جائے۔۔۔مثلاً ۔۔۔کوئی پیر یا کوئی بزرگ کے نام کا بکرا اگر بسم اللہ کہہ کر ذبح کر دیا پھر بھی حرام رہے گا۔۔۔لیکن جب ہم اس قول کو تحقیق کی کسوٹی پر رکھتے ہیں۔۔۔تو اس کا باطل ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔۔۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔۔۔کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی ماں کا انتقال ہو گیا۔۔۔اور صحابی رسول اپنے آقا و مولا ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔۔۔اور عرض کرتے ہیں۔۔۔کہ میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔۔۔یا رسول اللہ ﷺ۔۔۔میرے ماں کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے ۔۔۔تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا (پانی) تو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے کنواں کھدوایا۔

وَ قَالَ هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ. ''اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔''

تو میرے بھائیو! یہ حدیث بخاری میں بھی ہے۔ ابو داؤد۔۔۔نسائی ۔۔۔مسلم شریف میں بھی ہے۔۔۔مشکوۃ میں بھی ہے۔۔۔اگر کسی غیر کا صرف نام لینے دینے سے کوئی چیز اگر حرام اور ناپاک ہو جاتی تو۔۔۔اُس کنویں کا پانی بھی حرام ہونا چاہیے۔۔۔حالانکہ اُس کنویں کا پانی خود ہمارے نبی محترم ﷺ نے پیا۔۔۔صحابہ کرام ؓ نے اور تابعین نے پیا۔۔۔کیا کوئی مخلص مومن یہ جسارت کر سکتا ہے۔۔۔کہ وہ یہ کہے کہ اس مذکورہ بالا ہستیوں نے حرام پانی پیا۔۔۔ہرگز نہیں کوئی مومن تو ایسا تصور بھی نہیں کر سکتا۔۔۔اور جہاں تک کسی بزرگ کے نام کا بکرا بسم اللہ کہہ کر ذبح کرنے کا تعلق ہے۔۔۔اس طرح حرام نہیں ہوتا۔

حضور ﷺ کی امت کی طرف سے قربانی

سامعین محترم! ہمارے آقا و مولا ﷺ نے خود اُمت کی طرف سے قربانی کی۔۔۔جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَ لَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ. [مشکوۃ شریف]

''اے اللہ یہ قربانی تیری عطا سے اور تیرے لیے ہے۔ حضرت محمد ﷺ اور اُن کی امت کی طرف سے۔''

پھر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا۔

اور ترمذی شریف میں حدیث مبارکہ موجود ہے۔

اَنَّهٗ ضَحّٰی بِکَبْشٍ فَقَالَ هٰذَا عَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ.

''کہ آپ نے ایک مینڈھا ذبح فرمایا کہ یہ قربانی میرے اُس امتی کی طرف

Scanned with CamScanner

سے ہے جو قربانی نہ کر سکا ہو۔" [ترمذی شریف]

کوئی چیز حرام نہیں

سامعین محترم! ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ۔۔۔اگر کسی کو ایصال ثواب کے لیے کسی شئے پر اُس کا نام مجازی طور پر لے لیا جائے تو وہ چیز حرام نہیں ہوتی۔۔۔جیسا کہ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا۔۔۔اور میں اُن کی طرف سے قربانی کرتا ہوں یعنی ایک مینڈھا اپنی طرف سے دوسرا حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے قربانی حضرت علی ؓ دیا کرتے تھے۔

تو حضور نبی کریم ﷺ نے مینڈھے پر امت کا نام لیا۔۔۔یا حضرت علی ؓ حضور نبی کریم ﷺ کا نام لیتے۔۔۔غرض تو ایصال ثواب سے تھی۔۔۔اسی طرح کسی بزرگ کے نام کے بکرے کی غرض وغایت بھی اُس کی روح کو ایصال ثواب ہے۔

حلال وحرام کا اختیار کس کے پاس

سامعین محترم! اگر کوئی مسلمان کسی حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو وہ حلال ہے۔۔۔یہ بات ذہن نشین رہے۔۔۔کہ کسی چیز کو حلال و حرام کرنے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔۔۔یا اُس کی اجازت سے اُس کے رسول ﷺ کو اگر کوئی شخص اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی حلال کی ہوئی چیز کو

حرام کہے اور حرام کی ہوئی چیز کو حلال کہے تو وہ تشریع اور قانون سازی کا حق اپنے ہاتھ میں لے رہا ہے۔۔۔اور حقوق ربانی میں مداخلت کرنے والا بدترین مجرم بن رہا ہے۔

قرآن کا فیصلہ

تو سامعین محترم! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ○ [الانعام:۱۹، پ۸]

"تو کھاؤ اُس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔ اگر تم اُس کی آیتیں مانتے ہو اور تمہیں کیا ہوا ہے اُس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا۔"

سامعین محترم! معلوم ہوا ذبح کے وقت جس حلال جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔۔۔وہ حلال ہے۔۔۔اور اُس کا گوشت کھانا ایمان کی علامت ہے۔۔۔اور ایسے جانور کو اپنی قیاس آرائی سے حرام قرار دے دینا طریقہ کفار ہے۔۔۔کیونکہ جس کو اللہ نے حرام نہ کیا ہو۔۔۔اُسے حرام سمجھنا جہالت اور حماقت ہے۔

آج کی تلاوت کردہ آیت کا اصل مقصد کیا ہے

سامعین محترم! میں نے یہ سارا جو آپ حضرات کے سامنے بیان کیا۔۔۔لوگ قرآن کی یہ آیت پڑھ کر جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

وَ مَآ اُہِلَّ بِہٖ بِغَیْرِ اللّٰہِ. ''جس چیز پر اللہ کے علاوہ (غیر اللہ) کا نام لیا جائے وہ چیز حرام ہو جاتی ہے۔'' [پ۲، البقرۃ، آیت:۱۷۳]

بقول ان (   ) کے ہر وہ چیز جس پر غیر اللہ کا نام آ جائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔۔۔تو سامعین کرام! غور فرمائیں دنیا میں کون سی چیز حلال رہے گی۔۔۔ یہ خود غیر اللہ ہیں۔۔۔ان پر اللہ کا نام نہیں آتا۔۔۔ان کے بیوی بچوں پر۔۔۔ان کے مکانوں پر۔۔۔

غیر اللہ کا نام آتا ہے۔۔۔تو یہ سب کے سب (بقول اپنے عقیدہ کے) حرام ہیں۔

اصل اس آیت کا مقصد یہ ہے۔۔۔کہ جانور کو ذبح کرتے وقت اگر غیر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ جانور حرام ہو جائے گا۔

غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے

قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ حقیقی مددگار اور کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہے۔۔۔اور اُس خالق و مالک کی عطا سے نبی ولی اور مومنین بھی مدد کر سکتے ہیں۔۔۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا. [المائدہ، پ۶، ع:۵۵] ''تمہاری دوست مددگار نہیں مگر اللہ اور اُسکے رسول اور ایمان والے۔''

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ○ [پ۲۸، التحریم، ع:۴] ''تو بیشک اللہ اُن کا مددگار ہے۔ اور جبرائیل اور نیک ایمان والے (مددگار ہیں) اُسکے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔''

مُلاں کی باتیں

سامعین محترم! اب ہم اُس بات کی طرف چلتے ہیں۔۔۔کہ جو ملاں جی ہر وقت یہ کہہ کہہ کر سنیوں کو ڈراتے ہیں۔۔۔کوئی مشکل کشا نہیں۔۔۔ کوئی حاجت روا نہیں۔۔۔کوئی کسی کو کچھ نہیں دیتا۔۔۔اللہ والے کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ یہ لوگ اوپر سے یہ باتیں کرتے پھرتے ہیں۔۔۔اور یہ بھی دعوے کرتے ہیں۔۔۔بس ہم صرف قرآن پر عمل کرتے ہیں۔۔۔میرے خیال میں یہ لوگ قرآن کو صحیح طریقے سے سمجھ نہیں سکے۔۔۔

فرمان خداوندی

سامعین محترم! ان ملاؤں کی من گھڑت باتوں کا جواب قرآن ہی دے رہا ہے۔۔۔سنو قرآن کیا کہتا ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَ ھُمْ رٰکِعُوْنَ○ [المائدہ، آیت ۵۵، پ۶] ''تمہارا مددگار صرف اللہ اور اُسکا رسول اور ایمان والے ہیں۔ جو صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیا کرتے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں۔''

Scanned with CamScanner

کیا یہ شرک ہے؟

سامعین محترم! آپ نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت سنی اور ترجمہ بھی سماعت فرمایا۔۔۔ اس سے ملاں جی کی باتوں کے جوابات حل ہو رہے ہیں ۔۔۔ یہ آیت کیا کہہ رہی ہے۔۔۔ سن لو قرآن نے کہا:

اللہ بھی	مددگار ہے
رسول بھی	مددگار ہے
اولیاء اللہ بھی	مددگار ہے

اب ملاں جی جواب دو۔۔۔ شرک ہوا یا نہیں؟

کیونکہ جو صفت خالق کی ہے۔۔۔ مخلوق کی نہیں۔۔۔ تو تلاوت کردہ آیت میں جو صفت خدا تعالیٰ کی بیان کی گئی ہے۔۔۔ وہ اُس کے محبوب ﷺ کی بیان ہوئی۔۔۔ اور وہی اولیاء کرام کی گئی ہے۔۔۔ اس لیے ملاں کے فتوے کے مطابق تو یہ شرک ہے۔

سامعین محترم! اب سوال یہ ہے کہ کیا قرآن بھی شرک کی تعلیم دیتا ہے ۔۔۔ (معاذ اللہ۔۔۔ استغفر اللہ)

یہ شرک نہیں ہے

میرے دوستو! دراصل بات یہ ہے کہ یہ شرک نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ولی ہے۔۔۔ لیکن وہ اپنے ولی ہونے میں کسی کا محتاج نہیں۔۔۔ اور رسول ﷺ اور اولیاء کرام کو اُس نے ولی بنایا ہے۔۔۔ یہ اپنے ولی ہونے میں اُس

کے محتاج ہیں۔

جو محتاج نہیں	وہ خالق ہے
جو اللہ کے محتاج ہیں	وہ مخلوق ہیں

سامعین محترم! ایک ہوتا ہے۔۔۔ شرک اور ایک مشترک۔۔۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کو الٰہ ماننا شرک ہے۔۔۔ کیونکہ الٰہ وہی ہے۔۔۔ اُس کے سوا کوئی نہیں۔۔۔ کچھ ایسی صفات بھی ہیں۔۔۔ جو اُس کے اور مخلوق کے درمیان مشترک ہیں۔۔۔ جیسا کہ تلاوت کردہ آیت مبارکہ میں صفت ولدیت اللہ ۔۔۔ رسول۔۔۔ اولیاء ہیں۔۔۔ مشترک ہے۔۔۔ آؤ میں آپ حضرات کو قرآن کی مختلف مقامات سے آیات مبارکہ پیش کرتا ہوں۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ O [سورۃ محمد، ع:۷، پ۲۶]

"اے ایمان والو! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا۔"

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی فرمایا:

فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ [الکہف، ع:۹۵، پ۱۶] "تو میری مدد طاقت سے کرو۔"

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام)

قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ [پ۳، ع۱۲، العمران:۵۲]

"بولے کون میرے مددگار ہوتے ہیں۔ اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔"

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! آپ حضرات نے قرآنی آیات مقدسہ سماعت فرمائیں یقیناً آپ کو (غیراللہ سے مدد مانگنا) جائز ہے یا نہیں؟ آپ حضرات کو بخوبی پتہ چل چکا ہے۔۔۔ آیئے اب کچھ احادیث کی طرف چلتے ہیں۔۔۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ لفظ غیراللہ ہر جگہ کیوں استعمال کیا جارہا ہے؟

کوئی حاجت روا نہیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حدیث نمبر ۱

’’جس (مسلمان) نے میرے کسی امتی کی (جائز) حاجت کو پورا کیا اور وہ اُس مسلمان کی حاجت پوری کر کے اُس کو خوش کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو یقیناً اُس نے مجھے خوش کیا۔ اور جس نے مجھے خوش کیا۔ اُس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو خوش کیا۔ اور جس نے اللہ رب العزت ک خوش کیا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔‘‘

[بحوالہ مشکوۃ شریف، کتاب الاداب، باب الشفاء والرحمۃ علی الخلق تیسری فصل]

حدیث نمبر ۲

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے مقرر کیا ہے۔ لوگ اپنی حاجتیں

پوری کروانے کے لیے بے قرار ہو کر اُن کی طرف جاتے ہیں۔ (وہ حاجت روا بندے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امن میں ہوتے ہیں۔‘‘ [بحوالہ الجامع الصغیر]

حدیث نمبر ۳

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. ’’جن کا میں مددگار ہوں اُن کے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مددگار ہیں۔‘‘ [مشکوۃ شریف]

سامعین محترم! ایسی بہت سی احادیث مبارکہ میں آپ حضرات کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔۔۔ جن سے آپ حضرات کو بخوبی علم ہو جائے گا کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا نہیں۔۔۔ بہرحال قرآنی آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بھی مسلمانوں کے مددگار ہیں۔

سامعین محترم! کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے۔۔۔ کہتے ہیں۔۔۔ کہ اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔۔۔ اور مشکل کشاء صرف فقط ذات خدا ہے۔۔۔ اور یہ نعرہ لگاتے ہیں۔

صرف اور صرف یا اللہ مدد۔۔۔ باقی سب شرک و بدعت

سامعین محترم اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ان کو چاہیے کہ دین و دنیا کے کسی کام میں غیر اللہ سے مدد نہ لیں۔

کھانے پکانے   رہنے سہنے

Scanned with CamScanner

کاروبار کرنے	ادھار لینے
سفر کے لیے	گاڑی استعمال کرنا
درزی سے	کپڑے سلوانے

اور بازاروں سے کسی دوکاندار کی مدد سے کوئی چیز نہ خریدیں ۔۔۔ اور کوئی مولوی اپنے ساتھ باڈی گارڈ نہ رکھے ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ ۔۔۔ اور صرف اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں ۔۔۔ اور تو ہی ہماری حاجت کو پورا فرما۔

لیکن ان کا کیا کریں

مگر یہ لوگ ایسا ہرگز نہیں کرتے جو یہ اپنے جلسوں ۔۔۔ تقریریوں ۔۔۔ کتابوں میں کہتے ہیں ۔۔۔ خود تو یہ رات دن ہر کام کے لیے غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں ۔۔۔ اور غیر اللہ کی مدد بھی کرتے ہیں ۔۔۔ یعنی ایک دوسرے کے کام کرتے ہیں اور کرواتے ہیں ۔۔۔ اور شرک و بدعت کے فتوے ہم پر لگاتے ہیں۔

بتاؤ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و بدعت ہے تو اللہ اور اُس کے محبوب ﷺ نے قرآن و حدیث میں کیوں بار بار یہ فرمایا کہ ایک دوسرے کی مدد کرو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پارہ ۶ آیت ۵ میں ارشاد فرمایا کہ:

''نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔'' [القرآن]

اور ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں سے فرمایا

'' کہ تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اُس کی

مدد کرنا۔'' [القرآن]

سامعین محترم! جو غیر اللہ سے مدد مانگنے والوں پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں ۔۔۔ میں تو ان کو یہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ﷺ نے بھی غیر اللہ سے مدد مانگی اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے حواریوں سے مدد مانگی حقیقت میں شرک و بدعت کے جھوٹے فتوے لگانے والے ان کا کوئی مددگار نہیں ہے ۔۔۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ [پ۳،ع۵ البقرۃ] ''اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

ایک اور جگہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔ ''اور جسے گمراہ کرے (اللہ عزوجل) تو ہرگز کوئی اُس کا حمایتی (مددگار) راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے۔'' [الکھف، ع:۱۷، پ۱۵]

بس اتنا ہی کافی ہے۔ سامعین حضرات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ امام اہلسنت فرماتے ہیں۔

حاکم حکیم دوا دارو دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

پُکارو یارسول اللہ ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا o

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی
جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب ابرِ رحمت کے چھینٹے بنے
چھا گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی
جب چھڑا تذکرہ حسنِ محبوب کا والضحیٰ پڑھ لیا والقمر کہہ دیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بن گئی
کون ہے جو طلبگار جنت نہیں یہ بھی مانا کہ جنت ہے باغ حسیں

حسن جنت کو جب بھی سمیٹا گیا سرورِ انبیاء کی گلی بن گئی
سب سے صائم زمانے میں رنجور تھا سب سے بیکس تھا بے بس تھا مجبور تھا
میری حالت پہ اُن کو رحم آ گیا میری عظمت مری بے بسی بن گئی

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے مجھے اور آپ کو اس نورانی وجدانی ایمانی محفل پاک میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی۔۔۔آج جو آیۂ کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ اُس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا. ''رسول اللہ ﷺ کے پکارے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو۔ جیسا تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔'' [پ۱۸، سورۃ النور، آیت ۶۳]

سامعین محترم! قرآن وحدیث کی روشنی میں اہلسنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے۔۔۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو بغیر قیدِ زمان ومکاں ہر وقت ہر جگہ لفظ یا سے پکارنا۔۔۔ ندا کرنا۔۔۔ یارسول اللہ ﷺ۔۔۔ یا حبیب اللہ ﷺ کہنا جائز ومستحب ہے۔۔۔ اور یہ قرآن مجید فرقان حمید سے روز روشن کی طرح واضح ہے۔

جیسا کہ اللہ رب العزت نے جب بھی اپنے محبوب ﷺ کو پکارا (یا) کہہ کر پکارا۔

کبھی اللہ تعالیٰ نے — يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ فرمایا
کبھی اللہ تعالیٰ نے — يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ فرمایا
کبھی اللہ تعالیٰ نے — يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ فرمایا
کبھی اللہ تعالیٰ نے — يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ فرمایا

Scanned with CamScanner

کبھی اللہ تعالیٰ نے اَیُّ ھَا النَّبِیُّ فرمایا

سامعین محترم! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّ ھَا النَّبِیُّ سے معلوم یہ بھی ہوا۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں (ایّ) سے پکارا۔۔۔ کہ یا نبی آپ پر سلام ہو۔۔۔ (یا) الگ ہے۔۔۔ اور (ایّ) الگ ہے۔۔۔ مگر میری رب کی شان دیکھئے اور یہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے کس قدر محبت ہے۔۔۔ کہ اُس خالق کائنات نے اپنے محبوب کو صرف یا نہیں بلکہ ساتھ ساتھ (ایّ) یعنی دو دو الفاظ سے پکارا۔۔۔ مگر لوگ ہمیں صرف (یا) کہنے پر فتویٰ جاری کرتے پھرتے ہیں۔۔۔ لیکن اُن کو کیا معلوم کہ رب تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب ﷺ کو پکارنے کا طریقہ وسلیقہ قرآن مجید میں ارشاد فرما دیا جیسا کہ میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید کی آیات مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔۔۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا۔۔۔ کہ میرے محبوب کو ایسے مت پکارنا جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

لفظ یا احادیث مبارکہ میں بار بار آیا

یُنَادُوْنَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. [صحیح مسلم، ج۲، ص۴۱۹]

سامعین محترم! صحابی رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد فرمایا:

''دو موتیں نہ آئیں گی، یعنی آپ نے موت کا ذائقہ چکھا وہ ہو گیا۔۔۔ اُس کے بعد حیات ہے۔ حیات کے بعد پھر موت نہیں آئے گی۔''

جیسا کہ خود سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ [ابن ماجہ، ص۱۱۹ جلاء الافہام ابن قیم] ''اللہ کے نبی زندہ ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے۔

ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔۔۔ اے اللہ کے رسول اپنی امت کے لیے بارش طلب فرمائیں۔۔۔ تحقیق وہ ہلاک ہو گئے۔۔۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے اُس شخص کو خواب میں زیارت نصیب فرمائی۔۔۔ اور فرمایا۔۔۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرا سلام کہنا اور خوشخبری دینا کہ بارش ہو گی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ۔ از امام محدث ابو بکر عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ استاد امام مسلم و بخاری ج ۱۲، ص ۳۲، کتاب الفضائل فتح الباری۔ شرح بخاری جلد ۲، ص ۴۹۵، نیز فرمایا اس کی سند صحیح ہے۔]

یار غار کا جنازہ

سامعین محترم! جب جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کا جنازہ روضہ مبارک پر لے گئے۔۔۔ اور آپ کی چارپائی حضور نبی کریم ﷺ کے مزار پُر انوار کے دروازے کے سامنے رکھ دی گئی اور پھر صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔۔۔ یہ ابو بکر صدیق ہیں۔ اور یہ اجازت چاہتے ہیں۔۔۔ کہ غار کا ساتھی اب آپ کی اجازت سے مزار کا ساتھی بھی بننا چاہتا ہے۔۔۔ (یعنی یہ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں) تو حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عرض کرنا تھا کہ روضہ رسول ﷺ کا دروازہ خود بخود کھل گیا۔۔۔ اور آواز آئی۔

اَدْخِلُوْا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ. [بحوالہ خصائص الکبریٰ محدث جلال الدین سیوطی تفسیر کبیر، ج۵، ص۴۷۸]

حضور ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد بھی یا محمد پکارا گیا

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد سیدنا عبداللہ بن سیدنا عمر فاروق ؓ کا پاؤں سن ہو گیا۔۔۔تو انہوں نے یوں پکارا۔۔یا مُحَمَّدُ ﷺ۔

ایک اور روایت میں ہے۔۔۔کہ حضرت سیدنا خالد بن ولید نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے وقت فرمایا:

بِشِعَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ یَا مُحَمَّدَاہ ﷺ. [بحوالہ فتوح الشام، ج ۱، ص ۱۶۰]

اور تفسیر ابن کثیر نے البدایہ ص ۳۲۴ جلد ۶ میں لکھا ہے۔

کَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہ ﷺ.

ایک اور روایت میں ہے کہ۔۔۔حضرت عبداللہ بن الجراح کی قیادت میں حلب میں لڑنے والے اسلامی لشکر نے کہا۔

یَا مُحَمَّد یَا مُحَمَّد یَا نَصْرُ اللّٰہِ اَنْزِلْ. [تاریخ فتوح الشام، ج ۱، ص ۱۶۰]

حضرت علقمہ ؓ کا طریقہ

سامعین محترم! ایک روایت میں آیا ہے کہ صحابی رسول ﷺ حضرت علقمہ ؓ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

[الشفاء شریف، ج ۲، ص ۵۳]

سامعین محترم! اسی طرح ایک اور روایت میں ہے۔۔۔کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا پاؤں سن ہوا تو انہوں نے پکارا (یا محمد ﷺ)۔

[تحفۃ الذاکرین، ص ۲۰۲، امام الوہابیہ شوکانی، الداء والدواء، ص ۴۷، صدیق حسن خان]

اب لفظ یا پکارنے والوں پر شرک کے فتوے لگانے والو سن لو۔۔۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو لفظ یا سے ندا کرنا۔۔۔دور سے یا نزدیک سے پکارنا جائز ہے۔۔۔اور اُن کی ظاہری زندگی میں بھی اور اُن کے پردہ فرما لینے کے بعد بھی ہر طرح جائز اور باعث برکت ہے۔۔۔قرآن و حدیث اور عمل صحابہ اور ہر نمازی کا نماز میں سلام کرنا یہ تمام روشن دلیلیں موجود ہیں۔

سامعین محترم! لوگ یا رسول اللہ ﷺ کہنے والوں کو مُشرک کہتے ہیں۔۔۔اور لفظ یا سے پکارنے والے۔ پر آج کے مُلاں شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔۔۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کو یا سے ندا فرماتا ہے۔۔۔اور صحابہ کرام آپ کی ظاہری زندگی میں بھی اور آپ کے وصال باکمال کے بعد بھی یا سے پکارتے رہے۔۔۔تو اُن کے بارے میں بدمذہبوں کا کیا عقیدہ ہے۔۔۔اُن پر کیا فتویٰ لگے گا۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

اور سرکار اعلیٰ حضرت اس مقام پر کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

غیظ میں جل جائیں گے بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجیے

کتب سے حوالہ جات

حضرت عثمان بن حنیف کی حدیث میں آیا ہے۔

یعنی یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ بیہقی اور جذری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

[ہدیۃ المہدی، ص ۲۴ (عربی) نشر الطیب، ص ۲۷۶]

ایک اور روایت میں ہے۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ. [ہدیۃ المہدی، ص ۲۴] "یعنی یا رسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔"

مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

سامعین محترم! حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ واللہ، رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آسمان سے میں نے یہ آواز سنی یَا مُحَمَّدَاہ ﷺ۔

[الشمامۃ العنبریہ، ص ۱۱۳، صدیق حسن بھوپالی]

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ

نے اپنی مناسک میں لکھا ہے ۔۔۔ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو اتنا ہی کہتے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتَاہُ. [فضائل حج، ص ۹۱۷، ذکریا سہارنپوری، دیوبندی]

ہدیۃ المہدی اردو، ص ۵۱،۵۰ پر درج ہے ۔۔۔ کہ جو عوام الناس کہتے ہیں یعنی،

یا رسول اللہ ﷺ — یا علی رضی اللہ عنہ

یا غوث رضی اللہ عنہ — تو اکیلی نداء

سے ان پر شرک کا حکم نہیں دیا جائے گا ۔۔۔ اور کیسے دیا جا سکتا ہے ۔۔۔ جبکہ حضور ﷺ نے بدر کے مقتولوں کو فلاں بن فلاں کہتے ہوئے پکارا تھا ۔۔۔ اور عثمان بن حنیف کی حدیث میں یا محمد ﷺ کے لفظ بھی آئے ہیں ۔۔۔ اور ایک حدیث میں یا رسول اللہ کا لفظ بھی ہے۔

ایک اور کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ:

"صلوۃ وسلام کے الفاظ میں تنگی نہیں ہے ۔۔۔ ادب شرط ہے۔"

چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے قبر شریف پر سلام اس طرح پڑھا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ ﷺ... اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ۔

[بحوالہ الصلاۃ والسلام، ص ۱۲۶، فردوس شاہ قصوری و ب]

تجھے بخش دیا

سامعین محترم! تفسیر ابن کثیر و مدارک میں ہے ۔۔۔ کہ حضور اکرم ﷺ کے دفن کے بعد ایک اعرابی آیا اور اپنے آپ کو روتے ہوئے سر پر خاک ڈال کر

قبر شریف پر گرادیا۔۔۔اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔۔۔اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں آپ میرے لیے استغفار فرمائیں۔۔۔تو قبر انور سے آواز آئی کہ "تجھ کو بخش دیا گیا ہے۔"

[بحوالہ نشر الطیب ،ص ۲۷۹]

(مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا) اس بندے نے آپ کو یا رسول اللہ ﷺ مستغیث ہو کر اور امید کی چیزوں کا امیدوار ہو کر پکارا ہے۔ [نشر الطیب ،ص ۲۷۹]

نعرۂ یا محمد ﷺ

جب روم کے بادشاہ نے مجاہدین اسلام کو عیسائیت کی ترغیب دی تو انہوں نے بوقت شہادت یا محمداہ ﷺ کا نعرہ لگایا جیسا کہ ہمارے اصحاب میں سے ابن جوزی نے روایت کیا۔ [ہدیۃ المہدی، نواب وحید الزمان، حیدر آبادی]

غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان

سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ۱۰۰امرتبہ درود غوثیہ پڑھ کر اابار یہ درود سلام پڑھو۔۔۔اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ [کتاب غوث اعظم، ص۳۲، احتشام الحسن کاندھلوی، دیوبندی]

بحوالہ یا حرف محبت

صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کا قول "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ" بغیر کسی اعتراض کے ثابت ہے۔۔۔اور حضور ﷺ کا یہ قول "یَا اِبْرَاھِیْمُ" اپنے مردہ فرزند کو ہے۔۔۔تو اس میں کوئی حرج نہیں۔۔۔اور حضرت حسان کا فرمان

"وَجَاھَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاہ" [بحوالہ یا حرف محبت، ص۹۴]

نبیوں کا سلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔۔۔حضرت موسیٰ علیہ السلام۔۔۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کو بایں الفاظ سلام کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَاشِرُ۔"

[کتاب معراج مصطفیٰ، ص۱۲، مولانا محمد علی جانباز وہابی]

فضائل اعمال میں لکھا ہے

زمہجوری برآمد جان عالم
تراحم یا نبی اللہ تراحم

(یارسول اللہ ﷺ) آپ کے فراق میں کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے۔۔۔اور دم توڑ رہا ہے۔۔۔اے رسول خدا ﷺ نگاہ فرمائیے۔۔۔اے ختم المرسلین ﷺ رحم فرمائیے۔ [اسعد اللہ دیوبندی]

شرک شرک کی رٹ

سامعین محترم! بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔۔۔کہ یا رسول اللہ ﷺ کہنا عبادت ہے۔۔۔جس کی وجہ سے یہ شرک ہے۔۔۔میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کے پکارنے کو مدنظر رکھتے ہوئے سوچیئے کہ اگر نبی کو یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر پکارنا عبادت ہوتا تو کیا رب تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو یا نبی کہہ کر پکارتا؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔کیونکہ رب ہے معبود۔۔۔اور نبی ہے عابد۔۔۔معبود وہ ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

۔۔۔جس کی سب عبادت کریں مگر وہ کسی کی عبادت نہ کرے سب اُس کے محتاج ہوں۔۔۔مگر وہ کسی کا محتاج نہ ہو۔۔۔سبھی اُس کے نیاز مند ہوں مگر وہ کسی کا نیاز مند نہ ہو۔۔۔اور عابد وہ ہوتا ہے جو اپنے معبود کی عبادت کرے اپنے رب کا نیاز مند ہو۔۔۔اپنے معبود کا محتاج ہو۔۔۔تو اس لیے جو عابد ہے۔۔۔وہ کسی صورت بھی معبود نہیں ہو سکتا۔۔۔اور جو معبود ہے اُسے عابد نہیں کہا جا سکتا۔۔۔ جو ایسا کہے گا وہ کافر ہو جائے گا۔۔۔لہٰذا جو لوگ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ کو عبادت یا شرک کہتے ہیں۔۔۔وہ در پردہ خدا تعالیٰ کو عابد اور نبی کو معبود بنا کر دائرہ اسلام سے خارج ہو رہے ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ ان بدعقیدہ لوگوں کو اچھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اللہ رب العالمین کو معبود مانتے ہیں — اور رسول ﷺ کو عابد مانتے ہیں

ہم اللہ تعالیٰ کو بھی پکارتے ہیں — رسول اللہ ﷺ کو بھی پکارتے ہیں

ہم اولیاء اللہ کو بھی پکارتے ہیں۔۔۔مگر ان سب کو پکارنے میں فرق ہے۔۔۔اور وہ فرق یہ ہے۔۔۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔۔۔اپنا معبود سمجھ کر۔۔۔اور رسول اللہ ﷺ کو پکارتے ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ کا لاڈلا محبوب سمجھ کر۔۔۔اور ولیوں کو پکارتے ہیں۔۔۔مقبول سمجھ کر۔

غیظ میں جل جائیں گے بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ ﷺ کی کثرت کیجیے

معزز سامعین! حضرات قرآن پاک احادیث مبارکہ کی روشنی میں واضح ہو چکا ہے۔۔۔کہ یا رسول اللہ ﷺ پکارنا جائز و مستحب ہے۔۔۔بلکہ یہ سچے ایمان والوں کی نشانی ہے۔۔۔اور جو لوگ یہ کہتے ہیں۔۔۔کہ ایسا کہنا

شرک ہے۔۔۔تو آج میں نے اُن ہی کی کتابوں کے حوالے آپ حضرات کے سامنے پیش کیے اور اُن کی کتابوں سے بھی ظاہر ہوا کہ:

یا رسول اللہ ﷺ کہنا

یا حبیب اللہ ﷺ کہنا

یا نبی اللہ ﷺ کہنا

یا محمد الرسول اللہ ﷺ کہنا

یا احمد ﷺ کہنا

بالکل جائز ہے۔۔۔اور حضور ﷺ کی ظاہری زندگی مبارکہ میں بھی جائز اور وصال بکمال کے بعد بھی جائز ہے۔۔۔جیسا کہ آپ حضرات کے سامنے صحابہ کرام کی احادیث پیش کی گئی ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حق سچ سننے سنانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

شانِ شفاعت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o [القرآن الحکیم]

نگاہ لطف کے امیدوار ہم بھی ہیں
لیے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا
ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے
پڑے ہوئے تو سر راہ گزار ہم بھی ہیں

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ
ہماری بگڑی بنی ان کے اختیار میں ہے
سپرد انہیں کے ہیں سب کاروبار ہم بھی ہیں

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید میں سے ایک آیت مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔۔۔ اے محبوب ﷺ

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o [آیت ۶۴، پ۵، النساء]

"اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے (محبوب) تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُنکی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔"

سامعین گرامی قدر! اس آیۂ مبارکہ میں اللہ رب العزت جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت وشان بیان فرمائی ہے۔۔۔ اور بالخصوص اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے صاحب شفاعت ہونے کا ذکر فرمایا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت مبارکہ میں صاف صاف یہ اعلان فرما دیا۔۔۔ کہ اگر کوئی گناہ ارتکاب کرے اور یعنی اپنے رب کو ناراض کر لے تو معافی مانگنے کے لیے میرے محبوب ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو جائے

۔۔۔اور اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔۔۔تو میں اپنے محبوب ﷺ کی شفاعت کو قبول فرماتے ہوئے اس آدمی کی توبہ کو قبول فرما کر اُسے معاف کر دوں گا۔۔۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر یوں لکھتے ہیں۔

وہ رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
اور ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بنایا

شفاعت کسے کہتے ہیں

حضرات گرامی! شفاعت سفارش کرنے کو کہتے ہیں۔۔۔اس کے متعلق اہلسنت و جماعت کا مسلک یہ ہے۔۔۔کہ دنیا و آخرت میں کبائر صغائر کی مغفرت اور تخفیف عذاب اور بعض کفار کے حق میں تخفیف عذاب اور ترقی درجات ہر قسم کی شفاعت جائز ہے۔۔۔خواہ یہ شفاعت بالوجاہت ہو یا بالاذن ہو یا بالمحبت ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں اور مقبول بندوں کو یہ عزت اور وجاہت دی ہے۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے۔۔۔اگر وہ ان کی درخواست کو قبول نہ کرے نہ مانے تو ان کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی نقصان کا خطرہ۔۔۔لیکن اپنے برگزیدہ بندوں کی بات نہ ماننا اس عزت و وجاہت کے خلاف ہے۔۔۔جو اُس نے اپنے مقبول بندوں کو عطا فرمائی ہے۔

بارگاہ خداوندی میں انبیاء کرام کی وجاہت

حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا:

سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○ [پ۲۳، الصفت، ع۹، ۷۹-۸۱]

"سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں ہم نیکوکاروں کو یوں ہی جزا دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجات کے کامل الایمان بندوں میں سے ہیں۔"

حضرت لوط علیہ السلام

سامعین محترم اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَاَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ [پ۱۷، الانبیاء، ع:۷۵]

"ہم نے (لوط) کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ بیشک وہ صالحین میں سے ہے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام

گرامی قدر! اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا. "اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔"

[پ۵، النساء، ع:۱۲۵]

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا۔۔۔جیسا کہ قرآن میں آتا ہے۔

Scanned with CamScanner

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ. [مریم:۵۴،پ۱۶]

''اور کتاب میں اسمٰعیل علیہ السلام کو یاد کرو بیشک وعدے کا سچا ہے۔''

حضرت ادریس علیہ السلام

اللہ رب العزت نے حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا جیسا کہ قرآن میں ہے۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا. [مریم،ع،۵۶،پ۱۶]

''اور کتاب میں ادریس علیہ السلام کو یاد کرو بلاشبہ وہ سچے نبی تھے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد فرمایا:

وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا. [الاحزاب:۶۹،پ۲۲]

''اور (موسیٰ) اللہ کے نزدیک صاحب عزت و وجاہت تھے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سامعین کرام! اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد فرمایا:

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. [ال عمران:۴۵،پ۳]

''(عیسیٰ بن مریم) دنیا و آخرت میں صاحب وجاہت تھے۔''

حضور نبی اکرم ﷺ کی عنداللہ وجاہت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مولا ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. [الانبیاء:۱۰۷،پ۱۷]

''اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی عظمت و شان قرآن مجید میں جگہ جگہ پر ارشاد فرمائی۔۔۔ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ. [الانفال:۳۳،پ۹]

''اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ اُن پر عذاب نازل کرے جب تک اے (محبوب) تم ان میں تشریف فرما ہو۔''

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا. [البقرۃ:۱۴۴،پ۲]

''ہم آپ کا قبلہ وہی بنا دیں گے جس پر آپ راضی ہیں۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. [بنی اسرائیل:۷۹،پ۱۵]

''اور اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔''

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے آقا ہیں سارا جگ سوالی ہے

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ قرآن مجید میں اپنے محبوب ﷺ کی تعریف فرمائی۔۔۔جیسا کہ آپ نے قرآنی آیات مبارکہ سماعت فرمائی۔۔۔

اب میں آپ حضرات کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی وجاہت احادیث سے

Scanned with CamScanner

واضح کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا

میرے عظیم بزرگو، دوستو حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔کہ حضور آقا ﷺ نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا فَخْرَ وَ بِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ۔ [بحوالہ مسلم شریف، ج۲، ص۲۴۵]

"میں قیامت کے دن میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر فخر نہیں حمد کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور اس پر فخر نہیں۔"

سب سے پہلے حضور ﷺ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے

سامعین محترم! ایک مقام پر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِیَآءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ۔ [مسلم شریف، ج۲، ص۲۴۷]

"قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ میرے متبعین ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔"

سامعین کرام! اس حوالہ سے کئی اور احادیث مبارکہ موجود ہیں۔۔۔ جن سے شانِ مصطفیٰ ﷺ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔۔۔تو ہمارے آقا و مولا ﷺ قیامت کے دن اپنی گناہگار امت کی شفاعت فرمائیں گے۔۔۔ کیونکہ قرآنی آیات سے صاف صاف واضح ہو رہا ہے۔۔۔کہ انبیاء کرام شفاعت کرتے ہیں۔۔۔جیسا کہ قرآن شریف میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

نوح علیہ السلام

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔۔۔کہ نوح علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا کی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا۔ [نوح:۲۸، پ۲۹]

"اے میرے رب مجھے اور میرے والدین اور جو مومن میرے گھر میں داخل ہوں اُن کی مغفرت فرما۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔ [ابراہیم:۴۱، پ۱۳]

"اے میرے رب روز محشر میری، میرے والدین کی، اور تمام مومنوں کی مغفرت فرما۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۔ [المائدہ:۱۱۸، پ۷]

"اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔"

شفاعت مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں قرآن میں یوں ارشاد فرمایا:

Scanned with CamScanner

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ [النساء:٦٤،پ٥]

"اگر یہ لوگ گناہ کرکے اپنی جان پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کی بارگاہ میں حاضری دیں اپنے گناہوں پر اللہ سے توبہ کریں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا مہربان پائیں گے۔"

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

صالحین کی شفاعت زمین کے لیے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ. [الحشر:١٠،پ٢٨]

"اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور ہم سے پہلے گزرے ہوئے مسلمانوں کی۔"

فرشتوں کی شفاعت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے فرشتوں کے متعلق یوں ارشاد فرمایا:

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. [القرآن]

"وہ (فرشتے) جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اسکے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد اور تسبیح کرتے ہیں اور ایمانداروں کیلئے بخشش طلب کرتے ہیں۔"

سامعین محترم! آپ نے ان تمام قرآنی آیات مبارکہ کو سماعت فرمایا تو معلوم ہوا۔۔۔ کہ انبیاء کرام بھی شفاعت کرتے ہیں۔۔۔ صالحین بھی مومنین کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔۔۔ اور اللہ کے فرشتے بھی ایمان والوں کے لیے اللہ کی بارگاہ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔

سامعین محترم! یہ تو قرآنی آیات جو کہ شفاعت کے حوالہ سے آپ نے سنی اب میں آپ حضرات کو شفاعت کے بارے میں کچھ احادیث مبارکہ سنانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے کون کون فائدہ حاصل کرے گا

سامعین محترم! حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔ جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ. [بخاری ج١،ص٣٠]

"قیامت کے دن میری شفاعت حاصل کرنے میں سب سے زیادہ کامیاب شخص وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے کلمہ پڑھا۔"

اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے واضح طور پر اعلان فرما دیا۔۔۔ کہ میری شفاعت کا اصل حقدار وہی شخص ہوگا جس نے خلوص دل کے ساتھ کلمہ پڑھا ہوگا۔۔۔ معلوم ہوا کہ جس جس نے بھی کلمہ پڑھا حضور آقا و مولا ﷺ اُس

Scanned with CamScanner

کی شفاعت فرمائیں گے۔۔۔کیونکہ ہمارے نبی ﷺ ہرگز یہ نہیں چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ سے محبت رکھنے والا بندہ دوزخ میں جائے۔۔۔ بلکہ آپ بھی یہی چاہیں گے۔۔۔کہ میرا چاہنے والا جنت میں داخل ہو جائے ۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا:

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ۔ ''میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہوگی۔'' [بخاری ج ۱،ص ۳۰]

ہمارے آقا ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ میری شفاعت اُمت میں کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لیے ہوگی۔۔۔معلوم ہوا کہ سرکار دوعالم ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے
خُلد جسے کہتے ہیں تیری دیکھی بھالی ہے
سبز سبز گنبد ہے اور سنہری جالی ہے

آپ ﷺ نے شفاعت کو اختیار کرلیا

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔کہ میرے پاس اللہ کا پیغام آیا۔۔۔اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دے دیا۔۔۔اے

محبوب ﷺ یا تو آدھی امت کو بخشوالو یا شفاعت کا اختیار لے لو۔۔۔تو اس پر آپ ﷺ فرماتے ہیں۔۔۔کہ میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔۔۔اور یہ شفاعت پھر اُس مسلمان کو حاصل ہوگی۔۔۔جو شرک پر نہیں مرے گا۔ [مسلم شریف، ج ۱،ص ۱۴۴]

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

میری شفاعت واجب ہوگئی

سامعین محترم! ایک اور حدیث شریف میں ہے۔۔۔کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پھر میرے لیے وسیلہ (مقام رفیع) کی دعا کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک مرتبہ ہے۔۔۔جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔۔۔اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ بندہ میں ہوں گا۔ جس شخص نے میرے لیے وسیلہ کی دعا کی اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

[مسلم شریف، ج ۱،ص ۱۴۴]

مقام مصطفیٰ ﷺ

سامعین محترم! انبیاء کرام عموماً اور حضور نبی کریم ﷺ خصوصاً اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو عزت و وجاہت رکھتے ہیں۔۔۔جیسا کہ میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن و حدیث کی روشنی میں جو شان انبیاء کرام اور پھر شان مصطفیٰ ﷺ بیان کر چکا ہوں۔۔۔ان سے آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہو چکا ہو گا۔۔۔کہ تمام نبیوں میں سے جو مقام ہمارے آقا و مولا ﷺ کو خدا کی بارگاہ میں

Scanned with CamScanner

حاصل ہے۔۔۔وہ کسی اور نبی کو نہیں۔۔۔جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عِنْدَ رَبِّیْ وَ لَا فَخْرَ. [طبرانی اوسط، ج ۳، ص ۴۴۶] ''میں اپنے رب کے نزدیک اولاد آدم میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔''

سامعین گرامی قدر! ایک اور روایت میں ہے۔۔۔کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ. [طبرانی اوسط، ۳، ص ۴۴۶] ''میں پہلی اور پچھلی تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔''

سب سے اعلیٰ رسول

سامعین کرام! ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔۔۔کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جناب جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے مشرق و مغرب چھان ڈالے لیکن میں نے حضور ﷺ سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا
جس جاہ کوئی پہنچا نہیں دیکھا وہاں تلوا تیرا

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ

ہم سنیوں کا عقیدہ ہے۔۔۔کہ جس طرح کائنات میں دوسرا خدا کوئی

نہیں اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفیٰ ﷺ کوئی نہیں۔

اُس جیسا معبود کوئی نہیں — اس جیسا عابد کوئی نہیں
اُس جیسا محبّ کوئی نہیں — اس جیسا محبوب کوئی نہیں
اُس جیسا معطی کوئی نہیں — اس جیسا قاسم کوئی نہیں
اُس جیسا چاہنے والا کوئی نہیں — اُس جیسا چاہا جانے والا کوئی نہیں
اُس جیسا عطا کرنے والا کوئی نہیں — اُس جیسا تقسیم کرنے والا کوئی نہیں
وہ رب العالمین ہے — یہ رحمۃ اللعالمین ہے
وہ خدا ہونے میں بے مثل و بے مثال — یہ مصطفیٰ ﷺ ہونے میں بے مثل و بے مثال
اور اُس کا جسم کوئی نہیں — اُس کا سایہ کوئی نہیں

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

سامعین محترم! ہمارے آقا و مولا ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت کے انتہائی اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔۔۔اسی لیے آپ ﷺ قیامت کے روز گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔۔۔اور خدا تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد ﷺ کیا تو راضی ہو گیا ہے

سامعین محترم! ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔۔۔کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔کہ میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔۔۔حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے پکار کر فرمائے گا۔۔۔اے محمد ﷺ کیا تو راضی ہو گیا ہے۔۔۔

Scanned with CamScanner

میں عرض کروں گا اے میرے رب میں راضی ہو گیا ہوں۔ [بزار،طبرانی]

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

پہلا جنتی گروہ

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔۔ میری امت کا پہلا گروہ ستر ہزار کی تعداد میں جنت میں داخل ہوگا۔۔۔ اور ان پر کوئی حساب نہ ہو گا۔۔۔ ان میں سے ہر آدمی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

[مشکوٰۃ، ج۳،ص۹۲۔ تاریخ بغداد، ج۲،ص۱۵۱]

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا

امت محمدیہ کے تین ثلث ہوں گے

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے تین ثلث یعنی (تہائیاں) ہوں گے۔۔۔ ایک تہائی حصہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگا۔۔۔ اور ایک تہائی حصہ آسان حساب سے جنت میں داخل ہوگا۔۔۔ اور ایک تہائی حصہ کے بارے میں فرشتے عرض کریں گے۔۔۔ یا اللہ یہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے۔۔۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔۔۔ انہوں نے سچ کہا۔۔۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ اللہ فرمائے گا ان کو ایسا کہنے پر جنت میں داخل کردو اور ان کے گناہ ان پر لاد دو جو مجھے جھٹلاتے تھے۔ [طبرانی کبیر، ج۱۸،ص۷۹]

قبر انور کی زیارت کا فائدہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ،

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ [جذب القلوب،ص۲۹۹]
"جس نے میری قبر کی زیارت کی اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔"

سامعین کرام! سبحان اللہ۔۔۔ قربان جائیں حضور نبی کریم ﷺ کی عظمت وشان پر کہ آپ ﷺ فرمارہے ہیں۔۔۔ کہ جس میرے غلام نے میری قبر کی بھی زیارت کر لی اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بیت اللہ شریف اور حضور نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس کی حاضری نصیب فرمائے۔۔۔ تاکہ ہم بھی آپ کی قبر انور کی زیارت کر سکیں اور آپ ﷺ کی شفاعت کے امیدوار بن سکیں۔ (آمین)

ایک اور روایت میں ہے۔۔۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خالص میری زیارت کو آئے اور اُسے سوائے اس کام کے دوسرا کوئی کام نہیں تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اُس کا شفیع بنوں۔ [جذب القلوب،ص۲۹۹]

اہل مدینہ کی شفاعت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ مَاتَ فِی الْمَدِیْنَةِ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ [جذب القلوب،ص۴۷]
"جو مدینہ میں مرے گا قیامت کے دن میں اُسکی شفاعت کروں گا۔"

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! آج ہر مومن کی یہ تمنا ہے۔۔۔کہ اُسے مدینہ میں موت آئے۔۔۔کسی نے اس مقام پر کیا ہی خوب کہا:

جے موت آوے مدینے وچ تے ساڈی وی حیاتی اے
وگرنہ موت تھیں بدتر سے جینا یا رسول اللہ ﷺ

ایک حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا۔۔۔کہ جس کسی سے ہو سکے وہ مدینہ میں مرے۔۔۔جو شخص مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔۔۔اور اُس کا گواہ ہوں گا۔

[جذب القلوب، ص ۷۵]

انبیاء کرام شفاعت کریں گے	اللہ کے فرشتے شفاعت کریں
اور روزے شفاعت کریں گے	قرآن شفاعت کرے گا

اور بالخصوص حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شفاعت کریں گے۔

شفاعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سامعین محترم! حدیث مبارکہ میں ہے۔۔۔کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ مقدسہ میں موجود تھے۔۔۔اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے پاس ایک شخص آئے گا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اُس سے بڑھ کر کوئی آدمی پیدا نہیں کیا۔۔۔اور اُسے نبیوں کی طرح مرتبہ شفاعت حاصل ہے۔۔۔اور پھر تھوڑی دیر کے بعد جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔۔۔اور پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں بوسہ دیا بغلگیر ہوئے۔ [الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۳۱]

شفاعت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔۔کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قیامت کے دن میری اُمت کے ایسے ستر (۷۰) ہزار لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ [الاصابہ، ج ۲، ص ۳۰۰]

سامعین محترم! احادیث مبارکہ سے یہ پتہ چلا کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شفاعت کریں گے۔

اور بہت ساری احادیث مبارکہ اور بھی ہیں۔۔۔جن سے پتہ چلتا ہے۔۔۔کہ کون کون شفاعت کرے گا۔۔۔مثلاً احادیث میں آیا ہے۔

صحابہ کرام بھی	شفاعت کریں گے
شہداء بھی	شفاعت کریں گے
عالم دین بھی	شفاعت کریں گے
حافظ قرآن بھی	شفاعت کریں گے
مؤذن بھی	شفاعت کریں گے
حاجی بھی	شفاعت کریں گے
کعبہ بھی	شفاعت کرے گا
قرآن بھی	شفاعت کرے گا

اور قرآن والا بھی شفاعت کرے گا۔

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

Scanned with CamScanner

تو میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔کہ اللہ مجھے اور آپ کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔اور قیامت والے دن حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

(توجہ فرمائیں)

ہدیہ صرف
Rs-15

التجوید

اپنے قریبی کتب خانہ سے طلب فرمائیں

مصنف:۔ قاری محمد الدین نعیمی

فن تجوید و قرأت کا آسان قاعدہ۔

رابطہ: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی۔

فون ۔۔۔موبائل:0300-9650136

مکتبہ نعیمیہ رضویہ، سنی رضوی جامع مسجد گلی نمبر 12 رضا آباد فیصل آباد

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

اُن لوگوں کی عظمت کا اللہ بھی ذاکر ہے
گُن آپ کی عظمت کے دن رات جو گاتے ہیں
جو شاہِ مدینہ کو لجپال سمجھتے ہیں
دامانِ طلب بھر کر محفل سے وہ جاتے ہیں
آقا کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں
اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی یہ آ کر
چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں

Scanned with CamScanner

معزز سامعین، حضرات بزرگو، دوستو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے ۲۲ پارے سے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاO [پ ۲۲، ع ۴]

''بیشک اللہ اور اُسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوتم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل وکرم ہوا۔۔۔کہ اُس خالق و مالک نے ہمیں اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی اجازت عطا فرمادی وگرنہ۔۔۔جس رسول ﷺ کا ذکر کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہو۔۔۔وہاں بھلا ہمارے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت ہی رحم وکرم فرمایا۔۔۔کہ ہمیں بھی اپنے محبوب ﷺ کا ذکر کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔

لوگوں کا کہنا

سامعین محترم! آج کے دور میں لوگ ہم سنیوں پر طرح طرح کے فتوے جاری کرتے ہیں۔۔۔کہ درود وسلام پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔۔۔آذان سے پہلے درود وسلام پڑھنا ناجائز ہے۔۔۔یعنی جو ہم صلوٰۃ آذان سے پہلے پڑھتے ہیں۔۔۔یا کہ نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔۔۔یعنی دعا سے پہلے یہ لوگ ایسا کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت

نصیب فرمائے۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ

سامعین محترم! ہمارا یہ عقیدہ ہے۔۔۔جو کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔۔۔کہ آپ ﷺ پر آذان سے پہلے یا آذان کے بعد یا نماز کے بعد یا ہر وقت صلوٰۃ وسلام بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے پڑھنا جائز ہے۔۔۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بائیسویں ۲۲ پارے کے چوتھے رکوع میں ایک آیۃ مقدسہ میں ارشاد فرمایا۔۔۔کہ بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔۔۔اے ایمان والو تم بھی خوب درود وسلام بھیجا کرو۔۔۔تو جبکہ درود وسلام پڑھنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔۔۔اور اس کا حکم اللہ تعالیٰ خود صادر فرما رہا ہے۔۔۔تو حکم خداوندی کو بجالاتے ہوئے ہر مسلمان پر فرض ہے۔۔۔کہ وہ اپنے نبی ﷺ پر درود وسلام کے نذرانے پیش کرے۔۔۔یقیناً ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ اُس پر راضی ہوجائیں گے اور اسی وجہ سے اُس کی دُنیا وآخرت بہتر ہوجائے گی۔

آ کریے ذکر محمد دا سن راضی رب دی ذات ہووے
آساں عاصیاں دی اس محفل تے اوہدی رحمت دی برسات ہووے

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو درود پڑھنے کا حکم فرمایا۔۔۔اس میں کسی وقت۔۔۔یا کسی جگہ کا۔۔۔یا کسی خاص صیغہ سے پڑھنے کی پابندی نہیں لگا۔

درود وسلام صبح پڑھو — شام پڑھو
نماز سے پہلے پڑھو — نماز کے بعد پڑھو

آذان سے پہلے پڑھو   آذان کے بعد پڑھو

ہر وقت پڑھو   کسی بھی جگہ پڑھو

بلکہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے اندر مطلق حکم بھی یہی ہے ---کہ ہر گھڑی پڑھ ہر آن پڑھ۔

اعتراضات

کہتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی پڑھنا چاہیے---کیونکہ باقی تمام درود اہلسنت و جماعت والوں نے خود بنائے ہیں---اس لیے یہ جائز نہیں ---اور کہتے ہیں کہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہنا بھی جائز نہیں ہے---لیکن ان لوگوں کو میرے خیال میں حدیث مبارکہ نظر نہیں آتی یا یہ جان بوجھ کر ایسی گستاخانہ باتیں کرتے ہیں---اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے---آج میں ان ہی کی کتابوں سے حوالے پیش کروں گا---کہ صلوٰۃ پڑھنا جائز ہے---یا کہ نہیں؟

ہر کوئی یہی کہتا تھا

سامعین محترم! حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام علیہم رضوان اور شجر و حجر بھی یہی پڑھتے تھے---اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ---

اور اس بات کے ان کتابوں میں حوالہ جات موجود ہیں۔

(۱) سیرۃ الحلبیہ، ج۳، ص۲۹۳۔

(۲) معارج النبوۃ، ج۳، ص۶۷۷۔

(۳) مشکوۃ شریف، ص۳۵۱ (عربی)

(۴) ابوداؤد شریف، ص۳۵۱، ۲۱۶ (عربی)

(۵) حزب الصلوۃ والسلام، ج۹، ص۱۵ (مولوی ہاشم دیوبندی فتاوی علماء حدیث)

اور کتاب الشفاء شریف میں ہے---کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی صیغہ خطاب سے صلوٰۃ والسلام حضور ﷺ کے دربار میں عرض کیا کرتے تھے۔

[نسیم الریاض، شفاء شریف، ج۳، ص۴۵۴]

پتھر اور درخت بھی یہی عرض کرتے

حدیث مبارکہ میں ہے---کہ حضور نبی پاک ﷺ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تو وہ بھی یہ پڑھتے---اور عرض کرتے---اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ--- [سیرت حلبیہ، ص۳۱۴]

ایک اور روایت میں ہے---کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کہیں باہر سفر پر جا رہا تھا کہ دوران سفر راستے میں آپ کے سامنے جو بھی درخت---یا پتھر---یا جانور آتا تو وہ آپ کو سلام پیش کرتا۔ [مشکوۃ شریف]

بعض کا اعتراض

بعض لوگ کہتے ہیں---ہاں اگر درود و سلام پڑھنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے---تو یہ ہم بھی مانتے ہیں---لیکن حضور ﷺ پر الصلاۃ والسلام پڑھنا اُن کی ظاہری زندگی میں جائز تھا---اُن کے وصال

کے بعد نہیں۔۔۔لیکن میں آپ حضرات کو اس سوال کا جواب کے مولوی کی کتاب سے ہی دوں گا۔۔۔تا کہ پتہ چل سکے ہیں۔۔۔اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔۔۔اور ان کے اخبارات میں ان کہی گئی باتیں محفوظ ہیں۔

ماہنامہ حرمین اہلحدیث جہلم جنوری ۱۹۹۲ء پر لکھا تھا کہ حضرت سیدنا ابن عمر ؓ حضور نبی کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھا کرتے تھے۔

صحابہ کرام سے مختصر درود و سلام مروی ہے

سامعین محترم! صحابہ کرام ؓ سے جو مختصر درود و سلام مروی ہے۔۔۔ وہ یہی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ [حزب الصلوۃ والسلام، ص ۱۵۴ تا ۱۶۹، مولوی محمد ہاشم دیوبندی، معادن القرآن، مفتی محمد شفیع دیوبندی]

صرف درود ابراہیمی پڑھو

سامعین محترم! لوگ یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ صرف درود ابراہیمی پڑھو۔۔۔لیکن یہ خود دو مرتبہ درود ابراہیمی کے منکر ہیں۔۔۔ درود ابراہیمی (نماز والے درود) میں آل ابراہیم اور آل محمد پر درود بھیجا جاتا ہے۔۔۔ اور آل ابراہیم میں حضور نبی پاک ﷺ کے والدین کریمین شامل ہیں۔۔۔ اور آل محمد ﷺ میں حضور نبی کریم ﷺ کے نواسے حضرت امام حسین ؓ

شامل ہیں۔

مگر ۔۔۔ ۔۔۔نہ حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کو مانتے ہیں۔۔۔اور نہ ہی نواسۂ رسول حضرت امام حسین ؓ کو حق پر تسلیم کرتے ہیں۔۔۔تو پھر ان لوگوں کو درود ابراہیمی پڑھنے کا کیا فائدہ حاصل ہو گا۔۔۔اگر یہ نماز والا درود افضل اور بہتر ہے۔۔۔تو نماز والے سلام پر ایمان کیوں نہیں ہے۔۔۔نماز میں زندہ وحیات نبی ﷺ کی خدمت میں حرف ندا کے ساتھ سلام عرض کیا جاتا ہے۔

الشہاب ثاقب ص ۶۵ پڑھیے

کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگان دین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کا پڑھنا مستحب جانتے ہیں۔۔۔اور اپنے متعلقین کو اس کا حکم دیتے ہیں۔

مولوی خلیل احمد دیوبندی

سامعین محترم! دیوبندی مولوی خلیل احمد کو حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو مولوی صاحب حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھتے ہی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے لگے۔ [تذکرہ خلیل، ص ۲۲۳، عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی]

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

سامعین محترم حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا کہنا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

[بحوالہ فیصلہ ہفت مسئلہ،ص ۳۲۔از حاجی امداداللہ مہاجرمکی]

مزید حوالہ جات

از مولوی اشرف علی تھانوی کتاب امدادالمشتاق ص ۵۹ میں ہے۔۔۔ کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

خیر محمد جالندھری دیوبندی

ان کا کہنا یہ ہے۔۔۔ کہ اگر کوئی روضۂ اقدس پر جائے اور وہاں جا کر سلام پیش کرنا جائز ہے۔۔۔ یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا جائز ہے۔ [خیرالفتاویٰ، ج ۱، ص ۱۸۰]

دیکھا سامعین محترم! جو حضرات درود وسلام پڑھنے سے منع کرتے پھرتے ہیں۔۔۔ خود ان کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔۔۔ کہ درود وسلام پڑھنا مستحب ہے۔۔۔ جائز ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اچھا ہے۔۔۔ لیکن اے میرے بھائیو! یہ باتیں صرف کتابوں میں لکھ دینے سے حل نہیں ہوا کرتیں بلکہ خود بھی اس پر عمل کرو ایسا ہرگز مت کرو۔۔۔ کہ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ۔

اور مزید کتب میں بھی حوالہ جات موجود ہیں۔۔۔ کہ جن میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے۔۔۔ کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا جائز ہے۔۔۔ اُن کتابوں کے نام اور صفحہ نمبر یہ ہیں۔

(۱) فضائل اعمال مطبوعہ لاہور، ص ۶۴۶ لکھا گیا ہے کہ پڑھنا اچھا ہے۔

(۲) یا حرف محبت ص ۶۳ لکھا گیا ہے کہ جب سانس اندر جائے تو پڑھو۔

(۳) فضائل درود ص ۲۵، ذکریا سہارن پوری دیوبندی، سلام پڑھنا اچھا ہے۔

(۴) درود پڑھنے کا شرعی طریقہ ص ۷۵ سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی کہتے ہیں کہ یہ مختصر درود شریف ہے۔ پڑھنا چاہیے۔

(۵) شکر النعمہ بذکر الرحمہ، ص ۱۸، اشرف علی تھانوی، کہتے ہیں کہ یوں جی کرتا ہے کہ درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ میں کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔

درود کو آذان کا حصہ نہ بناؤ

سامعین محترم! روزنامہ ڈاک گجرات ۱۸۔۲۰ نومبر ۲۰۰۲ء دیوبند فکر کے نامور عالم ضیاءاللہ بخاری نے درس قرآن میں کہا کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہنا جائز ہے۔۔۔ لیکن اسے اذان کا حصہ نہ بنایا جائے۔

تو سامعین محترم! ہم اس کو آذان میں نہیں پڑھتے۔۔۔ نہ ہی اس کو آذان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔۔۔ بلکہ یہ تو محبت رسول ﷺ ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے اہلسنت و جماعت پانچوں وقت آذان سے پہلے یا آذان کے بعد اپنے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھتے ہیں۔۔۔ اس میں کوئی قید نہیں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام جس وقت چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔۔۔ خواہ وہ آذان سے پہلے ہو یا کہ بعد میں ہر طرح ہر وقت درود وسلام پڑھنا جائز ہے۔۔۔ یہ بدعقیدہ لوگ ایسی باتیں اس لیے کرتے ہیں۔۔۔ کہ یہ لوگ اندر

سے کالے ہیں۔۔۔باہر سے بڑے نمازی۔۔۔پرہیزگار۔۔۔حاجی۔۔۔نظر آتے ہیں۔۔۔لیکن ان لوگوں کے دل کالے ہو چکے ہیں۔۔۔کیونکہ یہ لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لیے اوپر اوپر سے کہتے ہیں۔۔۔کہ جائز ہے۔۔۔ جائز ہے۔۔۔مگر ایک نہ ایک بات ایسی ضرور کر جاتے ہیں۔۔۔جن سے پتہ چل جاتا ہے۔۔۔کہ ان کو اپنے نبی ﷺ سے کس قدر محبت ہے۔۔۔بہر حال اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔تو سامعین محترم اہلسنت و جماعت کا طریقہ یہ ہے۔۔۔بلکہ عقیدہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر آذان سے پہلے آذان کے بعد نماز کے بعد ہر وقت صلوٰۃ والسلام پڑھنا چاہیے اونچی آواز میں پڑھو یا کہ آہستہ ہر طریقہ سے جائز ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

موت کا منظر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا○

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جا لواں
سُتا ہویا نصیب تے میں اپنا جگا لواں
محبوب ﷺ دا اوہ گنبد خضریٰ تے ویکھ لاں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پا لواں
لگے نیں مصطفٰے دے قدم جس زمین تے
اک واری اوس خاک نوں سینے تے لا لواں
سُنیا اے ہر غریب دی سُندے اوہ زاریاں

Scanned with CamScanner

میں وی تے اپنے غم دی کہانی سنا لواں
جی بھر کے رو لواں درِ اقدس دے سامنے
اکھیاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں

میرے نہایت ہی واجب الاحترام، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے پارہ ۲۹ سورۃ ملک آیت نمبر ۲ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی پاک بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ خالق کائنات مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ تو اللہ رب العزت جل علا کا ارشاد مبارک ہے۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا [پ۲۹، ع۴] "وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔"

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ مبارکہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے موت کو پیدا فرمایا۔۔۔ اور تمہیں زندگی بھی عطا فرمائی۔۔۔ اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔۔۔ کہ اللہ رب العزت نے موت کو بے شک ہماری آزمائش کے لیے پیدا فرمایا۔۔۔ تاکہ ہم اس چندروزہ زندگی میں اپنے اعمال کو نیکی اور یادِ خدا عزوجل سے آراستہ کر کے اس مالک حقیقی کی رضا کے مطابق موت کے بعد حیات جاوید سے لطف اندوز ہو سکیں۔

بلاشبہ موت ایک ہولناک چیز ہے۔۔۔ اور اس کی ہولناکیوں اور

تباہیوں کے خوف سے ہی ہم اپنے اعمال کو درست کر سکتے ہیں۔ میرے دوستو موت کی طاقت سے تو فرشتے بھی خوف کھاتے تھے۔۔۔ جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔

تخلیق موت

معزز سامعین حضرات! ہمارے خالق حقیقی نے موت کو پیدا کر کے اسے ایک ہزار پردوں میں چھپا دیا۔۔۔ پھر اس تباہ کار کو آسمانوں اور زمین سے بھی زیادہ قوت و طاقت عطا فرما کر ایسی مضبوط اور طویل زنجیروں سے جکڑ دیا۔۔۔ کہ ہر زنجیر کا طول ایک ۱۰۰۰ ہزار سال کی مسافت کے برابر تھا۔۔۔ کیونکہ موت کو حجاب میں رکھا گیا۔۔۔ اس لیے فرشتے اس کے مکان سے ناواقف تھے اور نہ ہی اس کی آواز سن سکتے تھے۔۔۔ اور نہ ہی فرشتے موت کی حقیقت سے آگاہ تھے۔ [دقائق الاخبار، ص۴]

فرشتوں کا بے ہوش ہو جانا

معزز دوستو! حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد اللہ رب العزت نے اپنے فرشتے عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا۔۔۔ کہ تجھے موت پر مسلط کیا جاتا ہے۔۔۔ اور اپنی ڈیوٹی کو سرانجام دینے کے لیے تم اُس کو اپنے قبضے میں کر لو۔۔۔ فرشتوں نے جب موت کا نام سُنا۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرنے لگے۔۔۔ اے اللہ۔۔۔ موت کیا چیز ہے۔۔۔ اور اُسے تو نے کہاں چھپا رکھا ہے۔۔۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے موت کو ظاہر کرنے کے لیے فرمایا کہ اے موت تو اپنے پردے دور کر دے اور پھر فرشتوں نے موت کو دیکھا۔۔۔اور نگاہ پڑتے ہی بے ہوش ہو گئے۔۔۔اور ایک (۱۰۰۰) ہزار سال تک اُسی طرح بے ہوش پڑے رہے۔۔۔ہزار سال کے بعد جب ہوش آیا تو عرض کرنے لگے۔

یَا رَبَّنَا اَخَلَقْتَ خَلْقًا اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَ اَنَا اَعْظَمُ مِنْ هٰذَا. [دقائق الاخبار، ص۴]

"اے پروردگار! کیا تو نے اس سے بڑی چیز بھی پیدا فرمائی ہے۔ تو ارشاد ہوا "ہاں" اس سے میں کہیں بڑا ہوں۔"

اور پھر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ موت تو بہت زبردست ہے۔۔۔میں اس پر کیسے قابو پا سکتا ہوں۔

چنانچہ اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو اس قدر قوت عطا فرمائی۔۔۔کہ آپ نے موت کو پکڑ کر اپنے قبضے میں لے لیا۔۔۔اس پر موت نے ایک چیخ ماری اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے رب العزت مجھے اجازت دے کہ میں آسمانوں میں اپنا اعلان سنا سکوں۔۔۔اور پھر اللہ تعالیٰ نے موت کو اعلان سنانے کی اجازت عطا فرما دی۔۔۔اور پھر موت نے اپنا اعلان کچھ اس طرح سنایا۔

موت کا اعلان

میں ایک موت ہوں، جو ماں اور بیٹیوں میں جدائی ڈال دیتی ہے۔۔۔جو بھائی اور بہنوں میں جدائی ڈال دیتی ہے۔۔۔اور میں وہ موت ہوں۔۔۔جو دوستوں۔۔۔محبوبوں میں جدائی ڈال دیتی ہے۔۔۔اور میں موت ایسی

ہوں جو خاوند اور بیوی میں جدائی ڈال دیتی ہوں۔۔۔اور میں گھروں اور محلوں کو برباد کر دیتی ہوں۔۔۔اور قبروں کو آباد کرتی ہوں۔۔۔اور میں ایسی جگہ سے بھی تم کو ڈھونڈ لوں گی خواہ تم کتنے ہی مضبوط قلعوں میں رہو۔۔۔اور مخلوق میں کوئی ایسا نہ ہوگا۔۔۔جو میرا ذائقہ نہ چکھے۔۔۔کوئی میری گرفت سے نہ بچ سکے گا۔

[دقائق الاخبار، ص۴]

میرے عظیم دوستو! کسی نے کیا ہی خوب کہا:

یہ دنیا آخر فانی ہے
اور موت بھی اک دن آنی ہے

جہاں بھی جاؤ گے موت ضرور آنی ہے۔۔۔چاہے کوئی کتنے بڑے عہدے پر فائز ہو موت ہر ایک کو آ کر رہنی ہے۔۔۔اس کے گھیرے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

موت نہ بادشاہ دیکھتی ہے
موت نہ وزیر دیکھتی ہے
موت نہ امیر دیکھتی ہے
موت نہ سفیر دیکھتی ہے
موت نہ غریب دیکھتی ہے

جیسے بھی بن جاؤ۔۔۔جس حالت میں بھی اپنے آپ کو بنا لو موت ضرور آئے گی۔۔۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ. "یعنی ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہوگا۔" [پ۴، ع۹:۹]

میرے عظیم دوستو! ہر جاندار خواہ کوئی۔

جن ہو یا بشر — انسان ہو یا حیوان

بادشاہ ہو یا گدا — نبی ہو یا ولی

مرد ہو یا عورت — بچہ ہو یا بوڑھا

جب ان کا وقت مقررہ آ جائے گا تو کوئی بھی ان کو موت سے بچا نہ سکے گا۔۔۔ خواہ وہ جلوت میں ہو۔۔۔ یا خلوت میں یعنی موت کا ہاتھ اُسے بند کمروں میں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔۔ خواہ وہ زمین کو چھوڑ کر چاند پر بھی چلا جائے تب بھی بچ نہ سکے گا۔

موت سے فرار ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ٥
[پ ۲۸، جمعہ، ع ۷]

"اے محبوب فرما دیجیے! موت جس سے تم بھاگتے ہو، وہ تو ضرور ملنی ہے۔ پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا جو تم نے کیا تھا۔"

میرے دوستو! جب معلوم ہو گیا کہ مرنا ہی ہے۔۔۔ تو اس بات کا خیال ہونا چاہیے۔۔۔ کہ ایک نہ ایک روز اپنے اعمال کا حساب چکانا ہو گا۔۔۔ تو میرے بھائیو! آخرت میں کامیاب وہ انسان ہو سکتا ہے۔۔۔ جو اپنے آپ کو بُرے کاموں سے دور رکھے اور نیک عمل کرے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

وقتِ آخرت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔۔۔ وہاں ایک نوجوان بھی بیٹھا تھا۔۔۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا تو وہ جوان کانپ اُٹھا۔۔۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے جانے کے بعد عرض کرنے لگا یا حضرت مجھے بہت خوف آنے لگا ہے۔۔۔ ہوا کو حکم دیں کہ مجھے چین میں پہنچا دے۔۔۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا۔۔۔ تو وہ جوان ملک چین میں پہنچ گیا۔۔۔ اور وہاں بھی اس کی روح قبض کر لی گئی۔۔۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔۔ تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اے ملک الموت تم اُس جوان کو اتنی تعجب خیز نظروں سے کیوں دیکھ رہے تھے۔۔۔ بولے۔۔۔ یا نبی اللہ علیہ السلام مجھے تو اُس جوان کی روح ملک چین میں قبض کرنے کا حکم ملا تھا۔۔۔ لیکن میں اُس کو آپ کے پاس بیٹھا دیکھ کر تعجب میں تھا۔۔۔ کہ یہ جوان چین میں اتنی جلدی کیسے جائے گا۔۔۔ حالانکہ آج میں نے اُس کی روح ملک چین میں قبض کرنی تھی۔۔۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے بتلایا کہ وہ چونکہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس کو ہوا کے ذریعے چین بھیج دیا گیا۔ [دقائق الاخبار، ص ۸۰۷]

معزز سامعین حضرات دیکھا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ انسان کی موت

Scanned with CamScanner

کا اور جگہ کا وقت مقرر کیا جاتا ہے۔۔۔اور کوئی بھی کسی کو آنے والے وقت سے بچا نہیں سکتا۔۔۔جب آخر کار موت کا لقمہ بننا ہے۔۔۔تو دانائی تو یہ ہے۔۔۔ انسان موت کو ہمیشہ یاد رکھے۔۔۔اور اُس بات کو دل سے فراموش نہ ہونے دے کہ قبر کی تاریک کوٹھڑی میں اُس کا مکان ہوگا۔۔۔ جہاں خاک کا بچھونا ہو گا اینٹوں کا تکیہ۔۔۔ بچھو، سانپ اور کیرے مکوڑوں کی رفاقت نصیب ہو گی۔۔۔ اور منکر نکیر امتحان لینے آئیں گے۔۔۔ اور پھر عذاب قبر ہوگا اور بات یہیں ختم نہیں ہوگی۔۔۔

محشر کو جب میزان عمل قائم ہوگا۔۔۔تو ہر ایک کو اپنا اپنا حساب چکانا ہوگا۔۔۔ اگر اعمال حسنہ غالب آئیں گے تو بیشک بندہ جنت کا حقدار ٹھہرائے گا۔۔۔ اور اگر نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا تو اس کا دوزخ میں ٹھکانہ ہوگا۔

تو میرے بھائیو! موت کو یاد کرو کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔۔۔ کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔۔۔ کیونکہ یہ لذتوں کو ختم کرنے والی ہے۔۔۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا:

تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
ہوئے گا اک دن مردار جو کرموں نے کھانا ہے

سامعین محترم! جب اتنے امتحانوں سے گزر کر ہی منزل مقصود کو پانا ہے تو انسان کیوں نہ اپنے اعمال کو درست کرلے اور کیوں نہ اپنے نفس کو قابو رکھنے کی کوشش کرے۔۔۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

نفس پر قابو پانا

دین و دنیا میں فلاح حاصل کرنے کے لیے نفس پر قابو پانا لازم ہے۔۔۔اور نفس پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم موت اور اُس کے بعد کے انجام کو کسی وقت بھی فراموش نہ کریں۔۔۔اور اُس کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کا محاسبہ بھی کرتے رہا کریں۔۔۔ کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

"عقلمند وہ شخص ہے۔ کہ جس نے اپنے نفس کو لازم کرلیا اور موت کے بعد حساب وکتاب کے لیے عمل کرلیے۔"

[شرح الصدور، ص ۸۔ کیمیائے سعادت، ص ۲۴۳]

تین چیزیں نجات دینے والی

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ تین چیزیں انسان کو نجات دینے والی ہیں۔۔۔جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

پہلی یہ ہے کہ خلوت وجلوت میں اللہ رب العزت کا خوف رکھنا۔

دوسری یہ ہے فقیری اور مالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔

تیسری یہ ہے خوشی اور غضب کی حالت میں عدل وانصاف پر قائم رہنا۔

[مشکوۃ، بخاری، مسلم]

تین چیزیں ہلاک کرنے والی

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جو بندے کے لیے ہلاکت کا سبب بنتی ہیں۔

پہلی یہ ہے   کہ شدید بخل کرنا۔

دوسری یہ ہے   کہ خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا۔

تیسری یہ ہے   کہ انسان کا اپنے آپ پر تعجب کرنا یعنی اپنی کسی خوبی کو ذاتی کمال سمجھ کر خود کو قابل تعریف نگاہوں سے دیکھنا۔

تین چیزیں درجات بلند کرنے والی

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین ایسی چیزیں ہیں جو بندے کے درجے بلند کرتی ہیں۔

''(۱) اسلام کو عام کرنا۔   (۲) کھانا کھلانا۔

(۳) رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔''

گناہوں کا کفارہ

(۱) سخت سردیوں میں کامل وضو کرنا۔

(۲) مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کی غرض سے چلنا۔

(۳) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ [مشکوۃ، بخاری، مسلم]

معزز سامعین حضرات! جس بھی انسان کو آخرت پر ایمان رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔۔۔ اُسے اس بات کی ضرور جستجو ہونی چاہیے کہ اُخروی نجات کے سلسلے میں کون کون سے اعمال معاون ثابت ہوں گے؟ اس راہ میں کن کن افعال کے باعث ہلاکت کا شکار ہوا جا سکتا ہے؟ کون کون سی چیزیں بارگاہ الٰہی میں درجات کی بلندی کا سبب بن سکتی ہیں۔۔۔ اور گناہوں کا کفارہ

بننے والی اشیاء کیا کیا ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے اپنے اس قول میں انہی چیزوں کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔۔۔ ہر سمجھ دار مسلمان کو چاہیے کہ بیان کردہ امور کے ذریعے مذکورہ انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

سامعین محترم! موت ایک اٹل حقیقت ہے۔۔۔ اگر نیک کام کریں گے تو موت کا وقت اللہ تعالیٰ ہم پر آسان فرما دے گا۔۔۔ سورۃ رحمٰن میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ [سورۃ رحمٰن، آیت ۲۶]

''زمین پر جو کچھ ہے سب کو فنا ہونا ہے صرف پروردگار کی ذات جو صاحب جلال وعظمت ہے وہ باقی رہ جائے گی۔''

یہ دنیا سے رہے گا کون باقی
خدا باقی ہے اور سب کو فنا ہے

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۝ [القصص، ع ۸۸، پ ۲۰]

''ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اُس ذات کے۔''

سامعین محترم! اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرے پاس بڑا مال و دولت ہے۔۔۔ میں اپنے مال کی وجہ سے موت سے بچ جاؤں گا۔۔۔ لیکن اے لوگو سن لو!

Scanned with CamScanner

قارون بڑا مالدار تھا — لیکن اُس کا مال اُسے موت سے نہ بچا سکا
فرعون کے پاس بادشاہی تھی — لیکن اُس کی بادشاہی اُسے موت سے نہ بچا سکی
نمرود کو اُس کی — سرکشی موت سے نہ بچا سکی
رستم کو اُس کی — شہہ زوری موت سے نہ بچا سکی
جمشید کو اُس کا — جاہ و جلال موت سے نہ بچا سکی
ارسطو کو اُس کی — دانش موت سے نہ بچا سکی
حضرت لقمان کو ان کی — حکمت موت سے نہ بچا سکی

ہر چیز ہونے کے باوجود ہر ایک کو سفر آخرت اختیار کرنا پڑا۔۔۔ اور موت ہر ایک کے حصے میں آئی ہے اور ہر ایک کو آ کر ہی رہے گی۔۔۔ یہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ○ ’’ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہوگا‘‘ [پ۴،ع۹:]

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں دعا ہے کہ رب کائنات ہم سب کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔ اور مرتے وقت زبان سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رہنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

گستاخ رسول ﷺ کی سزا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ. وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ.

فضلِ رب العلیٰ اور کیا چاہیے
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے
دامنِ مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیے
گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیے
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیے

Scanned with CamScanner

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اُس خالق و مالک نے مجھے اور آپ کو اپنے پیارے محبوب ﷺ کا اُمتی اور غلام بنایا۔۔۔ اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔۔۔ کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کے صدقہ و وسیلہ سے کائنات وجود میں آئی بلکہ ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔

نبیوں کو نبوت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
صدیقوں کو صداقت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
اماموں کو امامت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
شہیدوں کو شہادت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
شریفوں کو شرافت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
سخیوں کو سخاوت ملی تو — صدقہ مدینے والے کا
قاریوں کو قرآن ملا تو — صدقہ مدینے والے کا
عارفوں کو عرفان ملا تو — صدقہ مدینے والے کا
نہ۔ نہ بلکہ ہم سب کو رحمان ملا — وہ بھی صدقہ مدینے والے کا

کسی نے اس مقام پر کیا ہی خوب عرض کیا۔

زمین و زماں تمہارے لیے
مکین و مکاں تمہارے لیے
چنین و چناں تمہارے لیے
بنے دو جہاں تمہارے لیے

میرے دوستو! اگر ہمارے حضور ﷺ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو

کائنات میں کوئی چیز بھی نہ ہوتی۔۔۔ ہمارے آقا ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں۔۔۔ اور آپ ﷺ کی ذات دلیل خدا ہے۔۔۔ اسی لیے ہمارے آقا و مولا ﷺ کی شان و رفعت کا تذکرہ روز ازل سے شروع ہوا۔۔۔ اور آج بھی جاری ہے۔۔۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک ہی نہیں بلکہ بعد از قیامت بھی آپ ﷺ کا ذکر ہوتا رہے گا۔۔۔

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

پُر وقار محفل

معزز سامعین حضرات آج کی یہ پُر وقار محفل جو کہ ہم نے اپنے نبی ﷺ کی عظمت و شان بیان کرنے اور اُن گستاخان رسول ﷺ تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منعقد کی ہے۔۔۔ کہ جن بدبختوں نے کافروں نے بے دینوں نے آج کے دور میں گستاخِ رسول ﷺ رشدی ملعون کو سَر کا خطاب دیا اور مسلمانوں کو للکارا لیکن اے گستاخان رسول ﷺ تمہیں اس بات کی ذرا خبر نہیں۔۔۔ کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے غلام ہیں۔۔۔ اُمتی ہیں۔۔۔ ہم اپنے نبی ﷺ کے دیوانے ہیں۔۔۔ اور حضور ﷺ کے غلاموں میں عاشقوں میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے۔

کہ اگر کسی معلون نے ہمارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے تو غلاموں کو یہ ہرگز گوارا ہی نہیں۔۔۔ وہ اپنی جان و۔۔۔ مال۔۔۔ ہر چیز۔۔۔ قربان تو کر سکتے ہیں۔۔۔ مگر اپنے نبی ﷺ کے نام نامی اسم گرامی پر آنچ نہیں

Scanned with CamScanner

آنے دیں گے۔

دہن میں زباں تمہارے لیے
بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

جو گستاخ رسول ﷺ ہوگا۔۔۔ہم غلامان رسول ﷺ اُس بے دین کو، بے ایمان کو اُس ملعون کو اُس کے ناپاک ارادوں کے ساتھ کچل ڈالیں گے۔۔۔ اور اُس خبیث کو قتل کر ڈالیں گے۔۔۔اور گستاخ رسول ﷺ کی سزا بھی یہی ہے ۔۔۔کہ اُسے قتل کر دیا جائے۔۔۔اے رشدی ملعون تجھے ہمارے نبی ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ذرا بھی شرم نہ آئی۔۔۔تو یہ سمجھتا ہے کہ ایسا کرنے ہیں۔۔۔شائید دین اسلام میں کوئی کمی واقعہ ہو جائے گی۔۔۔ یا تیری اس ناپاک حرکت سے اسلام ختم ہو جائے گا۔۔۔یا حضور ﷺ کے غلام آرام سے بیٹھ جائیں گے لیکن اے خبیث تو غلامان محمد ﷺ کا پیغام سن لے۔۔۔ تو خود تو مٹ سکتا ہے۔۔۔لیکن حضور ﷺ کا چرچا ختم نہ ہوگا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

ارے خبیث۔۔۔ملعون رشدی تو اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ مٹ جائے گا۔۔۔ختم ہو جائے گا۔۔۔مگر میرے آقا ﷺ کا چرچا اس کائنات میں تا قیامت۔۔۔بلکہ قیامت کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔۔۔اُس وقت بھی میرے آقا ﷺ کا ذکر کرنے والا خود خدا موجود ہوگا۔۔۔جب ہر

چیز فنا ہو جائے گی۔

مثنوی شریف میں ہے۔

ہر کہ بر شمع خدا آرد پفو
شمع کے میرد بسوز دیوز او

یعنی جو اللہ کی شمع پر تھوکتا ہے۔۔۔شمع تو نہیں بجھے گی البتہ اُس کا منہ جل جائے گا۔۔

سب سے بڑھ کر حرام زادہ

میرے بھائیو! آج جو آیۂ کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت پاک میں اور اس کے ساتھ دوسری آیات میں کفار کے سردار ولید بن مغیرہ کے دس عیوب بیان فرمائے۔

(۱) جھوٹی قسمیں کھانے والا
(۲) ذلیل
(۳) طعنہ دینے والا
(۴) چغل خور
(۵) بھلائی سے روکنے والا
(۶) حد سے بڑھا ہوا
(۷) بدنیت
(۸) حرام زادہ
(۹) سؤر جیسا منہ

(۱۰) سخت گنہگار

معزز سامعین کرام! یہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے گستاخ رسول ﷺ کی ذلت ورسوائی کی اللہ تعالیٰ نے اُس بے ایمان ولید بن مغیرہ کے دس عیوب جو اس میں موجود تھے۔۔۔قرآن میں بیان فرما دیئے اور قیامت تک دنیا کو یہ اعلان فرما دیا۔۔۔کہ میرے محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی یہ سزا ہے۔۔۔کہ اُس نے گستاخی کرنے کی وجہ سے اپنے گلے میں لعنتوں کا طوق ڈال لیا۔۔۔اور تا قیامت ذلیل وخوار ہو گیا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ:

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍo [القلم:۱۳، پ۲۹] ’’سب سے بڑھ کر حرام زادہ۔‘‘

ولید کا غصہ

سامعین محترم! جب یہ قرآنی آیات نازل ہوئیں تو ولید لعین کو بڑا غصہ آیا اور تلوار ہاتھ میں لے کر اپنی والدہ کے پاس چلا گیا۔۔۔جا کر کہنے لگا اے میری والدہ آج مجھے سچ سچ بتا کہ میرا والد کون ہے۔۔۔ماں کہنے لگی بیٹا تجھے کیا ہوا کوئی اپنے باپ کے بارے میں بھی شک کرتا ہے۔۔۔کہنے لگا۔۔۔ماں تیری بات تو درست ہے۔۔۔لیکن آج محمد ﷺ نے میرے دس عیب بتائے۔۔۔جس میں نو (۹) عیبوں کو تو میں جانتا ہوں مگر دسواں عیب میں نہیں جانتا مگر تجھے دسویں عیب کے بارے میں خبر ہے۔۔۔جلدی بتا۔۔۔میں حلالی ہوں یا حرامی۔۔۔تو ولید بن مغیرہ کی ماں نے جواب دیا۔۔۔واقعی تو حرامی ہے۔۔۔تیرا باپ عقبہ نامرد تھا اور مال دار تھا۔۔۔اور مجھے خوف تھا کہ اُس کا مال کوئی دوسرا

نہ لے جائے۔۔۔تو میں نے ایک چرواہے سے زنا کروایا اور تو پیدا ہوا اس لیے تو اس چرواہے کا نطفہ ہے۔۔۔معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے گستاخ سے خود بدلہ لے لیتا ہے اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو حرام زادہ پکارا۔

قرآن کا فیصلہ

معزز سامعین حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ولید بن مغیرہ کے دس عیوب بیان فرمائے۔۔۔تو جو بے ادب ہوتے ہیں۔۔۔وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔۔۔جب مرتے ہیں تو اُن کی شکلیں بگڑ جاتی ہیں۔۔۔اور قیامت کو بھی اللہ تعالیٰ اُن کی صورتیں تبدیل کر کے اُن کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کا ایندھن بنا دے گا۔۔۔جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا۔

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَo [البقرۃ:۲۴، پ۱] ’’پس ڈرو اُس آگ سے جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے، جو کافروں کے لیے تیار رکھی ہے۔‘‘

میرے دوستو! یہ دوزخ کی آگ خصوصاً کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔۔۔مگر یاد رہے۔۔۔جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ بھی مسلمان نہیں رہتا۔۔۔بلکہ وہ کافر ہو جاتا ہے۔۔۔تو میں قرآن مجید کی روشنی میں عرض کر رہا تھا۔۔۔کہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والے دنیا میں حرام زادے اور آخرت میں سؤر بن جائیں گے۔۔۔اُن میں یہ ضرور نہیں کہ صرف ولید بن مغیرہ ہی ہو۔۔۔بلکہ اے بے ایمان رُشدی تو بھی اُسی زمرے

Scanned with CamScanner

میں آتا ہے۔۔۔تو بھی حرام زادہ ہے۔۔۔بے ایمان ہے۔۔۔چور ہے۔۔۔ ڈاکو ہے۔۔۔لٹیرا ہے۔۔۔چغل خور ہے۔۔۔اور یہ کہ برطانیہ کا ایجنٹ ہے ۔۔۔تو بھی دنیا میں حرام زادہ ہے۔۔۔اور آخرت میں سُور بن جائے گا۔۔۔ اور جو بھی تیری ماننے والے ہوں گے۔۔۔تیری بات کی تائید کرتے ہوں گے وہ بھی حرام زادے ہیں۔۔۔اور جیسا تیرا حال ہوگا ویسا ہی تیرے ماننے والوں کا ہوگا۔۔۔جس طرح ولید بن مغیرہ قیامت والے دن سُور جیسا ہوگا اور جس کے منہ پر خاص داغ ہوگا۔۔۔تمام لوگ قیامت کے دن اُس کو پہچان لیں گے کہ یہ جا رہا ہے۔۔۔حضور ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والا یہ چہرہ بدبخت انسان کا ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِنَّ مَنْ شَتَمَ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی قُتِلَ۔

"کہ جو بدبخت یہودی اور نصرانی حضور ﷺ کے ہاں مسلمان ہو جائے تو اسے قتل معاف ہے"۔

[تفسیر روح البیان، ج ۳، ص ۳۹۳]

لیکن جو مسلمان حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے تو اُسے قتل کر دیا جائے گا۔۔۔اور اُس کی توبہ بھی قبول نہیں۔۔۔جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔۔۔کہ جو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرے گا۔۔۔ وہ مسلمان نہیں رہے گا۔۔۔بلکہ مرتد ہو جائے گا۔۔۔اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔

گستاخ رسول ﷺ واجب القتل

حویرث بن نفقید یہ بڑا بدبخت اور بدزبان شاعر تھا۔۔۔اور اپنی گستاخانہ شاعری کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں بے ادبی کیا کرتا تھا۔۔۔فتح مکہ کے روز جب اُس نے اپنے قتل ہونے کی خبر سنی تو گھر میں بیٹھ گیا۔۔۔اور گھر کے دروازے کو بند کر لیا۔۔۔تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے اُس کے گھر سے آ کر تلاش کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ گھر میں نہیں۔۔۔جب حویرث کو معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے تلاش کر رہے ہیں تو وہ ڈر کے مارے اپنے گھر میں اتنی دیر چھپا رہا جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ دور نہیں چلے گئے۔۔۔اور پھر وہ کہیں اور چھپنے کے لیے جا رہا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو دیکھ لیا اور آپ نے فوراً اپنی تلوار کا وار کیا اور گستاخ رسول کی گردن اڑا ڈالی۔

[مدارج النبوت ج ۲، ص ۴۹۹]

تو میرے دوستو! آج کے دور کا گستاخ رسول ﷺ (ملعون رشدی) جہاں بھی ہے۔۔۔مسلمانوں کا اعلان سن لے کہ اب غلامان رسول ﷺ کی برداشت سے تو باہر ہو گیا ہے۔۔۔تجھے قتل کرنا بہت ضروری ہے۔۔۔کبھی نہ کبھی کسی بھی وقت کسی بھی جگہ تو کسی بھی عاشق رسول ﷺ کے ہاتھ آ گیا تو تیری گردن ہی نہیں بلکہ تیرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کے آگے ڈال دیں گے۔

مسجد ضرار گرانے کا حکم

سامعین محترم! آپ حضرات نے کئی علماء کرام سے یہ بات سنی ہوگی

Scanned with CamScanner

---یا کسی کتاب میں پڑھی ہوگی کہ مسجد ضرار جو کہ منافقین نے بنائی تھی---بظاہر وہ لوگ کلمہ---نماز---روزہ---حج سب کچھ کرتے تھے---لیکن درحقیقت وہ اندر سے کالے تھے---اور انہوں نے اُس مسجد کو بنایا ہی اسی مقصد سے تھا کہ مسلمانوں کے خلاف یہاں بیٹھ کر پروپیگنڈا کیا جائے اور حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی کی جائے---تو اللہ تعالیٰ نے اُس مسجد کو گرانے کا حکم دے دیا کہ جس مسجد میں میرے محبوب ﷺ کے بارے میں گستاخیاں کی جارہی ہوں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جا کر مسجد ضرار کو آگ لگا دی اور سرکار ﷺ کی شان میں زبان درازی کرنے والوں کا حال یہ ہوا کہ وہ خود بھی مٹ گئے اور اُن کا نام بھی مٹ گیا---اور جہاں بیٹھا کرتے تھے وہ جگہ بھی مٹ گئی---بظاہر اُن لوگوں کی نظر میں وہ ایک مسجد تھی لیکن درحقیقت وہ منافقین کا ایک مرکز تھا۔

تو سامعین حضرات اللہ تعالیٰ نے اُس مسجد کو گرانے کا حکم دے دیا جس میں حضور ﷺ کی بے ادبی و گستاخی کرنے والے لوگ نماز پڑھا کرتے تھے---تو اُس شخص بے ایمان رُشدی خبیث ملعون کے بارے میں آپ حضرات کا کیا خیال ہو سکتا ہے کہ جو آج کھلم کھلا امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں کے زیر سایہ ہمارے نبی ﷺ کی شان اقدس میں زبان درازی کر رہا ہے---تو جب بھی وہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ چڑھ گیا---تو اس کو بھی دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیا جائے گا---آؤ میں آپ کو بتاؤں کہ جو حضور نبی کریم ﷺ کی بے ادبی کیا کرتے تھے اُن سے اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے بدلے لیے۔

ابولہب بیماری میں مبتلا

غزوہ بدر کے بعد ابولہب کے بارے میں آیا ہے---کہ اُس کو پورے بدن پر پھنسیاں، پھوڑے نکل آئے---اور وہ مسور کی دال کے برابر دانے تھے---اور یہ بیماری اتنی خطرناک ہے---کہ جس کو لگ جائے---زندہ نہیں چھوڑتی---اور ابولہب اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا---کہ جب تک زندہ رہا---اس بیماری نے اُس بے ایمان کا پیچھا نہیں چھوڑا اور حتیٰ کہ ابولہب مر گیا---اور جب مر گیا تو اُس کے گھر والوں نے اُس کی لاش کو ہاتھ نہ لگایا تاکہ ہم کو یہ بیماری نہ لگ جائے---اہل عرب اُس بیماری کو طاعون کے نام سے پکارتے تھے---اور اسی طرح ابولہب گھر میں بے یار و مددگار پڑا رہا---یہاں تک کہ اُس کے جسم کی بدبو ہر طرف پھیل گئی---تو جب ہر کوئی بدبو سے تنگ آ گیا تو،

ثُمَّ اسْتَأْجَرُوْ بَعْضَ السُّوْدَانِ وَاحْتَمِلُوْهُ. "پھر گھر والوں نے سوڈانیوں کو مزدوری دے کر اسے اٹھوایا انہوں نے اُسے ایک گڑھے میں پھینک دیا۔"

[تفسیر روح البیان، ج۱۰، ص۵۳۴]

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عتبہ کو شیر نے کھا لیا

عتبہ بن ابی لہب بھی حضور نبی کریم ﷺ کا بڑا بے ادب اور گستاخ

تھا۔۔۔عتبہ کے بارے میں آپ حضرات کو شاید معلوم ہو یا نہ ہو اس کے نکاح میں حضور ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔۔۔جب عتبہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو کہنے لگا کہ میں آج حضور ﷺ کو بہت ستاؤں گا۔(معاذ اللہ)

چنانچہ اُس نے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ کر کہنا شروع کیا کہ میں سورۃ نجم کو نہیں مانتا اور پھر اُس ظالم نے حضور ﷺ کی طرف تھوکا اور بعد میں آپ کی صاحبزادی کو طلاق دے دی۔۔۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ. [روح البیان، ج۱۰، ص۵۳۴]
"اے اللہ اس پر اپنے کتوں سے ایک کتا مسلط کر دے۔"

تو عتبہ نے گھر آ کر سارا واقعہ سنایا تو اس کے بعد ابولہب گستاخ رسول ﷺ اور اُس کا بے ایمان بیٹا ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام روانہ ہو گئے ۔۔۔اور راستے میں ایک جگہ آرام کرنے کے لیے رُکے تو ایک آدمی نے وہاں کہا کہ اس جنگل میں بڑے خطرناک درندے رہتے ہیں۔۔۔ذرا اپنا خیال رکھنا۔۔۔چنانچہ ابولہب نے راہب کی آواز سن کر کہا:

اَعِیْنُوْنِیْ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی اِبْنِیْ دَعْوَۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ. [روح البیان، ص۵۳۴]
"اے قریش کے لوگو! میری مدد کرو میں اپنے بیٹے پر حضرت محمد ﷺ کی دعا سے ڈرتا ہوں۔"

تو ابولہب کی اپیل پر قریش کے تمام قافلہ والوں نے اپنے اپنے اونٹ ابولہب نے بیٹے کے اردگرد بٹھا دیے۔۔۔تا کہ کوئی درندہ ابولہب کے بیٹے کی طرف حملہ نہ کر سکے لیکن رات کو ایک شیر آیا۔۔۔اور تمام اہل قافلہ اور اونٹوں کو

چیرتا ہوا آگے نکل آیا اور عتبہ تک جا پہنچا۔

حَتّٰی ضَرَبَ عُتْبَۃَ فَقَتَلَہٗ وَ ھَلَکَ. [روح البیان، ص۵۳۴]
"یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا اور وہ بے ایمان ہلاک ہو گیا۔"

یہ ہے گستاخ رسول ﷺ کا انجام۔

ابولہب کی بیوی کا انجام

سامعین محترم! جو ابولہب اور اُس کے بیٹے عتبہ کا حال ہوا اس سے بھی بدتر موت ابولہب کی بیوی کو آئی۔۔۔جو حضور نبی کریم ﷺ کی بدترین دشمن تھی۔۔۔جو جنگل میں صرف اسی لیے جاتی کہ وہاں سے جا کر کانٹے دار ۔۔۔جھاڑیاں لاتی اور حضور نبی کریم ﷺ جن جن راستوں سے گزر کر جایا کرتے اُن راستوں پر کانٹے بچھایا کرتی۔۔۔لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے لیے وہ نوکیلے کانٹوں والے راستوں کو ریشم کی طرح نرم بنا دیتا اور حضور ﷺ آرام سے اُن راستوں سے گزر جایا کرتے تھے۔۔۔جب اُس کا انجام قریب آیا جو ایسی بُری حرکات کرتی تھی۔۔۔اُس نے ایک روز لکڑیوں کا گٹھا سر پر اُٹھایا اور اُس کو گلے کے ساتھ کھجور کی چھال کے رسے سے لپیٹ کر پکڑا ہوا تھا۔۔۔راستے میں جاتی جاتی تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئی تو اللہ کے فرشتے نے اُسے پیچھے سے کھینچ کر نیچے گرا دیا اور جس رسی سے اُس نے کانٹے دار لکڑیاں پکڑی ہوئی تھیں وہی اسی اُس کے گلے کا پھندا ثابت ہوئیں اور گلہ گھونٹا گیا اور جان نکل گئی اور مرتے ہی جہنم پہنچ گئی۔

[تفسیر روح البیان، ج۱۰، ص۵۳۴]

Scanned with CamScanner

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ابوجہل کی سزا

سامعین محترم! بعض مقامات پر کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔۔۔ کہ ابوجہل بعض اوقات حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے چل کر آپ ﷺ کی نقلیں اتارا کرتا تھا (معاذ اللہ) تو ایک دفعہ حضور اکرم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا اور فرمایا:

كُنْ كَذَالِكَ فَكَانَ كَذَالِكَ اِلٰى اَنْ مَاتَ لَعَنَهُ اللّٰهُ. "اسی طرح ہو جا چنانچہ وہ مرتے دم تک اسی ٹیڑھی صورت میں رہا۔"

[تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۱۰۱]

سامعین محترم! ان واقعات سے معلوم ہوا کہ گستاخان رسول ﷺ سے اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب ﷺ کا بدلہ لے لیتا ہے۔۔۔ اور جن کا انجام انتہائی ذلت آمیز اور برا ہوتا ہے۔۔۔ اور آدمی یعنی انسان ہی کیا حضور ﷺ کی بے ادبی جس فرشتے نے کی اللہ تعالیٰ نے اُسے بھی سزا دے دی جیسا کہ تفسیر روح البیان میں لکھا ہے۔

تاقیامت بیٹھنے کی اجازت نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں شب معراج ساتویں آسمان پر پہنچا تو مجھے ایک فرشتہ ملا جو نور کے تخت پر جلوہ افروز تھا۔۔۔ میں نے اُسے کہا

السلام علیکم تو اس اللہ کے فرشتے نے مجھے سلام کا جواب تو دے دیا مگر میری تعظیم کے لیے کھڑا نہ ہوا۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے ہاں پیغام بھیجا کہ میرے محبوب کریم ﷺ نے تجھ کو السلام علیکم کیا مگر تو نے اُن کی تعظیم و تکریم نہ کی تو تیرے لیے اب میرا حکم یہ ہے:

فَلَمْ تَقُمْ اِلَيْهِ وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ لَتَقُوْمَنَّ فَلَا تَقْعُدَنَّ اِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [روح البیان، ج ۵، ص ۱۸۶]

"اور نہ ہی تو اُن کے استقبال کیلئے کھڑا ہوا لہٰذا تجھے سزا یہ دی جاتی ہے کہ اب قیامت تک کھڑا رہ اور تجھے تا قیامت بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔"

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

دیکھا میرے آقا ﷺ کا اللہ کے ہاں کیا عظیم مقام ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے معاملہ میں فرشتوں کو بھی معاف نہیں فرمایا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ایسی عظمت و شان عطا فرمائی۔۔۔ جو کسی اور کو اس کائنات میں عطا نہ ہوئی۔

اسم احمد کی تعظیم کے منکرو اُن کی عظمت کو قرآن میں دیکھ
بے لقب اُن کا نام مبارک کہیں اُن کے معبود نے بھی پکارا نہیں

ہمارا نبی عرش والوں کا نبی — فرش والوں کا نبی
جمادات کا نبی — حیوانات کا نبی
جن وانس کا نبی — حور وملک کا نبی

Scanned with CamScanner

فرشتوں کا نبی، بلکہ نبیوں کا نبی (ﷺ)

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہان کے آقا ہیں سارا جگ سوالی ہے

ہمارے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والو! ہمارے آقا ﷺ ساری کائنات میں اعلیٰ درجہ والے ہیں۔۔۔اعلیٰ مقام والے ہیں۔۔۔ اعلیٰ شان والے ہیں۔۔۔اور اعلیٰ نام والے ہیں۔۔۔جس کسی بے ایمان نے نبی ﷺ کی شان میں کوئی نازیبا کلمات کہنے کی ہمت کی جرأت کی تو اگر وہ دنیا میں رہتے ہوئے غلامان مصطفےٰ ﷺ کی یلغار سے بچ گیا۔۔۔تو وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ پائے گا۔۔۔اللہ تعالیٰ اُس سے اپنے محبوب ﷺ کی بی ادبی گستاخی کا بدلہ لینا خوب جانتا ہے۔۔۔تو وہ اللہ کے نزدیک حرام زادہ اور پکا دوزخی اور قیامت والے دن اس کا منہ سؤر کی صورت اختیار کرے گا۔۔۔اور وہ صاف صاف پہچانا جائے گا۔۔۔کہ یہ ہے۔۔۔گستاخ رسول ﷺ۔۔۔دیکھو اس کا کتنا برا انجام ہوا۔۔۔اور جو سرکار دو عالم ﷺ سے محبت رکھنے والے ہوں گے وہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قیامت والے دن ہوں گے اور سرکار ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔۔۔اور جو بے ایمان گستاخ ہوں گے۔۔۔وہ دوزخ میں جائیں گے۔۔۔اور جو غلامانِ رسول ﷺ ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے۔۔۔ جیسا حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

میری ساری امت جنت میں جائیگی سوائے منکر کے

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میری ساری

امت جنت میں جائے گی (سوائے منکر کے) تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور ﷺ پیارے آقا منکر کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے غلامو منکر وہ ہے۔۔۔جس نے میری اطاعت نہ کی۔۔۔اور جس نے میری اطاعت کی ہو گی وہ جنت میں جائے گا۔ [مشکوٰۃ، مسلم، بخاری]

اسی لیے تو ہم سنیوں کو ناز ہے کہ:

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

دوزخ میں جائے عتبہ
دوزخ میں جائے ولید
دوزخ میں جائے ابولہب
دوزخ میں جائے ابوجہل
دوزخ میں جائے العاص بن وائل
دوزخ میں جائے حکم بن العاص
دوزخ میں جائے منافق
دوزخ میں جائے بے دین
دوزخ میں جائے گستاخ
دوزخ میں جائے رُشدی ملعون

جو سرکار کے گستاخ ہیں۔۔۔وہ دوزخ میں جائیں گے۔۔۔ مگر جو حضور ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔وہ تو اپنے مقدر پر ناز کریں۔۔۔کیونکہ

Scanned with CamScanner

دوزخ میں میں تو کیا میرا سایہ نہ جائے گا
کیونکہ رسول پاک ﷺ سے دیکھا نہ جائے گا

میرے دوستو! جو عزت اور مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔۔۔ خدا کی قسم جس طرح کائنات میں دوسرا خدا کوئی نہیں۔۔۔ اسی طرح کائنات میں دوسرا مصطفیٰ ﷺ کوئی نہیں۔

اور گستاخان رسول ﷺ ہمیشہ ختم ہوتے چلے آئے ہیں۔۔۔ اور ختم ہوتے رہیں گے۔۔۔ اور حضور نبی کریم ﷺ کی شان شروع سے بلند ہوتی رہی ہے۔۔۔ اور قیامت تک بلند ہوتی رہے گی۔۔۔ کوئی مائی کا لال آپ ﷺ کی شان اقدس میں کمی نہیں لا سکتا۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

سامعین محترم! جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ذات گرامی کو دشمن کے ہر وار سے محفوظ رکھا۔۔۔ کہ دنیا کا کوئی بھی دشمن آپ پر وار کر سکا نہ آپ ﷺ کا نام و نشان مٹا سکا۔۔۔ کیونکہ

میرے حضور کا کونین میں جواب نہیں
غروب ہو سکے جو یہ وہ آفتاب نہیں

جس طرح حضور ﷺ کی ظاہری زندگی۔۔۔ میں آپ کی شان اقدس میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں کو سزائیں ملیں اور ان کا انجام بُرا آیا۔۔۔ اور وہ تباہ و برباد ہو گئے۔۔۔ اور اسی طرح آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی جو بد بخت آپ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی اور بے ادبی کرنے کی کوشش کرے گا

وہ بھی عذاب الٰہی سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔

تو میرے دوستو! آج جو رُشدی خبیث ملعون نے برطانوی حکومت کی پناہ میں رہتے ہوئے یہ سَر کا خطاب حاصل کیا۔۔۔ قیامت کے دن یہی اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔۔۔ اور اسی سے اس کو عذاب الٰہی ہوگا۔۔۔ اور یہ بے ایمان کتنی دیر بچتا رہے گا۔۔۔ آخر اس کی موت اس کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ ہم حکومت پاکستان سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں۔۔۔ کہ ایسی حکومت جس نے ایسے بے ایمان کو پناہ دے رکھی ہے۔۔۔ اُس حکومت کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کر کے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش کریں۔۔۔ اور اپنی آخرت کو سنواریں۔

مصطفےٰ ہے نور حق اس کو بجھا سکتا ہے کون
جس کا حامی ہو خدا اُس کو مٹا سکتا ہے کون

وَ مَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

بے مثل زندگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ٥ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے (پارہ ۲۱ سورۃ احزاب، رکوع ۴) سے چند آیات مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے ---اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا ہے---اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہے---کہ دور حاضرہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے---کہ کچھ لوگ اپنی زندگی کو بڑے عجیب وغریب طریقہ سے گزارتے ہیں---اور ایسی ایسی بُری حرکات اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں---کہ جو ایک مسلمان آدمی میں نہیں ہونی چاہیے---اور اُن لوگوں کا زندگی گزارنے کا طریقہ مسلمانوں والا نہیں ہوتا---جیسا کہ آج کل کے دور میں دیکھا جا سکتا ہے---کہ مرد حضرات عورتوں والے لباس کو پسند کرتے ہیں---اور عورتیں مردوں والے لباس کو پسند کرتی ہیں---مرد حضرات اپنے کانوں میں سونے کی بالیاں پہن کر لمبے لمبے بال رکھ کر بڑے فخر کے ساتھ چلتے پھرتے نظر آتے ہیں---اور وہ اپنے آپ کو اس حلیے میں بڑے آدمیوں میں شمار

Scanned with CamScanner

کرتے ہیں۔۔۔ اور عورتیں اپنے بال کاٹ کاٹ کر مردوں جیسا حلیہ بنا کر گلی کوچوں میں ننگے سر چلتی پھرتی ہیں۔۔۔ اور اس کے علاوہ آج کل کئی اور رواج دیکھنے میں آتے ہیں۔۔۔ کہ شادی بیاہ میں کھڑے ہو کر کھانا کھانا۔۔۔ اور بے جا فضول خرچی کرنا اور طرح طرح کے عجیب و غریب کھانے پکانا۔۔۔ اور کئی ایسی نامناسب حرکات کی جاتی ہیں۔۔۔ جو کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے سخت ناپسند فرمائیں۔۔

میرے عظیم دوستو! ہم سب کو ایسی زندگی کو گزارنا ہوگا۔۔۔ جس طرح ہمارے آقا و مولا ﷺ نے اپنی زندگی مبارکہ کو بسر فرمایا۔۔۔ اور ہماری مسلمانی اسی میں ظاہر ہو سکتی ہے۔۔۔ کہ اگر ہم اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے عین مطابق بسر کریں گے۔۔۔ میرے بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں۔۔۔ کہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو جائیں۔۔۔ تو ہم سب کو اپنے طور طریقے بدلنے ہوں گے۔۔۔ اور جیسے حضور ﷺ نے بے مثال فقیرانہ زندگی گزاری اگر ہم اُن کی سنت مبارکہ پر عمل کریں، تو ہماری زندگی میں بھی انقلاب آسکتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﷺ ہم پر راضی ہو جائیں گے۔۔۔ اور ہم سب کی بگڑی بن جائے گی۔

معزز سامعین کرام! آج جو میں نے آپ حضرات کے سامنے جو قرآن کی آیت مبارکہ تلاوت کروں گا۔۔۔ آپ کو بخوبی علم ہو جائے گا کہ ہمارے نبی ﷺ نے کیسی زندگی کو پسند فرمایا۔۔۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا ○

[الاحزاب: ۲۹-۲۸، پ۲۱]

''اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی، اپنی بیویوں سے فرمادے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح سے چھوڑ دوں، اگر تم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو، تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہاری نیک عمل والیوں کیلئے اجر تیار کر رکھا ہے۔''

ازواج مطہرات کا مطالبہ

میرے عظیم، بزرگو اور دوستو! اس آیۂ مبارکہ کا شان نزول یہ ہے۔۔۔ کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ سے دنیاوی سامان اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی۔۔۔ تو آپ حضور ﷺ کے دل مبارک پر یہ مطالبہ گراں گزرا۔۔۔ کیونکہ آپ ﷺ کو تو دنیا کا مال جمع کرنا ناپسند تھا۔۔۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی حالت مبارکہ کو دیکھ کر ان آیات مبارکہ کو نازل فرمایا۔۔۔ اور اس قرآنی آیات میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو یہ اختیار دے دیا گیا۔۔۔ یا تو آپ دنیا کا مال و آسائش اختیار کر لیں یا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو اختیار کر لیں۔۔۔ اور اپنے اس مطالبے کو ترک کر دیں۔

لیکن میرے بھائیو! میرے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی ازواج مطہرات نے دنیا کے مال کا مطالبہ ترک کر دیا۔۔۔اور صرف اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو اختیار کر لیا۔۔۔اور ہم قربان جائیں اپنے نبی ﷺ کی شان پر کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو چھوڑنے کا فیصلہ فرمالیا۔۔۔لیکن اپنی فقیرانہ زندگی کو چھوڑنا پسند نہ فرمایا۔

میرے عظیم بزرگو اور دوستو! آپ حضرات کو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لال کی زندگی مبارکہ کے بارے میں اچھی طرح واضح ہو گیا ہوگا کہ آپ ﷺ کی زندگی مبارکہ کس قدر زاہدانہ۔۔۔اور فقیرانہ تھی۔ (سبحان اللہ۔ سبحان اللہ)

سلام اُس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

خزانوں کی چابیاں

میرے عظیم بزرگو، دوستو! حدیث مبارکہ میں موجود ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین و آسمان کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائیں۔۔۔تو جس پیارے نبی ﷺ کے پاس کل کائنات کے خزانوں کی چابیاں موجود ہوں۔۔۔وہ اپنی ازواج مطہرات کو فرما رہے ہیں۔۔۔کہ یا دنیا کے مال کو اپنا لو۔۔۔یا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو اختیار کر لو۔۔۔تو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کی عظمت پر قربان جائیں انہوں نے بھی دنیا کے مال کی محبت کو دل سے نکال پھینکا اور اللہ اور اُس کے

رسول کو اختیار کر لیا۔

لاڈلے محبوب ﷺ

میرے دوستو! اُس پیارے نبی ﷺ کی بے مثال زندگی مبارکہ کی بات ہو رہی ہے۔۔۔جن کی خاطر اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کو بنایا۔۔۔خدا کی قسم! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو!

نہ کائنات ہوتی — نہ اس کی رنگینی ہوتی
نہ عطا ہوتی — نہ رحمت ہوتی
نہ عزت ہوتی — نہ عظمت ہوتی
نہ عروج ہوتا — نہ رفعت ہوتی
نہ کرم ہوتا — نہ برکت ہوتی
نہ پیار ہوتا — نہ محبت ہوتی
نہ باغ ہوتا — نہ بہار ہوتی
نہ آواز ہوتی — نہ پکار ہوتی
اور نہ زم زم ہوتا — نہ کوثر ہوتی

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَشْیَآءَ۔ [حدیث قدسی]

"اے محبوب ﷺ اگر تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کوئی شئے پیدا نہ کرتا۔"

خدا کی قسم محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

Scanned with CamScanner

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
خدا کی قسم یہ خدائی نہ ہوتی

میرے عظیم دوستو! کیا اللہ کے ایسے پیارے لاڈلے محبوب ﷺ کو کسی چیز کی کمی ہوسکتی تھی۔۔۔آپ ﷺ چاہتے تو دنیا کے مال کو جتنا مرضی اکٹھا فرما لیتے۔۔۔لیکن آپ کو دنیا کے مال سے ہرگز پیار نہ تھا۔۔۔بلکہ آپ ﷺ کی زندگی مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے یہی درس ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے فقیرانہ زندگی کو پسند فرمایا۔۔۔اگر ہم بھی اپنی زندگی کو حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق بسر کریں۔۔۔تو ہمارے گھروں میں بھی اللہ رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے صدقے برکتیں، رحمتیں نازل فرمائے گا۔۔۔اور ہمارے بگڑے کام سنور جائیں گے۔

حضور ﷺ کا فقر

میرے دوستو! تم کہیں حضور نبی ﷺ کی فقیرانہ زندگی مبارکہ کو ایسے نہ سمجھ لینا۔۔۔کہ جیسے اس دور میں سمجھا جاتا ہے۔۔۔کہ جس کے پاس کھانے، پینے، پہننے کو نہ ہو۔۔۔اور پھر وہ فقر و فاقہ اور تنگدستی کے ساتھ مجبوراً زندگی گزارے۔۔۔مگر ماشاوکلا حضور ﷺ کی فقیرانہ زندگی کو اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔۔۔بلکہ آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا۔۔۔کیونکہ آپ ﷺ تو شاہ کونین ہیں۔۔۔آپ ﷺ کا فرمان عالیہ ہے۔

لَوْشِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّھَبُ۔ [مشکوۃ، ص۲۲۷] ''اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کریں۔''

میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
دوجہاں کے داتا ہیں سارا جگ سوالی ہے

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کو ساری کائنات کا حاکم بنایا تو کوئی یہ ہرگز نہ سمجھے کہ ہمارے آقا علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس دولت کی کمی تھی۔۔۔اس لیے آپ ﷺ نے فقر کو اختیار فرمایا۔۔۔(نہ۔نہ) میرے نبی ﷺ جو چاہتے کر سکتے تھے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ساری کائنات کا مالک و مختار بنایا ہے۔۔۔اور حضور نبی اکرم ﷺ نے خود اعلان فرمایا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَاَنَاقَاسِمٌ۔ [بخاری، ص۸] ''اللہ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔''

کیونکہ میرے آقا ﷺ کے پاس کل کائنات کے خزانوں کی چابیاں موجود ہیں۔۔۔اور ہمارا سب کا یہی عقیدہ ہے۔۔۔کہ حضور ﷺ اپنے تمام غلاموں کی خالی جھولیاں بھر رہے ہیں۔

نہ ان کے جیسا سخی ہے کوئی نہ ان جیسا غنی ہے کوئی
وہ بے نواؤں کو ہر جگہ سے نوازتے ہیں بلا بلا کر

اور ایک اور عاشق رسول ﷺ نے کیا ہی خوب عرض کیا:

خدا ہے دیتا نبی کا صدقہ
نبی کا صدقہ ہی کھا رہے ہیں

آپ ﷺ ساری کائنات کے حاکم ہیں۔
آپ ﷺ ساری کائنات کے آقا ہیں۔

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ ساری کائنات کے داتا ہیں۔

آپ ﷺ ساری کائنات کے مولا ہیں۔

(سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ)

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دوجہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

شاہ کونین ﷺ کی دعا

میرے آقا مدنی تاجدار ﷺ نے کل عالم کے مالک ومختار ہونے کے باوجود اپنی زندگی مبارکہ کو نہایت ہی سادگی کے ساتھ بسر فرمایا۔۔۔ اور اپنے غلاموں کو بھی ایسی زندگی بسر کرنے کا طریقہ وسلیقہ عطا فرمایا۔۔۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔۔۔ کہ حضور نبی اکرم ﷺ بہ نفسِ نفیس مسکینی اور فقیری کی بارگاہِ الٰہی میں دعا کیا کرتے تھے۔۔۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔۔ اور وہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ مدنی آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں یہ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ. [مشکوۃ، ص ۴۴۷]

"اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور مسکین ہی دنیا سے اُٹھا اور میرا مسکینوں کے زمرہ میں حشر فرما۔"

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے۔۔۔ کہ ہمارے آقا ﷺ کا فقر اختیاری فعل تھا۔۔۔ اس میں مجبوری کو کوئی دخل نہیں تھا۔۔۔ اور یہ حضور نبی کریم ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی کی روشن

دلیل ہے۔

سلام اُس پر جو صبر و شکر دنیا کو سکھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا

شکم اقدس پر پتھر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔ کہ جتنا خدا تعالیٰ کے معاملات میں مجھے ڈرایا گیا ہے اور تکلیف دی گئی ہے۔۔۔ نہ اتنا کسی کو ڈرایا گیا ہے اور نہ ہی تکلیف دی گئی ہے۔۔۔ کئی رات دن گزر جاتے اور۔۔۔

مَالِیْ وَلِبَلَالٍ لَھَا مُرِیًا کُلُہٗ ذُوْکَبَدَ اِلَّا شَیْءٌ یُوَدَارِیْہِ اِبْطُ بَلَالٍ. [مشکوۃ، ۴۴۸]

"میرے اور بلال کے لیے اتنا کھانا نہ ہوتا جتنا صاحب جگہ کھاتا ہے۔ جس کو بلال کی بغل چھپائی تھی۔ یعنی (شئ قلیل)

میرے دوستو! ہمارے نبی اکرم ﷺ ایسی حالت میں اپنی بھوک کی شدت کو روکنے کے لیے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے۔۔۔ ایک دفعہ بعض صحابہ کرام نے دربارِ رسالت میں بھوک کی شکایت اور پیٹ سے کپڑا ہٹا کر دکھایا کہ ہر ایک نے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔۔۔ تو

رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَطْنِہٖ عَنْ حَجَرَ یْکُنْ. [مشکوۃ، ص ۴۴۸]

"جب سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھایا تو آپ کے شکم اقدس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔"

Scanned with CamScanner

یہاں پر کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

کھایا نہ کبھی بھی جی بھر کے خود بھوکے رہے باندھے پتھر
اوروں کو دیا جھولی بھر بھر کے تیرے دست عطا کا کیا کہنا

میرے دوستو! ہمارے پیارے آقا ﷺ نے کس قدر سادگی اور صبر والی زندگی بسر فرمائی۔

سلام اُس پر جو صبر و شکر دنیا کو سکھاتا تھا
سلام اُس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا

پسندیدہ کھانا

حضور آقا علیہ الصلاۃ والسلام کا کھانا مبارک اکثر اوقات جو کی روٹی اَن چھنی ہوئی تھی، وہ بھی آپ ﷺ نے ہر روز تناول نہ فرمائی۔۔۔ حالانکہ جو کی روٹی اور شوربہ حضور نبی ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی۔

صحابی رسول ﷺ کا عقیدہ

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت موجود ہے ۔۔۔ کہ آپ ﷺ ایک دفعہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو کہ بھنی ہوئی بکری کا گوشت کھا رہے تھے۔۔۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی گوشت کھانے کو کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے گوشت کھانے سے انکار کر دیا۔۔۔ اور فرمایا کہ:

خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الدُّنْیَا وَلَمْ ''حضور نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف

یَشْبَعُ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ. لے گئے اور آپ ﷺ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔'' [مشکوٰۃ، ص۴۴۶]

سامعین محترم! ہمارے پیارے نبی ﷺ پیٹ بھر کر کھانا کھانے کو ناپسند فرماتے تھے۔۔۔ فرمایا کرتے تھے۔۔۔ کہ پیٹ بھرا ہوا ایک بُرا برتن ہے۔۔۔ آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں۔۔۔ جس سے اُس کی پشت سیدھی رہے اور اگر زیادہ ہی کھانا چاہے تو۔

فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَ ثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ. [مشکوٰۃ، ص۴۴۳] ''پیٹ کا تہائی حصہ کھانے کیلئے اور تہائی حصہ پینے کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کیلئے ہونا چاہیے۔''

آگ نہ جلتی تھی

حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْهِ نَارًا اِنَّمَا التَّمْرُ وَالْمَاءُ. ''ہم پر مہینہ گزر جاتا اور ہم آگ تک نہ جلاتے تھے۔ ہمارا گزارہ چند کھجوروں اور پانی پر ہوتا تھا۔'' [بخاری شریف، ص۹۵۶]

بخاری شریف میں آیا ہے۔۔۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ کہ دو دو مہینے گزر جاتے۔۔۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ [بخاری شریف، ص۹۵۷]

کھایا نہ کبھی بھی جی بھر کے خود بھوکے رہے باندھے پتھر
اوروں کو دیا جھولی بھر بھر کے تیرے دست عطا کا کیا کہنا

فقر کی انتہاء

میرے بھائیو! میرے اور آپ کے پیارے نبی ﷺ کا زہد و فقر اپنی انتہاء کو پہنچ گیا تھا۔۔۔ کہ وقت وصال آپ کی زرہ مبارک ایک یہودی کے پاس تیس صاع میں گروی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے رحلت فرمائی تو،

زَرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعً مِنْ شَعِيْرٍ.

''آپ کی زرہ مبارک تیس صاع جو کے عوض یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔''

[بخاری، ص ۹۰]

آؤ مل کر عہد کریں کہ ہم بھی اپنی زندگی کو سنت مبارکہ کے مطابق بسر کریں۔ اللہ نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
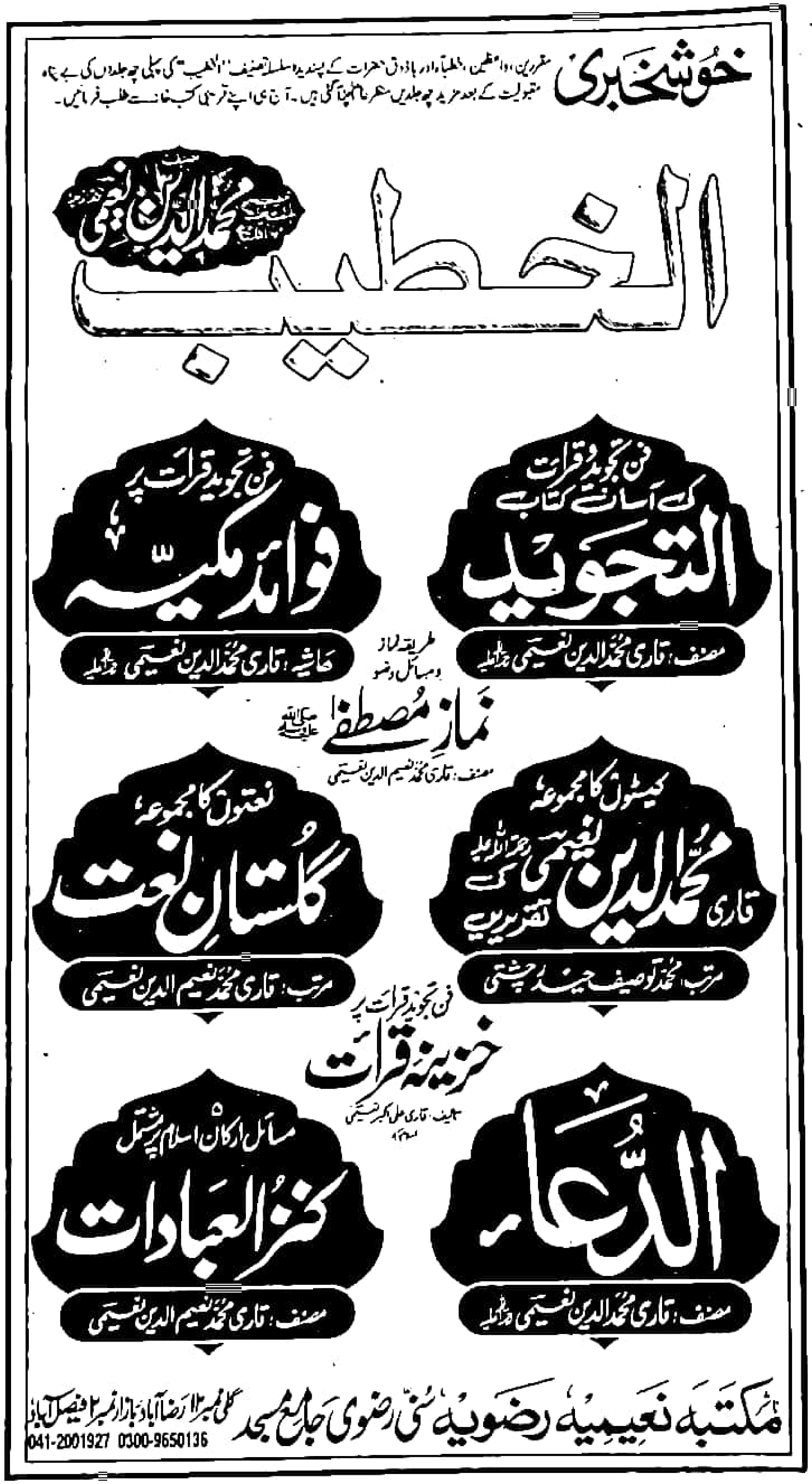
وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.